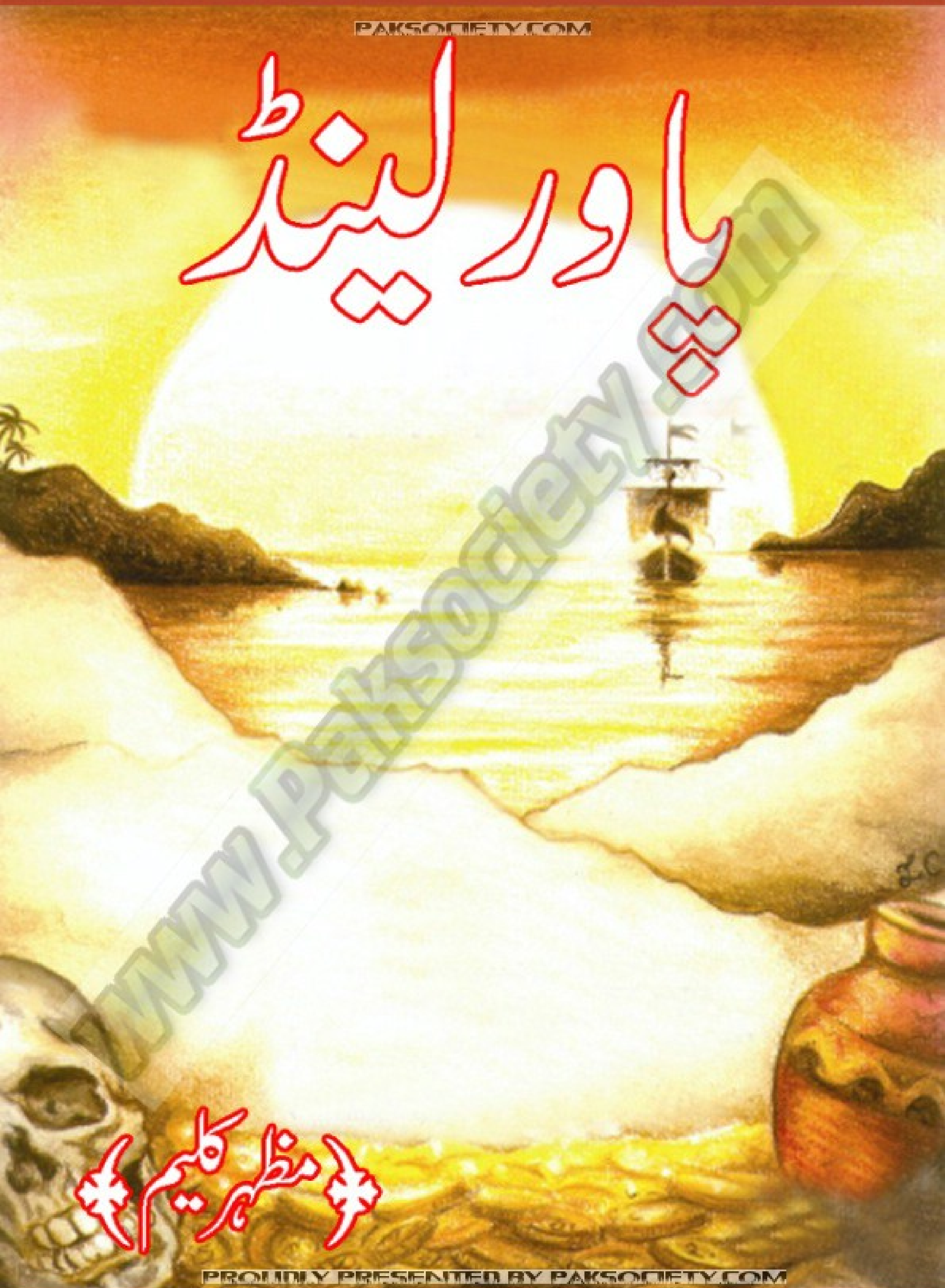


PAKSOCIETY.COM
پاور لینڈ
www.Paksociety.com
مظہر کلیم
PROUDLY PRESENTED BY PAKSOCIETY.COM

کال بیل کی آواز سنتے ہی عمران نے اخبار سے نظریں ہٹائیں اور میز پر رکھی ہوئی چائے کی پیالی اٹھا کر لبوں سے لگالی۔اس نے سلمان کے دروازوں کی طرف جاتے ہوئے قدموں کی آواز سُن لی تھی۔اور اب چائے پینے کے ساتھ ساتھ اس کی نظریں ڈرائنگ روم کے دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔وہ سوچ رہا تھا کہ صبح صبح کس کی انگلی کھجلائی ہو گی کہ دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔سامنے دروازے پر سر رحمان اور ان کے پیچھے امّاں بی اور ثریا کے چہرے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

”تو اس کھڈے میں رہتا ہے میرا بیٹا“۔۔۔امّاں بی کی آواز سنائی دی اور عمران یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ پڑا ہو۔

”اس۔۔۔اس۔۔۔السّلام علیکم۔۔۔وعلیکم السّلام“عمران نے

بوکھلا کر خود ہی سلام کر دیا اور پھر خود ہی جواب دینے لگا۔ اور اس کی اس بوکھلاہٹ پر ثریا کا مترنم قہقہہ گونج اٹھا۔ اب وہ تینوں ڈرائنگ روم میں داخل ہو چکے تھے۔ سر رحمان کے چہرے پر موجود فطری سختی کچھ اور بڑھ گئی تھی۔

"لو کر لو ملاقات بیٹے سے۔ اس کا حال دیکھا ہے۔ دس بج چکے ہیں اور ابھی شب خوابی کے لباس میں ہے" سر رحمان نے انتہائی تلخ انداز میں اماں بی سے کہا اور خود یوں لاتعلق ہو کر صوفے پر بیٹھ گئے جیسے ان کا عمران سے کوئی واسطہ ہی نہ ہو۔ عمران پیالی میز پر رکھ کر تیر کی طرح بڑھا اور اماں بی کے قدموں میں جھک گیا۔

"تو اور کیا تمہاری طرح بستر میں لیٹے لیٹے سوٹ چڑھا لے" اماں بی نے عمران کو اٹھا کر سینے سے لگاتے ہوئے سر رحمان کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔ اور اس بار سر رحمان بھی مسکرا دیئے۔ ثریا کے چہرے پر جیسے

پھلجڑیاں سی چھوٹنے لگیں۔ لیکن وہ باپ کی وجہ سے اپنا قہقہہ دبا گئی۔

''اور تو تیری تو میں کھال اتاروں گی۔ تم باپ بیٹے نے مجھے زندہ درگور کر دیا ہے۔ غضب خدا کا جوان بہن گھر میں ہے۔ اور تم جاسوسیاں ماسوسیاں کرتے پھر رہے ہو۔۔۔ چلو میں تمہیں لینے آئی ہوں۔ چلو ابھی چلو۔ ورنہ یہیں سے جوتیاں مارتی ہوئی لے چلوں گی'' اماں بی نے عمران کو کان سے پکڑتے ہوئے کہا۔

''مم۔۔۔ مم۔۔۔ مگر اماں بی میری بات تو سنئیے......'' عمران نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ وہ یوں سہما کھڑا تھا جیسے اس کا کان کسی پلاس کے شکنجے میں آ گیا ہو۔ حالانکہ بوڑھی اماں کا وہ ہاتھ بھی کمزوری کی وجہ سے لرز رہا تھا جس سے انہوں نے عمران کا کان پکڑا ہوا تھا۔ لیکن ظاہر ہے یہ اماں کا ہاتھ تھا۔ بڑے سے بڑے مجرم اور سیکرٹ ایجنٹ کو آج تک یہ حسرت ہی رہی تھی کہ وہ عمران کے جسم کو ہاتھ بھی

لگا سکیں کان پکڑنا تو درکنار۔۔۔لیکن بوڑھی ماں کے سامنے عمران یوں بھیگی بلی بنا کھڑا تھا جیسے اس نے زندگی میں کبھی حرکت ہی نہ کی ہو۔

''میں تیری کوئی بات نہیں سنتی۔بس تم ابھی گھر چلو۔ابھی اور اسی وقت۔اور کہاں ہے وہ کلموہا سلیمان جو بڑا باورچی بنا پھرتا ہے۔یہ حال کر دیا ہے میرے بیٹے کا۔۔۔دیکھو تو ہڈیاں نکل آئی ہیں'' اماں بی عمران کا کان چھوڑ کر سلیمان پر چڑھ دوڑیں۔

''بیگم صاحبہ میں تو روزان کے لئے حریرہ بناتا ہوں۔لیکن صاحب کھاتے ہی نہیں۔مجبوراً مجھے باہر پھینکنا پڑتا ہے''۔۔۔سلیمان نے جو دروازے پر کھڑا تھا۔بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

''کیسے نہیں کھاتا۔اس کا باپ بھی کھائے گا''۔۔۔اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔اور اس بار ثریا کے حلق سے نکلنے والے قہقہے نے چھت

ہی پھاڑ دی۔

''مجھے تو تم نے ایک بار بھی حریرہ نہیں کھلایا۔اپنے لاڈلے کے لئے کیسے کہہ رہی ہو''۔۔۔سر رحمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بس بس رہنے دو چونچلے۔عمران سے زیادہ تو تمہارا رنگ لال ہے۔ چلو اسے لے چلو۔ابھی اور اسی وقت''۔۔۔اماں بی نے ثریا کو غصے سے گھورتے ہوئے سر رحمان سے کہا۔

''بیگم صاحبہ بیٹھیں۔میں آپ کے لئے چائے بنا لاؤں۔خاص پتی منگوائی ہے سیلون سے''۔۔۔سلیمان نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''بس بس میں یہاں بیٹھنے کے لئے نہیں آئی۔تم بھی اپنی دیگچی چولہا اٹھاؤ اور چلو کوٹھی۔یہ پتی وتی وہیں چل کر منگوانا''۔۔۔اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اماں بی۔۔۔آخر آپ کو بیٹھے بیٹھے یہ خیال کیسے آ گیا۔آپ نے خواہ مخواہ تکلیف کی آپ حکم فرمائیں میں سر کے بل چل کر آتا" عمران نے بڑے سعادت مندانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں سر کے بل چل کر آتے تاکہ دو چار بال جو سر پر ہیں وہ بھی صاف ہو جائیں۔بس بس تم پیروں سے چل کر آؤں ثریا کے سسرال والے کیا کہیں گے کہ ایک ہی بھائی ہے اور وہ بھی گنجا" اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا اور سر رحمان مسکرا دیئے جب کہ ثریا نے اپنے سسرال کا ذکر سُن کر شرم سے منہ پھیر لیا۔

"ثریا کے سسرال۔۔۔ارے اس کی شادی بھی کر دی آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں"۔۔۔عمران نے فوراً ہی آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے ہائے ہائے۔۔۔ایسے ہی کر دی شادی۔خواہ مخواہ جو منہ میں آتا ہے بک دیتے ہو۔باپ نے کبھی سمجھایا ہو تو پتہ چلے کہ کون سی

بات کرنی ہے کون سی نہیں"۔۔۔اماں بی نے عمران کے سر پر چپت لگاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سسرال"۔۔۔عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے بے شرم بہن کو ساری عمر گھر بٹھائے رکھو گے۔لیکن تمہیں کہیں۔تمہیں تو یہ جاسوسیاں ماسوسیاں ہی نہیں چھوڑتیں۔اب کوٹھی میں آئیں تو جوتے مار مار کر بھگا دوں گی"۔۔۔اماں بی نے کہا۔وہ شاید جاسوسیاں ماسوسیاں کو لڑکیاں سمجھتی تھیں۔

اماں۔۔۔جاسوسی ماسوسی کوئی لڑکی تھوڑی ہے"ثریا نے وضاحت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔جب کہ سر رحمان مسلسل مسکرا رہے تھے۔آج نجانے کیوں ان کا موڈ بھی خلاف توقع خوشگوار تھا۔

"چلو لڑکی نہ ہوگی عورت ہوگی۔لیکن اب کان کھول کر سن لو۔کوٹھی میں آئے تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔اور تم ابھی کھڑے ہو چلو۔آج

ثریا کے سسرال والے دن پکے کرنے آ رہے ہیں۔ وہاں تیری موجود گی ضروری ہے۔ بس ابھی چلو۔۔۔ اور پھر سنو۔ اب میں تمہیں واپس نہیں آنے دوں گی۔ ثریا کی شادی کا سارا کام تم نے نمٹانا ہے اور پھر ثریا کے جانے کے بعد میں اکیلی رہ جاؤں گی اس لئے تم نے میرے پاس رہنا ہے۔ چلو ابھی"۔۔۔ اماں نے وضاحت کی اور ساتھ ہی ایک بار پھر عمران کا کان پکڑ لیا۔

"اچھا تو یہ بات ہے۔ لیکن اماں بی آپ کو اس بوڑھے اور کالے مینڈک سے زیادہ اچھا رشتہ نہ ملا تھا ثریا کے لئے"۔۔۔ عمران نے ثریا کی طرف دیکھتے ہوئے شرارت بھرے انداز میں کہا اور ثریا آنکھیں نکال کر ہی رہ گئی۔

"کیا کہ رہے ہو۔ بوڑھا اور کالا مینڈک۔۔۔ کس نے کہا ہے تمہیں۔ مجھے تو تمہارے باپ نے بتایا کہ وہ بہت خوبصورت جوان

ہے۔انجینئر ہے۔نیازی پٹھان ہے۔اور تم اُسے بوڑھا اور کالا مینڈک کہہ رہے ہو“۔۔۔اماں بی عمران کا کان چھوڑ کر حیرت سے دو قدم پیچھے ہٹ گئیں۔

”اس کی یہی عادت مجھے پسند نہیں ہے کہ بغیر سوچے سمجھے بکواس کر دیتا ہے“۔۔۔سر رحمان نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

”نہیں ڈیڈی میں نے بالکل سوچ سمجھ کر بکواس کی ہے۔اماں بی کیا اس بوڑھے کی بھینٹ چڑھانے کے لئے ثریا ہی رہ گئی ہے کیا اب عمران کی بہن اس قابل ہے کہ اُسے......“عمران نے بڑے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”آئے ہائے۔۔۔کس کی جرأت ہے کہ میری بیٹی کا نام بھی لے۔ میں اس کا منہ نہ نوچ لوں گی۔اور تم۔تم باپ ہو کر اپنی بیٹی کو دھکا دے رہے ہو۔خبردار اگر وہ ہمارے گھر آئے یا انہوں نے ثریا کا نام لیا۔

بس بس۔کوئی بوڑھی جا کر تلاش کریں'' اماں بی کا غصہ پورے عروج کو پہنچ گیا۔

سر رحمان کا چہرہ غصے سے بگڑنے لگا جب کہ عمران اُسی طرح معصوم صورت بنائے ہوئے کھڑا تھا۔

''بیگم۔۔۔تم بھی خواہ مخواہ اس کی باتوں میں آجاتی ہو۔اس نے تو دیکھا بھی نہیں سلیم کو۔پوچھو اس سے کب دیکھا ہے اُسے'' سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ان کا خوشگوار موڈ اب بگڑنے لگا تھا۔

''میرا بیٹا بغیر دیکھے اتنی بڑی بات نہیں کرسکتا۔کیوں عمران۔کہاں دیکھا ہے تم نے اُسے'' اماں بی نے بیٹے کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

''اماں بی میرے پاس جو بوڑھا اور کالا مینڈک آیا تھا وہ تو اپنا نام عبدلرشید بتا رہا تھا۔وہ کوئی اور ہوگا۔میں نے تو اُسے بھگا دیا

تھا“۔۔۔عمران نے نازک معاملے کو بگڑتے دیکھ کر فوراً ہی پٹڑی بدلتے ہوئے کہا۔ظاہر ہے معاملہ بے حد نازک تھا اور وہ اپنی ماں کا مزاج جانتا تھا۔کہ ایک بار انہوں نے نہیں کر دی تو پھر چاہے سلیم یوسف ثانی کیوں نہ بن جاتا انہوں نے ہاں نہیں کرنی تھی۔۔۔اور اس نے تو حسب عادت مذاق کرڈالا تھا مگر اب صورت حال کو بگڑتے دیکھ کر اُسے احساس ہوا تھا کی معاملہ اس کی بہن کا ہے اس لئے اس نے فوراً ہی بات بدل دی۔

‘عبدلرشید۔۔۔وہ کون ہے۔اس کی کیسے جرأت ہوئی کہ سیدھا تمہارے پاس آجائے“۔۔۔اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”وہ اماں بی۔وہ تو شادیاں کرانے والا تھا۔بس ویسے ہی چائے پینے آ گیا تھا۔اور اماں بی اگر آپ حکم دیں تو میں سلیم کی پوری چھان بین کرلوں۔تاکہ آپ کو پوری تسلی ہو جائے“۔۔۔عمران نے کہا۔

''ہاں ہاں بالکل کرو تم بھائی ہو۔تمہارا فرض ہے''۔۔۔اماں بی نے فوراً ہی حامی بھرتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اماں بی آج میں ان کے سامنے نہیں آتا تاکہ وہ میری شکل نہ دیکھ لیں ورنہ وہ اپنا چھان کسی کو بیچ دیں گے اور بین بجانا بند کر دیں گے۔بس میں خفیہ رہ کر کروں گا''۔۔۔عمران نے فوراً ہی جان بچانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔لیکن حسب عادت وہ چھان اور بین کا نیا استعمال کرنے سے باز نہ رہا۔

''کیا بیچ دیں گے''۔۔۔اماں بی نے حیران ہو کر پوچھا۔

''بیگم میں نے دفتر بھی جانا ہے۔اب کر لو فیصلہ۔۔۔اسے ساتھ لے جانا ہے یا نہیں۔یہ تو اسی طرح سال بھر اوٹ پٹانگ باتیں کرتا رہے گا''۔۔۔سر رحمان نے تیز لہجے میں کہا۔

''بس ڈیڈی۔اماں بی نے فیصلہ کر لیا۔آج میں ان کے سامنے نہیں

آؤں گا اور خفیہ تحقیقات کروں گا‘‘۔۔۔عمران نے فوراً ہی کہا۔

’’تحقیقات تو کیا وہ مجرم ہیں۔ڈاکو ہے جو تو موئی تحقیقات کرے گا۔

ارے یہ تم لوگ کس چکر میں پھنسا رہے ہو میری بیٹی کو‘‘اماں بی

تحقیقات کو نئی طرف لے گئیں۔

’’اماں تحقیقات کا مطلب ہوتا ہے چھان بین‘‘۔۔۔ثریا نے جواب

تک خاموش کھڑی تھی بول پڑی۔

’’اچھا اچھا تو یوں کہو۔۔۔ہاں ٹھیک ہے تم کرو چھان بین۔پھر مجھے

بتانا۔ابھی تم سامنے نہ آؤ۔ٹھیک ہے۔لیکن اس چھان پھٹک کے بعد

تم نے وہیں کوٹھی میں رہنا ہے۔سمجھے‘‘۔۔۔اماں بی کا موڈ بدل گیا۔

’’بالکل بالکل اماں بی بالکل۔۔۔وہیں رہوں گا ساری عمر آپ کے

قدموں میں بیٹھ کر گزاروں گا‘‘۔۔۔عمران نے دل ہی دل میں خوش

ہوتے ہوئے کہا۔

''بس خواہ مخواہ رات سے اودھم مچا رکھا تھا کہ صبح ہر صورت میں عمران کو لے آؤں گی۔ آؤ اب چلیں۔ میرا دفتر کا وقت ہو گیا ہے'' سر رحمان نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اچھا اچھا چلے جانا دفتر۔۔۔ ساری عمر ہی جاتے رہے ہو۔ آج کوئی نئے تو نہیں جاؤ گے۔ عمران بیٹے پوری طرح چھان پھٹک کرنا۔ آخر تمہاری بہن کی زندگی کا معاملہ ہے''۔۔۔ اماں بی نے عمران کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''بالکل بالکل اماں بی۔ میں اس کے سر کے بال بھی گن لاؤں گا۔ ناک کی لمبائی۔ کانوں کی چوڑائی۔ آنکھوں کا بھینگا پن سب کچھ'' عمران نے شرارت بھرے انداز میں ثریا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور ثریا نے ایک بار پھر غصے سے آنکھیں نکالیں۔

''ہاں ہاں بالکل بالکل ۔۔۔ آخر تم ہی تو اکلوتے بھائی ہو ثریا کے''

اماں بی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔اور پھر وہ چونک پڑیں۔

''کیا کہا۔۔۔بھینگا پن''۔۔۔اماں بی کو شاید اب عمران کا لفظ سمجھ آیا تھا۔

''بس بس چلو اب خواہ مخواہ مزید وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں''۔۔۔سر رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔اور دروازے کی طرف مڑ گئے۔

''ارے مجھے پوچھنے تو دو۔اتنی بھی کیا آفت آ گئی۔وہ بھینگا پن کی بات کرنے لگا ہے تو تمہیں بھاگنے کی جلدی ہو گئی'' اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ اماں بی میں سلیم کے بارے میں تھوڑی کہہ رہا تھا۔میں تو اس کے چچا کی بات کر رہا تھا''۔۔۔عمران نے جان چھڑانے کے لئے کہا۔

”چچا۔۔۔ ارے ہوتا رہے چچا بھینگا۔ ہم نے چچا سے کیا لینا ہے۔ بس تم جلدی سے مجھے بتانا“۔۔۔ اماں بی نے مطمئن ہو کر کہا۔ اور سر رحمان مسکرا دیئے۔ واقعی ان کی بیگم انتہائی سادہ لوح تھی۔ اور جب مسئلہ عمران جیسے اکلوتے بیٹے کا ہو جو گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے میں ماہر ہو تو بیگم کے ساتھ ایسا ہونا ہی تھا ۔۔۔ عمران انہیں دروازے تک چھوڑنے آیا۔ اماں بی آخر تک اُسے جلدی بتانے کی تلقین کرتی رہیں۔

”بھینگی ہو گی تمہاری بیگم ۔۔۔ خبر دار جو انہیں بھینگا کہا“ ثریا نے دروازے سے نکلتے ہوئے زور سے عمران کے بازو میں چٹکی بھری اور دوڑ کر ڈیڈی کے پاس پہنچ گئی۔ عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اور سر ہلا کر ثریا کو بدلہ لینے کا اشارہ کرتا رہا۔ جب ڈیڈی انہیں کار میں بٹھا کر آگے بڑھ گئے تو عمران دروازہ بند کر کے واپس مڑا اور آ کر سوفے پر

اس طرح بیٹھ گیا کہ اس نے اپنی دونوں ٹانگیں سامنے رکھی ہوئی میز پر رکھ دیں۔

"سلیمان ۔۔۔ سیمان صاحب ذرا بات سنو"۔۔۔عمران کے لہجے میں غصے کی جھلک تھی۔اس نے جان بوجھ کر ایسا لہجہ بنایا تھا کہ سلیمان دوڑا چلا آیا۔

"جی صاحب"۔۔۔سلیمان نے اس کے لہجے کے مطابق دروازے میں آکر بڑے فرمانبردارانہ لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے وہ حریرہ ۔۔۔ جو تم بناتے ہو اور میں نہیں کھاتا۔لاؤ اُسے"۔۔۔عمران نے اُسے طرح مصنوعی غصے کے انداز میں کہا۔

"حریرہ ۔۔۔ وہ کیا ہوتا ہے۔کیا کسی محترمہ کا نام ہے۔نام تو اچھا ہے۔ظاہر ہر خود بھی محترمہ اچھی ہی ہوں گی۔اگر آپ میرا رشتہ......"۔۔۔سلیمان نے عمران کا انداز سمجھتے ہی لہجہ بدل لیا۔

"یعنی تم حریرہ سے شادی کرو گے۔ واہ واقعی کسی باورچی کی شادی حریرہ سے ہی ہونے چاہیئے۔ ٹھیک ہے۔ میں آج ہی جا کر اماں بی سے کہتا ہوں کہ سلیمان اپنی شادی حریرہ سے کر رہا ہے۔ اور مجھ سے پہلے"۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے بیگم صاحبہ سے مت کہنا۔ میں باز آیا۔ انہوں نے جوتی پکڑنی ہے تو پھر سر رحمان بھی نہ چھڑ سکیں گے۔ آک خود کر لیں جناب"۔۔۔ سلیمان نے خوفزدہ لہجے میں جواب دیا۔ اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اب اُسے خیال آ رہا تھا کہ آخر یہ سلیم صاحب کون ہیں جن سے سر رحمان ثریا کی شادی کر رہے ہیں۔ اتنا تو اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ انجینئر ہے۔ اور نیازی ہے۔۔ لیکن اب نجانے دارلحکومت میں کتنے نیازی انجینئر ہوں گے۔ اچانک اُسے خیال آیا کہ شاید سپرنٹنڈنٹ فیاض کو علم ہو۔ اس نے جلدی

سے ٹانگیں سیدھی کیں اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر سپرنٹنڈنٹ فیاض کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

''فیاض سپیکنگ سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل انٹیلی جنس بیورو'' رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سوپر فیاض کی تحمکانہ آواز سنائی دی۔

فیاض کی عادت تھی کہ وہ اپنا پورا عہدہ مع محکمہ ساتھ ضرور بتاتا تھا کہ ٹیلی فون سننے والے پر پورا پورا رعب پڑ سکے۔

''میں سلیم بول رہا ہوں جناب۔ سر رحمان کا ہونے والا داماد'' عمران نے آواز اور لہجہ بدلتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ سلیم صاحب آپ ۔۔۔ فرمایئے۔ میرے لائق کیا حکم ہے'' ۔۔۔ سوپر فیاض کا لہجہ یک لخت نرم پڑ گیا۔ ظاہر ہے سر رحمان کے ہونے والے داماد پر رعب جھاڑ کر اس نے مرنا تو نہ تھا۔

''میں نے آپ سے ایک خاص بات پوچھنی ہے۔ مجھے امید ہے آپ

سر رحمان سے اس سلسلہ میں کچھ نہ کہیں گے"۔۔۔عمران نے اُسی لہجے میں کہا۔

"ضرور جناب ضرور۔۔۔آپ بے فکر رہیں۔میں ذمّہ دار آدمی ہوں۔آپ قطعی بے فکر ہو کر حکم فرمائیں۔لیکن جناب آج آپ کا لہجہ کچھ بدلا بدلا سا ہے"۔۔۔فیاض نے شاید اب لہجے پر غور کیا تھا۔اور ظاہر ہے عمران کو تو علم ہی نہ تھا کہ سلیم کا لہجہ کیسا ہے۔اس نے تو ویسے ہی لہجہ اور آواز بنا لی تھی۔

"میرا گلا خراب ہے۔اچھا آپ یہ بتائیں کہ سر رحمان کا بیٹا علی عمران کیسا آدمی ہے۔مجھے تو اس کے متعلق بہت عجیب سی اطلاعات ملی ہیں"۔۔۔عمران نے جان بوجھ کر پوچھا۔

"علی عمران ۔۔۔وہ تو بہت اچھا نوجوان ہے جناب۔انتہائی شریف آپ کو کیا اطلاعات ملی ہیں"۔۔۔سوپر فیاض نے فوراً ہی

عمران کی تعریفیں کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ وہ کیوں تعریفیں کر رہا ہے۔ اُسے معلوم تھا کہ ثریا کے رشتے کا نازک معاملہ ہے۔ اگر اس کی کسی بات سے معاملہ بگڑ گیا تو سر رحمان اس کی گردن توڑ ڈالیں گے۔ اس لئے وہ تعریفیں کرنے پر مجبور تھا۔

''کمال ہے۔ آپ اُسے اچھا اور شریف کہہ رہے ہیں جبکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ عیاش طبع آدمی ہے۔ اپنے کسی دوست کے فلیٹ میں رہتا ہے ۔۔۔۔ ایک غیر ملکی لڑکی کے ساتھ گھومتا پھرتا ہے۔ جواری ہے۔ اس کا کوئی دوست کسی بڑے عہدے پر ہے۔ وہ اس کا خرچہ پورا کرتا ہے۔ عمران نے کہا۔

''ارے نہیں جناب یہ سب اطلاعات غلط ہیں۔ وہ بہت شریف آدمی ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کو کسی نے غلط اطلاع دی ہے۔ بس وہ اپنی مرضی کا مالک ہے'' فیاض نے کہا اور عمران اس کی حالت سمجھ رہا تھا

کہ وہ کس طرح اپنے آپ پر جبر کر کے یہ سب کچھ کہہ رہا ہو گا۔

”اگر میں شریف آدمی ہوں تو پھر تم میری بُرائیاں کیوں کرتے ہو“۔۔۔اچانک عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

”ارے ارے تم عمران تم۔۔۔یہ کیا حرکت تھی۔اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ تم ہو تو میں تمہیں بتاتا کہ تم کیسے آدمی ہو“۔۔۔دوسری طرف سے سوپر فیاض نے بے اختیار چونکتے اور ہنستے ہوئے کہا۔

”چلو اب بتا دو کہ میں کیسا آدمی ہوں۔تاکہ مجھے جواز تو مل جائے۔ تمہارے بینک بیلنس کی تفصیل ڈیڈی تک پہنچانے کی“۔۔۔عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”ارے ارے میں کب تمہاری بُرائی کر رہا ہوں۔تم تو واقعی انتہائی نیک اور شریف آدمی ہو۔اب کیا کروں۔کاش تمہیں میری اس کمزوری کا علم نہ ہوتا۔بہر حال واقعہ تم شریف آدمی ہو“۔۔۔سوپر

فیاض نے دانت پیستے ہوئے کہا اور عمران قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بس اتنے میں ڈر گئے ابھی تو میں نے سوئیز رلینڈ والے بینک کی تو بات ہی نہیں کی"۔۔۔عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا۔۔۔کیا۔۔۔کیا مطلب۔۔۔تمہیں کس نے بتایا۔یعنی......" سوپر فیاض بُری طرح بوکھلا گیا۔

"کہو تو تمہارے اکاؤنٹ کا کوڈ نمبر اور اس میں موجود رقم بھی بتا دوں۔اور یہ بھی بتا دوں کہ کس کے ذریعے تم نے یہ اکاؤنٹ کھلوایا اور پھر کتنی کتنی رقم کتنے کتنے موقع پر جمع ہوئی"۔۔۔عمران نے کہا۔

"ارے خدا کی پناہ۔۔۔تم تو کوئی نجومی ہو۔حیرت ہے۔میں نے تمہاری بلیک میلنگ سے جان چھڑانے کے لئے بڑا خفیہ کام کیا تھا لیکن آخر تمہیں پتا کیسے چلا۔کمال ہے"۔۔۔سوپر فیاض واقعہ گڑبڑا گیا تھا۔

''چھوڑو۔ آخر میں نے بھی تو زندہ رہنا ہے۔ تم جیسے لوگوں کے راز مجھے معلوم نہ ہوں تو شام کو روٹی بھی نہ مل سکے گی اچھا یہ بتاؤ کہ یہ سلیم صاحب کون ہیں۔ ان کا حدود اربعہ کیا ہے''۔۔۔ عمران نے آخر میں بات بدلتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔۔۔ تمہاری بہن کی اس سے شادی ہو رہی ہے۔ اور تمہیں اس کے متعلق معلوم ہی نہیں''۔۔۔ سوپر فیاض اور زیادہ حیران ہو گیا۔

''میری بہن کی ہو رہی ہے میری تو نہیں۔ اور تم بے فکر رہو۔ میری بہن کو پتہ ہو گا۔ لیکن مجھے تو آج ہی پتہ چلا جب ڈیڈی۔ اماں بی اور ثریا صبح صبح میرے فلیٹ میں وارد ہوئے کہ آج وہ لوگ آ رہے ہیں اس لئے تم مستقل طور پر کوٹھی منتقل ہو جاؤ۔۔۔ اماں بی نے تو کان سے پکڑ لیا تھا۔ بڑی مشکل سے جان چھڑائی''۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے

کہا۔

"اچھا آج اسی لئے سر رحمان دیر سے دفتر آئے تھے۔ ویسے کاش مجھے علم ہوتا تو میں اماں بی کو اپنا جوتا اتار کر دے دیتا کہ اس سے تمہاری پٹائی کریں۔ واہ مزہ آجاتا"۔۔۔ سوپر فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اور میں اماں بی کو کہہ دیتا کہ اس فیاض نے تمہارے لاڈلے بیٹے کو بگاڑ رکھا ہے تو پھر وہی جوتا تمہارے سر پر چلنا شروع ہو جاتا۔ اور پھر سر رحمان بھی اس جوتے بازی کو بند نہ کرا سکتے"۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں واقعہ اماں بی کو غصہ آجائے تو پھر سر رحمان بھی بھیگی بلی بن جاتے ہیں"۔۔۔ سوپر فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہر شریف آدمی کو اپنی بیوی کے سامنے بھیگی بلی بننا پڑتا ہے۔ تم بھی تو شریف آدمی ہو۔ کہو نہیں ہو"۔۔۔ عمران نے کہا اور سوپر فیاض قہقہہ

مار کر ہنس پڑا۔

''واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔اسی لئے تو تم شادی نہیں کرتے۔اچھا کبھی تو قابو آؤ گے پھر پوچھوں گا''۔۔۔فیاض نے خفت بھرے انداز میں ہنستے ہوئے جواب دیا۔

''تم نے بتایا نہیں کہ یہ سلیم صاحب کیا چیز ہیں''۔۔۔عمران نے اُسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

''ارے ہاں۔۔۔ایک بار وہ اپنے ڈیڈی کے ساتھ سر رحمان کے پاس آئے تھے۔اور سر رحمان نے مجھے ان کے متعلق رپورٹ تیار کرنے کے لئے کہا تھا۔ان کے ڈیڈی امیر اللہ خان نیازی ڈپٹی کلکٹر ریٹائرڈ ہیں۔انتہائی شریف اور نیک آدمی ہیں۔خاصی وسیع جائیداد کے مالک ہیں۔۔۔سلیم ان کا اکلوتا بیٹا ہے۔سول انجینئر ہے۔بڑا خوب صورت نوجوان ہے۔ایماندار۔شریف آدمی ہے۔سلیم کی

والدہ فوت ہو چکی ہیں کوئی بہن نہیں ہے۔ بس باپ بیٹے آفیسرز کالونی میں اپنی ذاتی کوٹھی میں رہتے ہیں۔۔۔ میری رپورٹ کے بعد سر رحمان نے خود بھی چھان بین کی اور پھر سلیم اور ان کے ڈیڈی کی گھر میں دعوت کی اس کے بعد رشتہ طے پا گیا۔ آج شاید وہ لوگ شادی کی تاریخ لینے آ رہے ہیں"۔۔۔ سوپر فیاض نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"واہ۔۔۔ ڈیڈی نے بھی بیٹی کی شادی کے لئے اس طرح رپوٹیں تیار کرائی ہیں جیسے ان کا ہونے والا داماد کوئی بین الاقوامی سمگلر ہو" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور سوپر فیاض بھی جواب میں قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آخر محکمے کا بھی تو کوئی اثر ہونا چاہیئے۔ فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یار کبھی میری شادی کے لئے بھی رپورٹ تیار کر کے ڈیڈی کو دے

دو۔اب سنٹرل انٹیلی جنس تو اس قابل رہ گئی ہے کہ شادیوں کے لئے رپوٹیں تیار کرتی رہے‘‘۔۔۔عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

’’اچھا جی۔۔۔اب ہمیں اس قابل بنا دیا تم نے۔کاش ایک بار سر رحمان تمہارے لئے رپورٹ کے لئے کہیں تو سہی۔ایمان سے ایسی رپورٹ بناؤں گا کہ ساری عمر شادی کے لئے ترستے رہ جاؤ گے‘‘۔۔۔سوپر فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’میں کسی بیوہ سے شادی کرلوں گا۔آخر سنٹرل انٹیلی جنس کے کسی عہدہ دار کی بیوی بھی تو بیوہ ہوسکتی ہے۔اس کے لئے تو رپورٹ کی ضرورت نہ ہوگی‘‘۔۔۔عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

’’بس اب بکواس پر اتر آئے۔بند کردو فون‘‘۔۔۔سوپر فیاض نے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔

’’ارے فون بند نہ کرنا۔ہاں یہ بتاؤ کہ آج کل کیا ہو رہا ہے۔کوئی

پروگرام وغیرہ نہیں بنا"۔۔۔عمران نے کہا۔

"پروگرام کا کیا ہے جب بنا لو۔ بندہ حاضر ہے" سوپر فیاض نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ وہ تو خود ایسے پروگراموں کا رسیا تھا۔

"اچھا تو پھر آج رات میری طرف سے شوبرا میں تمہارا ڈنر ہو گا۔ تم بھی کیا یاد کرو گے کس حاتم طائی سے واسطہ پڑا ہے"۔۔۔عمران نے کہا۔

"سچ کہہ رہے ہو۔ سوچ لو۔ شوبرا میں ڈنر بہت مہنگا پڑے گا" سوپر فیاض نے اُسے پکا کرتے ہوئے کہا۔

"ہزار دو ہزار خرچ ہو جائیں گے۔ پھر کیا ہے۔ آخر تم میرے دوست ہو۔ تمہارے سامنے اتنی رقم کی کیا حیثیت ہے"۔۔۔عمران نے کہا۔

"اوہ شکریہ شکریہ۔۔۔عزت افزائی کا شکریہ۔ پھر وقت تو بتا دو"۔۔۔ سوپر فیاض نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"رات آٹھ بجے شوبرا پہنچ جانا۔ میں وہیں ہوں گا۔ ٹھیک آٹھ بجے

دیر نہ کرنا‘‘۔۔۔عمران نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

’’میں ساڑھے سات پہنچ جاؤں گا۔بے فکر رہو‘‘۔۔۔سوپر فیاض نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔اور عمران نے بائی بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ موجود تھی۔وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

’’یس۔پی۔اے ڈائریکٹر جنرل‘‘۔۔۔رابطہ قائم ہوتے ہی سر رحمان کے پی۔اے کی آواز سنائی دی۔

’’مینیجر شوبرا ہوٹل بول رہا ہوں۔سر رحمان سے ایک ذاتی بات کرنی ہے‘‘۔۔۔عمران نے فوراً ہی لہجہ بدلتے ہوئے کہا۔

’’ایک منٹ ہولڈ آن کیجئے‘‘۔۔۔دوسری طرف سے پی۔اے نے کہا۔اور پھر چند لمحوں بعد سر رحمان کی آواز سنائی دی۔

”یس رحمان سپیکنگ“۔۔۔سر رحمان کا لہجہ باوقار تھا۔

”سر۔۔۔میں شوبرا ہوٹل کا منیجر بول رہا ہوں۔جناب ایک ضروری بات کرنی ہے۔آپ کا پی۔اے۔نہ سن رہا ہو۔ورنہ وہ بات لیک کر دے گا“۔۔۔عمران نے بڑے عاجزانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔۔۔ٹھیک ہے۔اب آپ کھل کر بات کریں میں نے رابطہ ڈائریکٹ کر دیا ہے“۔۔۔سر رحمان نے جواب دیا۔

”جناب آپ کے سپرنٹنڈنٹ صاحب نے ہمارا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔روزانہ رات کو کسی نہ کسی پارٹی کو لے کر آجاتے ہیں اور مفت میں کھا پی کر چلے جاتے ہیں۔جناب ایک دوبار ہو تو کوئی بات نہیں۔لیکن جناب یہ تو روز کا معمول ہے۔۔۔بل مانگو تو لڑتے ہیں کہتے ہیں۔میں ہوٹل سیل کرادوں گا۔جناب ابھی ابھی انہوں نے فون کیا

ہے۔ کہ آج آٹھ بجے وہ ڈنر کرنے آرہے ہیں۔ ان کے لئے خصوصی انتظامات کئے جائیں۔۔۔ جناب آپ کسی طرح سر ہماری جان نہیں چھڑواسکتے۔ لیکن سر ایک درخواست ہے۔ ہمارا نام درمیان میں نہ آئے سپرنٹنڈنٹ صاحب بہت کینہ پرور آدمی ہیں۔ وہ بعد میں ہمیں ذلیل کریں گے" عمران نے کہا۔ اُسے معلوم تھا کہ سر رحمان اس معاملے میں انتہائی اصول پسند واقع ہوئے ہیں۔ وہ تو مفت ایک پیالی چائے کے روادار نہیں ہوتے کہاں ڈنر۔

" آج رات آٹھ بجے آرہا ہے وہ۔ ٹھیک ہے۔ میں چیک کرلوں گا۔ اس کے بعد آپ کو کبھی ایسی شکایت نہ ہوگی"۔۔۔ سر رحمان نے کہا۔ اور اس کے ساتھ یہ انہوں نے رسیور رکھ دیا۔ اُس کا پروگرام یہ تھا کہ وہ میک اپ کرکے وہاں علیحدہ بیٹھے گا۔ اور فیاض کی عادت وہ جانتا تھا۔ جب عمران نہیں پہنچے گا تو وہ جھلا کر خود اکیلا ڈنر کرے گا۔ اور

جب منیجر نے بل مانگنا ہے تو فیاض نے حسب عادت اکڑ جانا ہے۔
اُسے منیجر شوبرا کے متعلق معلوم تھا کہ پہلا منیجر جو کہ فیاض کا دوست تھا چھوڑ گیا ہے۔۔۔اور اب اسلم خان منیجر ہے جو اکڑنے میں خود کسی سے کم نہیں اس لئے تو اس نے جان بوجھ کر فیاض کو شوبرا کی دعوت دی تھی۔اب رات کو فیاض کا تماشا دیکھنے والا ہو گا۔ایسا تماشا کہ فیاض پھر ساری عمر عمران کی دعوت پر خوش نہ ہو سکے گا۔اسلم خان منیجر شمالی سرحدی شہر سے آیا تھا۔۔۔وہ ہوٹل انٹرکان کا منیجر تھا اور عمران اُس سے وہاں کئی بار ٹکرا چکا تھا۔

کمرے کی فضا پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ کمرے میں موجود پاور لینڈ تین بڑے ہنری۔ ترمذی اور لیڈی ایشلے کرسیوں پر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ ہنری کی ٹانگ پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ لیڈی ایشلے کا چہرہ بُری طرح بگڑا ہوا تھا جب کہ ترمذی نارمل تھا۔

''خواہ مخواہ اس شیطانی چکر میں پھنس گئے ہیں ہم لوگ'' ترمذی نے سکوت توڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔۔۔ واقعی یہ ہے شیطانی چکر ہی۔ لیکن اب پھنس گئے ہیں تو بہرحال اس سے نکلنا تو ہے''۔۔۔ لیڈی ایشلے نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کا جواب دیتا دروازہ کھلا اور بارکر اندر داخل ہوا۔ اس کی گردن کے گرد پیڈ چڑھا ہوا تھا۔ کیونکہ عمران کے ساتھیوں نے اپنی طرف سے اس کی گردن توڑ دی تھی۔ اور اُسے مُردہ سمجھ کر چھوڑ گئے تھے لیکن وہ زندہ تھا۔ اور پھر

ڈاکٹروں نے اس کی گردن کو ایڈجسٹ کر دیا تھا۔ لیکن اس کی گردن کو سیٹ رکھنے کے لئے اس کے گرد پٹہ چڑھا دیا تھا۔ یہ پٹہ ابھی ایک ہفتہ مزید رہنا تھا۔ اس کے بعد بارکر مکمل طور پر صحت یاب ہو سکتا تھا۔ لیکن سوائے اس پٹے کے ویسے وہ بالکل صحت منداور چاک و چوبند تھا۔

بارکر اندر داخل ہوتے ہی مؤدبانہ انداز میں جھک گیا۔ وہ اب لیڈی ایشلے کا نمبر ٹو بن چکا تھا اور اب ہیڈ کوارٹر میں ہی رہتا تھا۔

''یس بارکر۔۔۔ کیا رپورٹ ہے''۔۔۔ لیڈی ایشلے نے امید بھری نظروں سے پوچھا۔

''میڈم۔۔۔ عمران نہ صرف زندہ بچ گیا ہے بلکہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت واپس اپنے ملک پاکیشیا جا چکا ہے۔ میرے آدمیوں نے مکمل معلومات حاصل کر لی ہیں۔ جن لوگوں نے ان کے لئے جعلی

کہا۔

”تم نے اتنی جلدی یہ اب کچھ کیسے معلوم کرلیا“۔۔۔ہنری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”یہ بہت تیز آدمی ہے ہنری۔۔۔پہلے بھی اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا حیرت انگیز تیز رفتاری سے نہ صرف کھوج نکالا تھا بلکہ انہیں بے ہوش کر کے بھی وہاں لے گیا تھا۔یہ تو معلوم نہیں کہ وہ کیسے نکل کر زیرو پوائنٹ پہنچا اور وہاں اس نے راڈش کا میک اپ کرلیا تھا۔۔۔اور پھر یہ غفلت میں عمران کے ساتھیوں کے ہاتھوں مار کھا گیا۔بس اس کی جان بچ گئی۔لیکن اس کی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے میں نے اسے اپنا نمبر ٹو بنا لیا ہے“۔۔۔لیڈی ایشلے نے بار کر کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

”واقعی تیز آدمی ہے۔جو اتنی تیزی سے اس نے مکمل معلومات حاصل

کرلی ہیں‘‘۔۔۔ہنری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

’’بارکر بہت اچھا ایجنٹ ہے ہنری۔۔۔اس میں واقعی بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔یہ میرا خاص آدمی ہے‘‘۔۔۔ترمذی نے بھی بارکر کی تعریف کردی۔

’’ٹھیک ہے بارکر تم جاؤ‘‘۔۔۔لیڈی ایشلے نے کہا اور بارکر سلام کر کے واپس مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

’’اب اس عمران کا خاتمہ آخر کیسے ہو‘‘۔۔۔لیڈی ایشلے نے بارکر کے باہر جاتے ہی ہنری اور ترمذی سے کہا۔

’’میں تو کہتا ہوں اس عمران کا پیچھا چھوڑو۔خواہ مخواہ کی مصیبت گلے لگالی۔ہمیں اور بہت سے کام کرنے ہیں اپنے اصل مشن کے لئے‘‘ ترمذی نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’نہیں جناب۔۔۔اب اسے نہیں چھوڑا جا سکتا۔اب تو ہر قیمت

اسے ختم کرنا ہوگا۔ ورنہ ہمیں اپنے ہیڈ کوارٹر کا فاتحہ پڑھ لینا چاہیئے‘‘

ہنری نے کہا۔

’کیا مطلب۔۔۔ ہیڈ کوارٹر پر فاتحہ کا کیا مطلب۔ عمران کا ہیڈ کوارٹر سے کیا تعلق‘‘۔۔۔ ترمذی نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

لیڈی ایشلے کا بھی یہی ردعمل تھا۔ وہ بھی حیرت سے ہنری کو دیکھنے لگی۔

’’جناب صورت حال ہمارے اندازوں سے کہیں زیادہ سنجیدہ ہو چکی ہے۔ عمران کو میں جانتا ہوں وہ بہترین سائنسدان ہے۔ اس کے پاس سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری ہے۔ اور جب آٹو میٹک ٹرانسمٹ فیوز کو اڑایا گیا تو میں نے خود دیکھا تھا کہ وہ اُسے کھولے اس کی تکنیک دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس وقت تو میں یہی سمجھا تھا کہ عمران ختم ہو چکا ہے۔ لیکن اب جب کہ یہ بات سامنے آئی ہے کہ عمران نہ صرف

زندہ ہے بلکہ اپنے ملک واپس چلا گیا ہے تو یہ بات یقینی ہے کہ اس نے آٹو میٹک ٹرانسمٹ فیوز کی تکنیک اچھی طرح سمجھ لی ہو گی۔ اور وہ واپس بھی اسی لئے چلا گیا ہے کہ اپنے ملک میں جا کر آٹو میٹک ٹرانسمٹ فیوز زیادہ سے زیادہ تعداد میں تیار کر کے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے جسموں میں فٹ کر کے یہاں ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائے۔ اور اب تو مدام کو بھی اس کی صلاحیتوں کا اچھی طرح اندازہ ہو چکا ہو گا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تو پھر کیا کچھ نہیں ہو سکتا“۔۔۔ہنری نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کی تفصیل کے ساتھ ساتھ لیڈی ایشلے اور ترمذی دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کوئی انتہائی حیرت انگیز کہانی سن رہے ہوں۔

”تمہارا مطلب ہے۔ ہم نے جس حصار کے تحت ہیڈ کوارٹر کو ناقابل

تسخیر بنا رکھا ہے وہ اسے توڑ کر یہاں پہنچ جائے گا۔" ترمذی نے پھٹے پھٹے لہجے میں کہا۔

"جب اس کے پاس آٹو میٹک ٹرانسمٹ فیوز ہوں گے تو اُسے کون روک سکے گا۔ یہ اور بات ہے کہ یہاں داخل ہوتے ہی وہ چیک ہو جائے گا۔ اور پھر ہم اُسے یہاں مار ڈالیں۔ یا وہ یہاں اپنی کارکردگی نہ ظاہر کر سکے۔ کیوں کہ یہاں کے حفاظتی انتظامات اس کی توقع سے کہیں زیادہ سخت ہیں۔۔۔ لیکن اس کے باوجود بہر حال اس کی اور اس کے ساتھیوں کی یہاں موجودگی رسک ہی ہوگی"۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"اوہ تم ٹھیک کہتے ہو۔ اس کو ہیڈ کوارٹر سے باہر ہی ختم کرنا چاہیئے۔ اور فوراً" ترمذی نے کہا۔

"بالکل میرا بھی یہی خیال ہے" لیڈی ایشلے نے کہا۔

''میری ٹانگ زخمی ہے ورنہ میں خود پاکیشیا جاتا''۔۔۔ہنری نے کہا۔

''میں جاؤں گی وہ میرا شکار ہے۔میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گی۔ میں پورے پاکیشیا کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گی''لیڈی ایشلے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں بیگم۔۔۔اب تم ادھر نہیں جاؤ گی۔ہمیں خود ایسا کوئی رسک نہیں لینا چاہئیے۔ہم بہر حال پاور لینڈ کے ڈائریکٹر ہیں اگر ہم ہر آدمی کے پیچھے خود بھاگتے پھرے تو پھر پاور لینڈ بنانے کا کوئی فائدہ نہیں۔اس سے تو بہتر یہی تھا کہ عام سی مجرم تنظیم بنا لیتے۔ہمارے پاس بے شمار لوگ اور تنظیمیں ہیں۔ان میں سے کسی کے ذمّہ لگا دینا چاہئیے۔۔۔میں اپنے کام میں مصروف ہوں۔وہ بہت اہم ہے۔تم اور ہنری یہاں ہیڈ کوا ٹر کو سنبھالو''۔۔۔ترمذی نے فیصلہ کن لہجے میں

کہا۔

''ٹھیک ہے۔تم ٹھیک کہتے ہو۔واقعی ہمیں اس آدمی کو اتنی زیادہ اہمیت نہیں دینی چاہیئے۔لیکن پھر کسے وہاں بھیجا جائے ایسا آدمی جو عمران کی ٹکر کا ہو۔اور اس کو یقینی طور پر خاتمہ کر کے آئے''لیڈی ایشلے نے جواب دیا۔شاید وہ ذہنی طور پر اب عمران سے خوف زدہ ہو چکی تھی۔

''میرا خیال ہے ہمیں بارکر کو اس مشن میں بھیجنا چاہیئے۔ایک تو وہ بے پناہ صلاحیتوں کا مالک ہے۔دوسرا اس کا ذاتی انتقام بھی اس مشن میں شامل ہو گا۔تیسری بات یہ کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف دیکھا ہوا ہے بلکہ ان کی صلاحیتوں کا بھی اُسے علم ہو گیا ہے''۔۔۔ترمذی نے کہا۔

''ویری گڈ۔۔۔یہ تجویز بالکل درست ہے۔بارکر واقعی ایسا آدمی ہے

جواس مشن سے کامیاب لوٹے گا“۔۔۔ لیڈی ایشلے نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ اُسے ترمذی کی یہ تجویز بے حد پسند آئی ہے۔

”ٹھیک ہے میرا بھی یہی خیال ہے بارکر کو آزمایا جا سکتا ہے“ ہنری نے بھی تجویز کو منظور کرتے ہوئے کہا۔

”بس فیصلہ ہو گیا۔ بارکر ٹھیک رہے گا“۔۔۔لیڈی ایشلے نے کہا اور پھر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھالیا۔

”بارکر کو بھیجو فوراً“۔۔۔لیڈی ایشلے نے رسیور اٹھاتے ہی تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اور پھر چند منٹ بعد دروازہ کھلا اور بارکر دوبارہ اندر داخل ہوا۔اس نے اندر آتے ہی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔۔۔البتہ اتنی جلدی واپس بلائے جانے کی وجہ سے اس کے

چہرے پر ہلکی سی حیرت کا تاثر موجود تھا۔

''ادھر آ کر بیٹھ جاؤ بارکر۔۔۔اب تم میرے نمبر ٹو ہو۔تماری حیثیت تمام ہیڈ کوارٹر میں ہم ڈائریکٹر ان کے بعد سب سے بڑی ہے''۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔اور بارکر سلام کر کے مؤدبانہ انداز میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے کِھل اٹھا تھا۔

''سنو بارکر۔۔۔کیا تم عمران اور اس کے ساتھیوں سے انتقام لینا چاہتے ہو''۔۔۔لیڈی ایشلے نے کہا۔

''یس میڈم۔۔۔اب تو یہ میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش بن گئی ہے''۔۔۔بارکر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

''سوچ لو۔عمران بے حد خطرناک شخصیت ہے۔اور پھر اس وقت وہ اپنے ملک میں ہے۔وہاں اس کے وسائل بھی زیادہ ہوں گے''لیڈی ایشلے نے کہا۔

"مادام جب میں ویسٹرن کارمن کی ملٹری سیکرٹ سروس میں تھا تو میں دو بار پاکیشیا جا کر کام کر چکا ہوں۔ گو اس وقت میرا مشن ایسا نہ تھا کہ میں وہاں کی سیکرٹ سروس سے ٹکراتا لیکن وہ ملک میرا اچھی طرح دیکھا بھالا ہوا ہے۔۔ اور پھر وہاں کہ مخصوص تنظیموں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو میرے دوست ہیں۔ اس لئے میں وہاں آسانی سے کام کر سکتا ہوں۔ اور جہاں تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا تعلق ہے۔ آپ مجھے کسی صورت ان سے کم نہ پائیں گی۔۔۔ یہاں تو میں صرف انہیں نہ جاننے کی وجہ سے مار کھا گیا تھا۔ لیکن وہاں میں ان پر قہر بن کر ٹوٹ پڑوں گا۔ انہیں مچھروں کی طرح مسل دوں گا"۔۔۔ بار کر نے کہا۔

"او کے۔۔۔ تو پھر سنو۔۔۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں پاکیشیا عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے بھیجا جائے۔ کیا تم

تیار رہو۔ یہ سوچ لو کہ اس مشن میں ناکامی کا مطلب بہر حال موت ہی ہو گا۔ سو فی صد موت" لیڈی ایشلے نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں میڈم۔۔۔ آپ بے فکر رہیں بارکر کامیاب لوٹے گا ہر قیمت پر"۔۔۔ بارکر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ورنہ ہم میں سے کوئی بھی اس کی موت کا یقین نہیں کرے گا۔ اور سنو تم اپنے طور پر آزاد ہو گے۔ جس طرح چاہو کام کرو۔ جتنے آدمی چاہو ساتھ لے جاؤ۔ اور جو سہولتیں تم چاہو گے انہیں حاصل کرنے میں آزاد ہو گے۔۔۔ ہمیں عمران کا سر چاہیئے۔ ہر صورت میں ہر قیمت پر اس کے لئے تمہیں پورے پاکیشیا کے ایک ایک فرد کو کیوں نہ موت کے گھاٹ اتارنا پڑے۔ اس کی اینٹ سے اینٹ کیوں نہ بجانی پڑے"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے میڈم۔۔۔ میں پروگرام بنا لوں گا۔ آپ بے فکر رہیں"

بارکر نے کہا۔

"سنو بارکر۔۔۔میں تمہیں عمران کے متعلق چند خاص باتیں بتا دوں۔یہ باتیں تمہارے کام آئیں گی۔پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ انتہائی عیار چالاک اور ذہین آدمی ہے۔اس کا ذہن کسی کمپیوٹر کی طرح کام کرتا ہے۔اور وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے میں ماہر ہے۔۔۔بظاہر وہ معصوم۔احمق۔اور اُلّو نظر آئے گا۔حرکتیں بھی ایسی ہی کرے گا۔جن کا بظاہر کوئی سر پیر نظر نہ آئے گا۔لیکن جب ان حرکتوں کا نتیجہ سامنے آئے گا تو پھر آدمی ششدر رہ جاتا ہے۔۔۔دوسری بات یہ کہ وہ لڑائی بھڑائی کے فن میں ماہر ہے۔ اُسے لڑائی میں شکست دینا تقریباً ناممکن ہے۔مادام جانتی ہیں کہ میں نے اس پر پستول خالی کر دیا تھا لیکن ایک گولی بھی اُسے نہ چھو سکی حالانکہ مجھے ہمیشہ اپنے نشانے پر فخر رہا ہے۔ویسے بھی وہ مارشل آرٹ

کے تقریباً سب داؤ پیچ میں مہارت رکھتا ہے۔۔۔اور تیسری بات یہ کہ جو بھی پروگرام بنانا وہ سیدھا اور ڈائریکٹ بنانا۔لمبے چوڑے کھیل اور پلاننگ کے چکر میں نہ پڑ جانا اُسے وقت نہ دینا۔بس پے در پے اور مسلسل اس پر حملے کرتے رہنا۔اور آخری بات یہ کہ ہمیں عمران کی موت ہر صورت چاہیئے۔اس کے باقی ساتھی بچ بھی جائیں تو کوئی پرواہ نہیں۔تمہارا اصل شکار عمران ہونا چاہیئے صرف عمران "۔۔۔ ہنری نے پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"سر آپ قطعاً بے فکر رہیں۔میں ایسے آدمیوں کو ڈیل کرنا جانتا ہوں۔میں نے ملٹری سیکرٹ سروس میں ایسے بے شمار لوگوں کی گردنیں توڑی ہیں "۔۔۔بارکر نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیا۔او۔کے۔۔۔پھر تم جاؤ ۔۔۔گڈ لک "۔۔۔لیڈی ایشلے نے کہا۔اور بارکر کرسی سے اٹھا اور سلام کرکے کمرے سے نکل گیا۔

عمران ایک ادھیڑ عمر تاجر کے روپ میں ہوٹل شوبرا کے ہال میں بیٹھا ہوا تھا۔ شوبرا ہوٹل کا نیا منیجر خود کاؤنٹر پر موجود تھا۔ وہ لمبی لمبی مونچھوں والا کرخت چہرے کا مالک تھا اور نظم وضبط میں انتہائی سخت آدمی تھا۔۔۔ عمران نے پہلے ہی ٹیلی فون کر کے ہال میں کاؤنٹر کے نزدیک دو نشستیں بک کرالی تھیں تاکہ سوپر فیاض کو تکلیف نہ ہو۔ اور خود وہ ساتھ والی سیٹ پر براجمان تھا جو اس نے رازی کے نام سے بک کرائی تھی۔۔۔ ابھی آٹھ بجنے میں کچھ وقت باقی تھا عمران کے سامنے کافی کا مگ پڑا ہوا تھا اور وہ اطمینان سے بیٹھا کافی پی رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں شرارت کے آثار نمایاں تھے۔

تھوڑی دیر بعد اس نے سوپر فیاض کو ہال میں داخل ہوتے دیکھا۔ وہ اس وقت نیلے رنگ کے بہترین سوٹ میں ملبوس تھا اور خوشبو کے جھونکے دور سے ہی محسوس ہو رہے تھے۔ شاید پرفیوم کی پوری شیشی

ہی اس نے لباس پر اُلٹالی تھی۔ ہال میں داخل ہوتے ہی اس نے

سُپر وائزر سے کوئی بات کی تو سُپر وائزر اُسے اس نشست پر آ کر چھوڑ

گیا جو عمران نے اپنے اور سوپر فیاض کے نام پر بک کرائی ہوئی تھی۔

سُپر وائزر شاید سوپر فیاض کو جانتا تھا۔ اس لئے وہ سوپر فیاض کو نشست

پر چھوڑ کر تیر کی طرح کاؤنٹر پر گیا اور اس نے نئے منیجر اسلم خان سے

سوپر فیاض کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کوئی بات کی تو اسلم خان

نے سر ہلا دیا اور اس کی نظریں سوپر فیاض پر جم گئیں۔

”آٹھ بج گئے ہیں ابھی تک عمران نہیں آیا“۔۔۔ ساتھ بیٹھے سوپر

فیاض کی جھلائی ہوئی آواز عمران کے کانوں میں پڑی تو مسکرا دیا۔ وہ

سوپر فیاض کی عادت کو اچھی طرح جانتا تھا کہ جوں جوں وقت گزرتا

جائے گا اس کی جھلاّہٹ عروج پر پہنچتی جائے گی۔ اور پھر ایسا ہی ہوا۔

پہلے تو سوپر فیاض بار بار گھڑی دیکھ کر بڑ بڑاتا رہا ۔۔۔ پھر یہ

بڑ بڑاہٹ اونچی ہوتی گئی۔اور آخر وہ پھٹ پڑا۔اس نے پوری قوت سے میز پر مکہ مار کر ویٹر کو بلایا۔اس کے اس غیر مہذبانہ انداز پر ارد گرد کے لوگ چونک کر اُسے بڑی ناگوار نظروں سے دیکھنے لگے۔

''جناب''۔۔۔ویٹر نے جلدی سے قریب آ کر کہا۔

''ڈنر لگاؤ جلدی''۔۔۔فیاض نے رعونت بھرے لہجے میں کہا۔اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

''اُسی لمحے اسلم خان کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر فیاض کی میز کی طرف بڑھا اور عمران مسکرا دیا۔اُسے دونوں کی طبیعتوں کا علم تھا۔اس لئے اُسے یقین تھا کہ اب گھمسان کا رَن پڑے گا۔

''جناب یہ شرفا کا ہوٹل ہے۔اس لئے آپ محتاط رہیں''اسلم خان نے سوپر فیاض کے قریب آ کر دھیمے لہجے میں کہا۔لیکن لہجہ سرد ہی تھا۔

سوپر فیاض نے چونک کر اسلم خان کو سر سے پیر تک دیکھا۔اس کے

انداز میں حیرت تھی جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو کہ اس جیسی حیثیت کے آدمی سے ایسی بات کرنے کی جرأت کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔

''کون ہو تم۔۔۔جانتے ہو میں کون ہوں''۔۔۔سوپر فیاض نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

''میرا نام اسلم خان ہے اور میں اس ہوٹل کا منیجر ہوں۔اور مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ انٹیلی جنس بیورو کے سپر نٹنڈنٹ فیاض ہیں۔بہر حال آپ محتاط رہیں''۔۔۔اسلم خان نے بڑے بے نیازانہ انداز میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

اُسی لمحے ویٹر نے سوپر فیاض کی میز پر کھانا سرو کر دیا۔اور سوپر فیاض کھانے کو سامنے دیکھ کر سب کچھ بھول بھال کر کھانے میں مصروف ہو گیا۔اس سے بھوک برداشت نہ ہوتی تھی۔

عمران خاموش بیٹھا دیکھ رہا تھا۔جب سوپر فیاض کھانے سے فارغ ہو

گیا تو اس نے کافی طلب کی اور ویٹر خالی برتن اٹھا کر واپس چلا گیا۔ اور پھر جب وہ کافی کے برتن لے کر واپس آیا تو عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں ٹرے میں ڈنر کا بل بھی موجود تھا ۔۔۔ ویٹر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کافی سوپر فیاض کے سامنے رکھی۔ اور ساتھ ہی پلیٹ میں رکھا ہوا بل بھی۔

یہ کیا ہے"۔۔۔ سوپر فیاض نے بل دیکھ کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہ ڈنر کا بل ہے جناب"۔۔۔ ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تو تم اب سوپر فیاض سے بل طلب کرو گے۔ جاؤ لے جاؤ اسے اور اپنے اس گلہری کی دموں جیسی مونچھوں والے مینجر کے منہ پر مار دو جاؤ۔ ورنہ کھڑے کھڑے ہوٹل سیل کرا دوں گا"۔۔۔ سوپر فیاض نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور ویٹر تیزی سے واپس مڑا۔ اور سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کا سٹیج کردہ ڈرامہ اب پورے

کلائمیکس پر پہنچنے والا تھا۔

ویٹر نے جا کر اسلم خان سے کچھ کہا تو اسلم خان کی مونچھیں بُری طرح پھڑکنے لگیں اور ایک بار پھر کاؤنٹر سے نکل کر سوپر فیاض کی طرف بڑھا۔ اس کا انداز بے حد جارحانہ تھا۔

''آپ نے ڈنر کیا ہے تو بل آپ کیوں نہیں دے رہے'' اسلم خان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اچھا تو تم بل مانگنے آئے ہو''۔۔۔ جانتے ہو۔ میں چاہوں تو ابھی کھڑے کھڑے ہوٹل سیل کر دوں۔ جاؤ۔ نہیں دیتا بل۔ جاؤ۔ سوپر فیاض نے کبھی بل نہیں دیا۔ اس بات کو ذہن میں رکھنا۔ گیٹ آؤٹ'' سوپر فیاض نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

اور عین اُسی لمحے دروازہ کھلا اور سر رحمان پورے جلال کے عالم میں ہال میں داخل ہو کر سیدھے سوپر فیاض کی میز کی طرف بڑھے۔ اُسی

لمحے عمران نے ایک آدمی کو سائیڈ کی میز سے اٹھ کر سر رحمان کے پیچھے چلتے ہوئے دیکھا۔ اور وہ جان گیا کہ یہ آدمی سپیشل برانچ کا انسپکٹر عالم خان ہے۔ اور شاید اُسی نے منٹ منٹ کی رپورٹ دے کر عین موقع پر اندر بلایا تھا۔ ورنہ ظاہر ہے سر رحمان کو الہام تو نہ ہوتا تھا کہ وہ عین موقع پر پہنچ جاتے۔ اور شاید یہ بات سر رحمان بھی جانتے تھے کہ اگر وہ پہلے اندر داخل ہوئے تو پھر سوپر فیاض اپنا چھوڑ ہوٹل میں موجود ہر شخص کا بل ادا کر دینے میں عافیت سمجھتا۔

''کیا بات ہے فیاض''۔۔۔ سر رحمان نے قریب پہنچ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

اور سوپر فیاض اس طرح اچانک اور انتہائی غیر متوقع طور پر سر رحمان کو سامنے دیکھ کر اس بری طرح گھبرایا کہ دونوں ہاتھوں سے سیلوٹ جھاڑ دیا۔

''سر رحمان ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس''۔۔۔انسپکٹر عالم خان نے جلدی سے منیجر کا سر رحمان سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''اوہ صاحب۔۔۔آپ اچھے موقع پر تشریف لائے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ صاحب نے ڈنر کیا ہے۔لیکن بل نہیں دے رہے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے کبھی بل ادا نہیں کیا۔اور میں کھڑے کھڑے ہوٹل کو سیل کرادوں گا'' اسلم خان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیوں فیاض ۔۔۔کیوں تم بل نہیں دے رہے'' سر رحمان نے انتہائی جلال آمیز لہجے میں پوچھا۔اب ہال کا ہر شخص ان کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

''ج۔۔۔ج۔۔۔جناب ۔۔۔م۔۔۔م۔۔۔مجھے عمران نے دعوت دی تھی۔یہ میز بھی اس نے بک کرائی ہے۔

مم۔۔۔مم۔۔۔میں کہہ رہا تھا کہ بل وہی

دیگا۔۔۔مم۔۔۔میں نے انکار تو نہیں کیا سر" سوپر فیاض نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران نے بک کرائی ہے۔تو عمران تمہیں دعوتیں کھلاتا پھر رہا ہے۔ کیوں۔کیا کام لینا ہے اس نے تم سے"۔۔۔سر رحمان نے عمران کا نام سامنے آتے ہی اور زیادہ غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"جج۔۔۔جج۔۔۔جناب۔۔۔دوستی۔۔۔میں بل دے دیتا ہوں "سوپر فیاض نے جان چھڑوانے کے لئے تیزی سے جیب سے بٹوہ نکالتے ہوئے کہا۔

لیکن اُسی لمحے ہال میں گولی چلنے کا دھماکہ ہوا اور سر رحمان کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ پہلو کے بل دھڑام سے فرش پر گر گئے۔

عمران ایک لمحے کے لئے تو سُن رہ گیا مگر دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہوا اور تیزی سے بائیں طرف کی راہداری کی طرف دوڑا۔گولی سے

ہی چلائی گئی تھی ۔۔۔اور اس نے ایک نیلی جیکٹ والے آدمی کو تیزی سے اس راہداری میں دوڑتے ہوئے دیکھا تھا۔جیسے ہی عمران راہداری میں مڑا۔اچانک وہ اچھل کر منہ کے بل فرش پر گرا۔اور نیلی جیکٹ والے کی طرف سے پھینکا جانے والا بم اس کے اوپر سے گزر کر اندر ہال میں جا گرا۔۔۔اور پھر ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے پورا ہوٹل فضا میں اڑ گیا ہے۔دھماکہ اس قدر خوفناک اور شدید تھا کہ عمران کا ذہن ایک لمحے کے لئے ماؤف ہو گیا۔نیلی جیکٹ والا عقبی دروازے میں غائب ہو چکا تھا۔ہال کی طرف سے چیخ و پکار کی آوازیں اب سنائی دینے لگی تھیں۔عمران اٹھ کر دوڑتا ہوا عقبی دروازے میں پہنچا تو باہر سڑک پر آ گیا۔سڑک رواں دواں تھی عمران دانت بھینچے نیلی جیکٹ والے کو دیکھنے لگا۔لیکن نیلی جیکٹ اُسے کہیں نظر نہ آئی تو عمران دانت پیستا ہوا واپس پلٹ

پڑا۔۔۔اب اُسے سر رحمان کو چیک کرنا تھا۔سر رحمان جس انداز میں گرے تھے اس سے عمران کو سخت پریشانی تھی۔کیونکہ اس طرح گرنے سے مطلب یہی تھا کہ گولی ان کے بائیں پہلو میں لگی ہوگی جو خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے۔لیکن اُسے یہ بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ سر رحمان پر اس طرح کھلے عام حملہ کیوں کیا گیا ہے۔

دستک کی آواز ابھرتے ہی کمرے کے اندر کرسی پر بیٹھا ہوا بار کر چونک پڑا۔اس وقت وہ ایک فائل سامنے رکھے اس کے مطالعے میں مصروف تھا۔

''یس کم ان''۔۔۔بار کر نے اونچی آواز میں کہا۔اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

''آؤ ٹونی ۔۔۔عمران کا کچھ پتہ چلا''۔۔۔بار کر نے آنے والے سے پوچھا اور سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر دی۔

''باس۔۔۔عمران کہیں مل نہیں رہا تھا۔فلیٹ پر بھی نہیں تھا۔پھر ہم اُسے تلاش کرتے ہوئے ہوٹل شوبرا میں گئے تو وہاں سر رحمان نظر آگئے۔جو عمران کے والد ہیں۔عمران کو متوجہ کرنے کے لئے میں نے سر رحمان پر گولی چلا دی۔۔۔لیکن جان بوجھ کر خطرناک جگہ پر گولی نہ ماری تاکہ وہ صرف زخمی ہو جائیں۔میرا مقصد یہ تھا کہ عمران

اپنے باپ کے زخمی ہونے کا سُن کر نہ صرف خود حرکت میں آجائے گا۔ بلکہ وہ یقیناً اپنے باپ کو پوچھنے ہسپتال بھی پہنچے گا۔ اس طرح وہ کم از کم سامنے تو آئے گا ۔۔۔ سر رحمان کو سروسز ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اس کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ میں وہاں جیگر گروپ کو تعینات کر آیا ہوں تاکہ جیسے ہی عمران وہاں پہنچے وہ اس پر قیامت بن کر ہر طرف سے ٹوٹ پڑیں"۔۔۔ ٹونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ ۔۔۔ اچھا آئیڈیا ہے چوہے کو بل میں سے نکالنے کا۔ ویسے تم اس کے فلیٹ کی بھی نگرانی سخت کرا دو۔ آخر کسی وقت وہ فلیٹ میں بھی تو آئے گا۔ پھر اس پورے فلیٹ کو ہی بم سے اڑا دینا" بار کرنے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے آدمی لگا دیئے ہیں باس۔ میں اس پہلو سے بھی غافل نہیں

تھا‘‘۔۔۔ٹونی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

’’گڈ۔ میں چاہتا ہوں کہ بس ایک دو روز میں ہی عمران کا سر لے کر واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤں۔ تا کہ ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہو جائے کہ بارکر میں کتنی صلاحیتیں ہیں‘‘۔۔۔بارکر نے کہا۔

’’آپ بے فکر رہیں باس۔ یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ ایک دو روز تو دور کی بات ہے۔ مجھے یقین ہے چند گھنٹوں میں نتیجہ سامنے آجائے گا‘‘۔۔۔ٹونی نے جواب دیا۔

’’وہاں ہوٹل میں کھلے عام فائرنگ سے کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی‘‘

اچانک بارکر نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

’’اوہ نہیں باس۔۔۔ بس ایک ادھیڑ عمر تاجر میرے پیچھے بھاگا تھا۔ میں نے اس پر بم پھینک دیا۔ اس کے تو پرخچے اڑ گئے ہوں گے ویسے اس بم سے کافی لوگ مرے اور زخمی ہوئے ہیں‘‘۔۔۔ٹونی نے کہا۔

"چاہے پورا ملک ہی کیوں نہ اڑانا پڑے پرواہ نہ کرو" بارکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔۔۔ میں اب واپس ہسپتال جا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ عمران پہلی فرصت میں وہاں پہنچے گا اور میں خود اپنے سامنے مشن مکمل کرانا چاہتا ہوں"۔۔۔ ٹونی نے کہا۔ اور بارکر کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ہوں۔۔۔ ماسٹر ہنری خواہ مخواہ مجھے اڑانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہوں۔ انہوں نے ابھی بارکر کو دیکھا ہی نہیں"۔۔۔ بارکر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ کمرے سے باہر نکلا اور راہداری کراس کر کے وہ پورٹیکو میں پہنچ گیا۔ جہاں سفید رنگ کی ایک لمبی سی نئی گاڑی کھڑی تھی۔ یہ کوٹھی بارکر نے کرایے پر حاصل کی تھی اور اسے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا تھا۔۔۔ وہ اپنے پورے گروپ کے ساتھ وہاں پہنچا تھا۔ اس کے گروپ میں بیس آدمی تھے۔ جن کا براہِ راست انچارج

ٹونی تھا۔ جب کہ بارکر اور گروپ کے درمیان رابطہ صرف ٹونی ہی تھا۔ صرف ٹونی کو ہی اس کوٹھی کا علم تھا باقی گروپ کسی کو اس کے متعلق علم نہ تھا۔۔۔ البتہ کوٹھی میں اس نے اپنے پانچ خاص آدمیوں کو رکھا ہوا تھا جو اس کے خیال کے مطابق اپنی صلاحیتوں کی وجہ سے ٹونی کے گروپ کے سارے افراد پر بھاری تھے۔ اس نے فی الحال یہ پروگرام بنایا تھا کہ گروپ کو ایکشن میں رکھا جائے اور خود ایک سائیڈ پر رہا جائے۔ اگر ٹونی کا گروپ ناکام ہو گیا تو وہ خود اپنے گروپ کے ساتھ عمران پر ٹوٹ پڑے گا۔ اور اگر ٹونی کا گروپ کامیاب ہو گیا تو پھر مشن ہی ختم ہو جائے گا۔ یا پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی سچوئیشن پیدا ہو جائے کہ دونوں گروپ دو مختلف پہلوؤں سے عمران پر ہلّہ بول دیں۔

"باس۔۔۔ ہمارے لئے کیا حکم ہے"۔۔۔ پورٹیکو میں کھڑے اس

کے پانچ آدمیوں نے آگے بڑھ کر بارکر سے پوچھا۔

”تم ابھی ریزرو رہو رابرٹ۔ البتہ تم ہر وقت ایکشن کے لئے تیار رہنا کسی بھی وقت تم لوگوں کو حرکت میں لایا جا سکتا ہے“۔۔۔ بارکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور رابرٹ سر ہلا کر پیچھے ہٹ گیا۔ بارکر کار میں بیٹھا اور چند لمحوں وہ کوٹھی سے باہر آچکا تھا۔ وہ کار دوڑاتا ہوا کالونی سے نکل کر شہر میں آیا اور مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد اس نے کار ایک درمیانے درجے کے ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑی دی۔ اور پھر اُسے ایک طرف پارک کر کے وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے ہال کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ ہال میں اس وقت گاہکوں کا بہت رش تھا کیونکہ ایسے ہوٹلوں کی اصل کمائی کا وقت رات پڑتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ دن کا یہاں خال خال ہی آدمی نظر آتے ہیں۔ گاہکوں میں ایسے چہروں کی کثرت تھی جو اپنے چہروں مہروں سے ہی

زیرِ زمین دنیا کے افراد نظر آتے تھے۔۔۔ بارکر تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر"۔۔۔ کاؤنٹر مین نے مسکراتے ہوئے بارکر سے پوچھا۔

کاؤنٹر مین بھی کوئی سکہ بند بدمعاش نظر آتا تھا کیونکہ اس کے چہرے پر جگہ جگہ زخموں کے نشان موجود تھے۔ گھٹے ہوئے جسم اور سر ہیر وکٹ بال رکھے وہ کسی مجرم تنظیم کا رکن ہی دکھائی دیتا تھا۔ اس لئے اس کی مسکراہٹ کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی بھیڑیا غراتے ہوئے دانت نکال رہا ہو۔

"بلیک وہسکی کہاں ملے گا"۔۔۔ بارکر نے کرخت لہجے میں کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بلیک وہسکی۔۔۔ وہ کون ہے"۔۔۔ کاؤنٹر مین نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔ لیکن اس کی تیز نظریں بارکر کا بڑے بھرپور انداز میں

جائزہ لے رہی تھیں۔

''اُسے کہو ویسٹرن کارمن سے بارکر آیا ہے۔ وہ تمہیں خود ہی بتا دے گا کہ بلیک وہسکی کون ہے''۔۔۔ بارکر نے پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ اچھا اچھا''۔۔۔ کاؤنٹر مین نے مطمئن انداز میں سر ہلایا۔ اور پھر کاؤنٹر پر رکھے ہوئے ایک انٹر کام کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن دبا دیا۔

''یس''۔۔۔ دوسری طرف سے ایک گونجتی ہوئی کرخت آواز سنائی دی۔

''باس۔۔۔ ویسٹرن کارمن سے مسٹر بارکر ملنا چاہتے ہیں'' کاؤنٹر مین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ویسٹرن کارمن سے مسٹر بارکر۔۔۔ اوہ۔۔۔ کیا وہ فون پر ہیں'' دوسری طرف سے چونکتے ہوئے پوچھا گیا۔

''نہیں سر۔۔۔وہ کاؤنٹر پر موجود ہیں''۔۔۔کاؤنٹر مین نے جواب دیا۔

''اوہ۔۔۔انہیں فوراً میرے دفتر میں بھیج دو۔انتہائی عزت اور احترام سے۔جلدی''۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا اور کاؤنٹر مین نے یس سر کہہ کر رسیور رکھا اور پھر اس نے قریب کھڑے ایک ویٹر کو بلا کر بار کر کو باس کے دفتر پہنچانے کے لئے کہا۔

''تشریف لے جائیے سر۔۔۔باس آپ کے منتظر ہیں'' کاؤنٹر مین نے ویٹر کو ہدایت دے کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں بار کر سے مخاطب ہو کر کہا۔اور بار کر سر ہلاتا ہوا ویٹر کے ساتھ چل پڑا سیڑھیاں چڑھ کر وہ دوسری منزل پر پہنچے۔۔۔اور پھر اس منزل کی دائیں جانب سب سے آخری کمرے کے سامنے جا کر ویٹر رک گیا۔اس نے مخصوص انداز میں دروازے پر تین بار دستک دی۔تیسری بار دستک دیتے ہی

دروازہ خود بخود کھل گیا۔۔۔اور ویٹر اور بارکر اندر داخل ہوئے۔ یہ کمرہ کسی عام خواب گاہ کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرے کے درمیان میں ایک پلنگ رکھا ہوا تھا۔ جس پر عام بستر بچھا ہوا تھا۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ ان کی پشت پر خود بخود بند ہو گیا۔ ویٹر نے آگے بڑھ کر پلنگ کو بائیں جانب زور سے دھکیلا۔۔۔تو پلنگ کافی دور تک گھسیٹتا ہوا بائیں طرف چلا گیا۔ پھر عین پلنگ کے نیچے فرش پر ویٹر نے مخصوص انداز میں تین بار پیر مارا۔ تو سائیڈ کی ایک دیوار میں دروازہ نمودار ہو گیا۔

ویٹر تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ بارکر خاموش کھڑا یہ سب کچھ ہوتے دیکھ رہا تھا۔ ویٹر نے دروازے کی سائیڈ میں جھک کر ایک ابھری ہوئی اینٹ کو دبایا تو دروازہ کھل گیا۔

''تشریف لے جائیے صاحب۔۔۔باس اندر موجود ہیں'' ویٹر نے

پیچھے ہٹ کر مؤدبانہ انداز میں بارکر سے کہا اور بارکر سر ہلاتا ہوا دروازہ کراس کر گیا۔ دوسری طرف ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جسے انتہائی خوبصورت انداز میں دفتر کے طور پر سجایا گیا تھا۔ اور سامنے والی دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے رکھی ہوئی اونچی نشست کی ریوالونگ کرسی پر گینڈے جیسی جسامت کا آدمی بیٹھا ہوا تھا جو بارکر کو اندر آتے دیکھ کر تیزی سے اٹھا اور پھر میز کے پیچھے سے نکل کر بارکر کی طرف بڑھا۔

"ویلکم موسٹ ویلکم مسٹر بارکر۔۔۔ بڑے عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہے"۔۔۔ گینڈے نما آدمی نے آگے بڑھ کر بارکر کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو نارٹی۔۔۔ تم نے تو بڑے ٹھاٹھ بنا رکھے ہیں۔ بڑے پُراسرار بنے ہوئے ہو"۔۔۔ بارکر نے پُرجوش انداز میں مصافحہ

کرتے ہوئے کہا۔اور نارٹی گونج دار آواز میں قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''بس دیکھ لیجئے۔اس شہر میں میرا ہی سکہ چلتا ہے۔بلیک وہسکی کا۔۔۔حالانکہ سوائے خاص لوگوں کے کوئی نہیں جانتا کہ بلیک وہسکی کون ہے۔وہ تو صرف نارٹی کو جانتے ہیں جو بڑی خاموشی سے ہوٹل چلا رہا ہے۔یہاں کی پوری انٹیلی جنس کھپ کھپ کر مر چکی ہے۔لیکن بلیک وہسکی کا آج تک پتہ نہیں لگا سکی۔اور بلیک وہسکی پورے شہر کے لئے دہشت بنا ہوا ہے۔۔۔اچھا چھوڑیئے۔پہلے بتایئے کتنی پرانی شراب پسند کریں گے''۔۔۔نارٹی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''جتنی بھی مل جائے۔تمہیں تو پتہ ہے پرانی شراب میری سب سے بڑی کمزوری ہے''۔۔۔بار کر نے ہنستے ہوئے کہا۔وہ اب کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔

''ہاں اچھی طرح جانتا ہوں''۔۔۔نارٹی نے کہا۔ اور اٹھ کر کمرے

میں بنی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایسی پرانی وضع کی بوتل نکالی جیسی عام طور پر تصویروں میں بحری ڈاکوؤں کے پاس ہی نظر آتی تھی۔

"یہ لیجئے بارکر صاحب ۔۔۔ یہ ایک سو سال پرانی شراب ہے۔ نایاب ترین۔اس کا ایک قطرہ میں اپنے باپ کو بھی چکھانے پر کبھی تیار نہ ہوتا۔لیکن آپ کی تو بات ہی دوسری ہے۔آپ تو میرے محسن ہیں"۔۔۔ نارٹی نے بوتل اور دو گلاس لا کر میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔تم ابھی تک اس احسان کے چکر کو نہیں بھولے" بارکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسے بھول سکتا ہوں۔آپ اگر جان پر کھیل کر مجھے نہ بچاتے تو اب تک میری ہڈیاں تک اس زہریلی دلدل میں گل سڑ چکی ہوتیں" نارٹی نے کہا۔اور شراب انڈیل کر گلاس بارکر کے سامنے کھسکا دیا۔

''اچھا چھوڑو۔۔۔تم میرے دوست ہو اور بس۔لیکن تم تو کہہ رہے تھے سوائے خاص آدمیوں کے کسی کو بلیک وہسکی کا علم نہیں ہے۔ حالانکہ تمہارا کاؤنٹر مین جانتا ہے''۔۔۔بارکر نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

''کاؤنٹر مین۔۔۔راسکل۔۔۔وہ صرف کاؤنٹر مین نہیں میرا نمبر ٹو ہے۔بڑے کام کا آدمی ہے''۔۔۔نارٹی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اچھا تو یہی راسکل ہے۔میں نے اس کا نام سنا تھا۔اچھا یہ بتاؤ نارٹی یہاں کسی علی عمران کو جانتے ہو''۔۔۔بارکر نے چسکی لیتے ہوئے کہا۔

''کک۔۔۔کک۔۔۔کیا۔۔۔کہا۔۔۔کس کا نام لیا آپ نے''

نارٹی یوں حیرت سے اچھلا کہ ایک لمحے کے لئے تو بارکر بھی حیران رہ گیا۔

''اس میں اتنے حیران زدہ ہونے کی کیا بات ہے۔علی عمران نام ہے

اس کا اور احمق سا نوجوان ہے‘‘۔۔۔بار کر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔۔۔تو اس کا مطلب ہے آپ اسے نہیں جانتے۔کمال ہے۔ آپ جیسا آدمی علی عمران کو نہ جانے جو پوری دنیا میں شیطان کی طرح مشہور ہے۔لیکن آپ کو اس سے کیا کام ہے‘‘۔۔۔نارٹی نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

’’چھوڑو۔جب تم اس سے اتنے مرغوب ہو تو پھر بات کرنے کا فائدہ ہی نہیں‘‘۔۔۔بار کر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔۔۔تو آپ مجھے اس سے مرغوب سمجھ رہے ہیں ۔یہ بات نہیں ہے بار کر صاحب۔نارٹی نے مرغوب ہونا تو سیکھا ہی نہیں۔میں تو صرف اس کا تعارف کرا رہا تھا۔اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ صرف معلومات کی حد تک ہے۔۔۔علی عمران کی جو فیلڈ ہو گی وہ میری نہیں ہے۔کیوں کہ آج تک بلیک وہسکی اور علی عمران کبھی ٹکرائے

نہیں۔البتہ یہاں کے انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ اس کی کئی بار بطور نارٹی ملاقات ہو چکی ہے اور بس‘‘۔۔۔نارٹی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’آپ کو اس سے کیا کام ہے‘‘۔۔۔نارٹی نے سوالیہ نظروں سے بارکر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔کسی اکیلی جگہ۔اور شرط یہ ہے کہ اُسے میرے متعلق تفصیلات کا علم نہ ہو۔ایک سیکرٹ مسئلہ ہے‘‘بارکر نے اصل بات کو گول کرتے ہوئے کہا۔

’’تو یہ کون سی مشکل بات ہے۔اس کے دوست سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ذریعے کہیں بھی اس سے ملاقات ہو سکتی ہے۔یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔کب ملاقات کرنا چاہتے ہیں آپ‘‘۔۔۔نارٹی نے کہا۔

’’جب بھی ہو جائے بلکہ یوں کہنا زیادہ بہتر ہے کہ جس قدر جلد ممکن

ہو سکے‘‘۔۔۔ بار کر نے بغیر کسی اشتیاق سے کہا۔ وہ نارٹی پر اپنا اشتیاق ظاہر کر کے اُسے چونکانا نہ چاہتا تھا۔

’’ہو جائے گی۔ میں کوشش کروں گا کہ کل ہی ہو جائے۔ لیکن مسئلہ کیا ہے۔ مجھے بتایئے۔ ہو سکتا ہے۔ وہی مسئلہ میں حل کر دوں‘‘ نارٹی نے کہا۔

’’نہیں وہ مسئلہ سیکرٹ سروسز سے متعلق ہے۔ تمہارے متعلق نہیں۔ وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔ لیکن میں اپنے نام سے اُسے ملنا نہیں چاہتا۔۔۔ میں اچانک اس کے سامنے آنا چاہتا ہوں‘‘ بار کر نے کہا۔

’’ٹھیک ہے میں انتظام کر لوں گا۔ بے فکر رہیں‘‘۔۔۔ نارٹی نے کہا۔

’’او۔ کے۔۔۔ اس قدر اچھی شراب کا بے حد شکریہ۔ اب میں چلتا ہوں‘‘۔۔۔ بار کر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

’’ارے ارے بیٹھیے کہاں چل دیئے آپ۔۔۔ میرے ساتھ کوٹھی

چلئیے“۔۔۔نارٹی نے چونک کر کہا۔

”اوہ ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔میری یہاں معقول رہائش موجود ہے۔ تھینک یو“۔۔۔بارکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا پھر میں اطلاع کہا دوں۔فون نمبر“۔۔۔نارٹی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”تم اپنا فون نمبر بتا دو۔میں بات کرلوں گا“۔۔۔بارکر نے کہا اور نارٹی نے ایک نمبر بتا دیا۔اس پر آپ اپنا تعارف نارٹی مین کہہ کر کرائیں گے تو مجھ سے رابطہ قائم ہو جائے گا۔۔۔نارٹی نے کہا اور بارکر نے سر ہلا دیا۔

اور پھر دونوں نے مصافحہ کیا اور نارٹی اس بار خود ہی اُسے بیرونی کمرے اور راہداری کے سرے تک چھوڑنے آیا۔اور ایک بار پھر مصافحہ کرکے بارکر تیزی سے ہال کی طرف بڑھ گیا۔اس نے صرف

احتیاطی تدابیر کے طور پر نارٹی سے رابطہ قائم کیا تھا۔ ورنہ اس کا خیال تھا کہ اس کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔۔۔ٹونی اب تک اپنے مشن میں کامیاب ہو چکا ہو گا۔ اور اب کار چلاتا ہوا وہ واپس اپنی کوٹھی کی طرف بڑھتے ہوئے یہی سوچ رہا تھا کہ ٹونی وہاں کامیابی کی خبر لئے لازماً موجود ہو گا۔

عمران گھوم کر جب ہوٹل میں پہنچا تو اسے پتہ چلا کہ سر رحمان کو ایک کار میں ڈال کر ہسپتال لے جایا جا چکا ہے۔ اور بم کی وجہ سے ہوٹل میں خاصا جانی نقصان ہوا ہے۔ چار افراد ہلاک اور آٹھ کے قریب زخمی ہو چکے ہیں۔۔۔ عمران کو معلوم تھا کہ سر رحمان کو سروسز ہسپتال لے جایا گیا ہوگا۔ اب اس کے لئے مشکل یہ تھی کہ موجودہ میک اپ میں وہ ہسپتال میں داخل نہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اجنبی افراد کا انتہائی سختی سے داخلہ بند تھا۔۔۔ اور فلیٹ جا کر میک اپ صاف کرنے لباس بدلنے اور پھر سروسز ہسپتال فون کر کے داخلے کے لئے کارڈ کا بندوبست کرنے میں خاصا وقت لگ سکتا تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے اپنی کار کی طرف لپکا۔ اُسے اس لئے بھی جلدی تھی کہ پولیس اب وہاں پہنچنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔ اور وہ یہاں رک کر انہیں بیان دینے کے چکر میں وقت ضائع نہ کرنا چاہتا تھا۔

کار دوڑاتا ہوا وہ آگے بڑھا اور تھوڑی دیر بعد اس نے ایک پبلک بوتھ کے سامنے کار روکی اور اتر کر بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اس نے رسیور اٹھا کر سکّے ڈالے اور تیزی سے نمبر گھمانے میں مصروف ہو گیا۔

''سروسز ہسپتال''۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر ہاشمی سے بات کراؤ۔ میں عمران بول رہا ہوں'' عمران نے قدرے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔۔۔ ہولڈ آن کیجئے''۔۔۔ دوسری طرف سے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ یہ شاید اس کے تحکمانہ لہجے کا نتیجہ تھا۔

''ڈاکٹر ہاشمی بول رہا ہوں''۔۔۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر ہاشمی کی مانوس آواز رسیور پر گونجی۔

''ڈاکٹر ہاشمی۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈیڈی کی کیا حالت ہے''

عمران نے کہا۔ وہ اور ڈاکٹر ہاشمی کافی بے تکلف تھے۔

''اوہ عمران تم۔۔۔ فکر نہ کرو۔ سر رحمان کی حالت خطرے سے قطعی باہر ہے۔ گولی نے انہیں کوئی زیادہ نقصان نہیں پہنچایا۔ بس دو چار روز ہسپتال میں رہ کر وہ فارغ کر دیئے جائیں گے'' ڈاکٹر ہاشمی نے جواب دیا۔

''اچھا تھینک یو۔۔۔ بس خیال رکھنا۔ جنہوں نے سر رحمان پر کھلے عام وار کیا ہے وہ وہاں ہسپتال میں بھی دوبارہ ایسا کر سکتے ہیں'' عمران نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

''میں سمجھتا ہوں۔ تم فکر نہ کرو۔ انہیں خصوصی شعبے میں رکھا گیا ہے۔ جہاں کوئی آدمی نہیں پہنچ سکتا''۔۔۔ ڈاکٹر ہاشمی نے جواب دیا۔ اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا

سر رحمان کی طرف سے اطمینان ہونے کے بعد عمران نے دوبارہ کار

سنبھالی اور دانش منزل کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کا ذہن اس نیلی جیکٹ والے میں بُری طرح الجھا ہوا تھا۔۔۔ اُسے معلوم تھا کہ سر رحمان اس کے فون پر وہاں آئے تھے۔ اور ڈرامہ بھی اُسی کا سیٹج کردہ تھا۔ لیکن پھر اُن پر اس طرح دلیرانہ انداز میں قاتلانہ حملہ کیوں کیا گیا اور وہ نیلی جیکٹ والا کون تھا۔ عمران نے اس کی ایک جھلک دیکھی تھی۔۔۔ اور اسی جھلک سے اس نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ نیلی جیکٹ والا غیر ملکی تھا۔ یہی سوچتا ہوا وہ دانش منزل پہنچ گیا۔ ظاہر ہے گیٹ پر اُسے اپنی مخصوص شناخت کرانی پڑی تب ہی بلیک زیرو نے گیٹ کھولا۔

''عمران صاحب۔۔۔ سر رحمان پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے'' آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو نے کہا۔

''تمہیں کس نے بتایا ہے۔ کیا کسی ممبر نے رپورٹ کی ہے'' عمران

نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

''ابھی سر سلطان کا فون آیا تھا۔ وہ آپ کو اطلاع دینا چاہتے تھے۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے صرف اتنا بتایا کہ سر رحمان اور سپرنٹنڈنٹ فیاض کسی کام کے لئے ہوٹل شوبرا گئے تھے وہاں اچانک پہلے ان پر فائر کیا گیا اور پھر بم پھینکا گیا۔ ویسے سر رحمان خطرے سے باہر ہیں''۔۔۔ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور جب عمران نے اسے سوپر فیاض کو دعوت پر بلانے سے لے کر نیلی جیکٹ والے کے پیچھے بھاگنے تک کی تمام کہانی سنائی تو بلیک زیرو حیران رہ گیا۔

''اس کا مطلب ہے فائر کے وقت آپ وہیں موجود تھے'' بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔۔۔ اور میرے ہی اس نیلی جیکٹ والے کے پیچھے بھاگنے کی

وجہ سے اس نے مجھ پر بم پھینکا لیکن میں تو نیچے لیٹ کر اپنے آپ کو بچا گیا۔لیکن اس طرح وہ نیلی جیکٹ والا غائب ہو گیا۔وہ غیر ملکی لگتا تھا"۔۔۔عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح کھلے عام حملے کی آخر کوئی وجہ تو ہو گی" بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات تو سمجھ میں نہیں آ رہی"۔۔۔عمران نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے سر رحمان کسی کیس پر کام کر رہے ہوں۔اور اس وجہ سے حملہ کیا گیا ہو"۔۔۔بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن سر رحمان تو میری وجہ سے وہاں پہنچے تھے اور انہوں نے وہاں پہلے چند ہی لمحے گزارے تھے۔حملہ آور کو کسی طرح بھی یہ معلوم نہ ہو سکتا تھا کہ سر رحمان وہاں آئیں گے پھر جس راہداری کے موڑ سے ان

پر فائر کیا گیا ہے وہ کافی اندر ہے۔۔۔اس کا مطلب ہے۔حملہ آور پہلے سے وہاں موجود تھا اگر وہ ڈیڈی کے پیچھے آتا تو لازماً گیٹ سے فائر کرتا۔یہ تو شکر ہے کہ ضرب کاری نہیں آئی۔ورنہ میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہ کرتا"۔۔۔عمران نے اُسی طرح آنکھیں بند رکھتے ہوئے کہا۔اور بلیک زیرو سر ہلا کر رہ گیا۔واقعی عمران کا تجزیہ بالکل درست تھا۔

کچھ دیر بعد عمران نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور پھر میز پر پڑا ہوا ٹیلی فون اپنی طرف کھسکا کر اس نے جولیا کے نمبر ڈائل کیئے۔

"جولیا اسپیکنگ"۔۔۔دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔جولیا کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"سر رحمان پر ہوٹل شوبرا میں قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔حملہ آور قدرے

لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم کا غیر ملکی تھا۔ اس نے براؤن رنگ کی پتلون اور نیلی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس نے پیروں میں جوگر پہن رکھے تھے۔۔۔ وہ ہوٹل شوبرا کی عقبی طرف سے نکل کر غائب ہو گیا ہے۔ تم اپنے تمام ممبران سمیت شہر میں پھیل جاؤ۔ اور کسی مشکوک آدمی کو ڈھونڈنے کی کوشش کرو۔ اگر کوئی ایسا مشکوک آدمی نظر آئے تو اس کی نگرانی کرو اور مجھے فوری رپورٹ دو" عمران نے کہا۔

"بہتر سر۔۔۔ میں ابھی احکامات دے دیتی ہوں۔ سر رحمان کی حالت کیسی ہے باس"۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"وہ ٹھیک ہیں خطرے سے باہر ہیں"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھتے ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"ایکٹو"۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''صفدر بول رہا ہوں سر۔۔۔میں نے یہاں ہوٹل آرگنز کے سامنے ایک غیر ملکی کو دیکھا ہے جناب۔ یہ غیر ملکی پاور لینڈ کے سلسلہ میں ہم سے ٹکرایا تھا۔ ویسے اس وقت میں نے اس کی گردن توڑ دی تھی۔۔۔ لیکن آج وہ مجھے زندہ یہاں نظر آیا تو میں چونک پڑا ہوں''۔۔۔صفدر نے کہا اور عمران پاور لینڈ کا نام سن کر چونک کر سیدھا ہو گیا۔

''اس کا حلیہ کیا تھا''۔۔۔عمران نے پوچھا۔اس کا خیال تھا۔ کہ شاید ہنری آیا ہو گا۔ لیکن صدر نے جو حلیہ بتایا وہ اس آدمی کا تھا جس نے ساری ٹیم کو قید کر دیا تھا۔ اور پھر جیسے فلیش سا ہوتا ہے اس طرح عمران کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔ اس کا نام اُسے یاد آ گیا۔ اس کا نام بار کر تھا۔

''کیا وہ ہوٹل کے اندر جا رہا تھا یا باہر نکل رہا تھا''۔۔۔عمران نے چند لمحے سوچنے کے بعد پوچھا۔

''اُسے جناب ہوٹل سے باہر میں نے دیکھا تھا۔ میں کار میں پاس سے گزرا تو میں نے اس کی جھلک دیکھی۔ میرے ذہن میں ہلکا سا شبہ تو ہوا لیکن مجھے فوری یاد نہ آیا۔۔۔ کافی آگے جا کر مجھے یاد آیا تو میں نے کار واپس موڑی۔ اور پھر میں نے ہوٹل کے اندر بھی دیکھا۔ لیکن وہ کہیں موجود نہ تھا۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں''۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

''یہ ہوٹل آرگنز انارٹی کا ہے''۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

''یس سر۔۔۔ نارٹی مشہور غنڈہ ہے۔ اور ویسے اس ہوٹل میں جرائم پیشہ لوگ ہی زیادہ تعداد میں دیکھے جاتے ہیں'' صفدر نے جواب دیا۔

''اچھا تم وہیں ٹھہرو میں عمران کو کال کر کے اُسے بھیجتا ہوں۔ پھر اس بارے میں تم دونوں تحقیقات کر لینا''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''میں نے سر پہلے عمران صاحب کو ہی ان کے فلیٹ پر فون کیا تھا۔

کیونکہ وہ پاور لینڈ میں ساتھ تھے۔ لیکن وہ فلیٹ پر نہ ملے۔ سلیمان نے بتایا کہ وہ سات بجے کے گئے ہوئے ہیں۔ سلیمان نے یہ بھی بتایا کہ دو تین بار کچھ مشکوک افراد عمران کا پوچھنے آئے تھے۔۔۔ ایک دو بار فون پر ان کے بارے میں اجنبی آواز میں پوچھا گیا ہے"۔۔۔ صفدر نے مزید رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں اُسے تلاش کر لوں گا۔ تم وہیں رکو" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے۔۔۔ سر رحمان صرف میرے ڈیڈی ہونے کی وجہ سے زخمی ہوئے ہیں"۔۔۔ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ڈیڈی ہونے کی وجہ سے۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت سے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے میرے فلیٹ کا فون ٹیپ کیا گیا ہے۔ اور فون کال کی

مدد سے انہوں نے اس سارے ڈرامے کا پتہ چلایا کہ فیاض اور میں آٹھ بجے ہوٹل شوبرا پہنچیں گے۔ اور پھر دوسری کال سے انہوں نے سر رحمان کے وہاں پہنچنے کا پتہ کیا ہوگا۔ اور وہ سارا ڈرامہ سمجھ گئے ہوں گے۔۔۔ اور ان کا خیال ہوگا کہ میں کسی نہ کسی میک اپ میں وہاں موجود ہوں گا۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے سر رحمان پر قاتلانہ حملہ کیا۔ تاکہ ان کے زخمی ہونے پر میں ظاہر ہو جاؤں گا۔ اور پھر مجھ پر حملہ کر دیں گے۔۔۔ لیکن بم کی وجہ سے صورت حال خراب ہوگئی۔ اور ان کا مقصد پورا نہ ہو سکا۔ اور اب شاید وہ اس انتظار میں ہوں کہ میں جب فلیٹ پہنچتا ہوں۔ اور ہو سکتا ہے انہوں نے ہسپتال کی نگرانی بھی شروع کر دی ہو کہ میں لازماً ڈیڈی کو پوچھنے ہسپتال جاؤں گا''۔۔۔ عمران نے آئیڈیا لگاتے ہوئے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔۔۔ جس وقت آپ فون کر رہے تھے اس

وقت بھی تو آپ پر حملہ کیا جا سکتا تھا۔ آپ نے فون تو کیا صبح اور فلیٹ سے آپ گئے شام کو"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے فون کو اس طرح ٹیپ کیا گیا ہو کہ انہیں ٹیپ اتارنے اور پھر اپنے باس سے احکامات لینے میں وقت لگ گیا ہو۔ یا پھر ہو سکتا ہے انہوں نے سوچا ہو کہ کھلے عام زیادہ آسانی سے گولی ماری جا سکتی ہے۔ بہر حال چکر کچھ اسی طرح کا ہی چلا ہوگا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن یہ سب کچھ ہو کیوں رہا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یار تمہیں ایکٹو بنا کر بعض اوقات میں اپنے آپ کو گھامڑ سمجھنے لگ جاتا ہوں۔ پاور لینڈ کا نام سامنے آنے کے باوجود تم پوچھ رہے ہو کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے۔ پاور لینڈ والوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ میں زندہ بچ گیا ہوں بلکہ واپس آ گیا ہوں۔ اور انہیں شاید یہ خدشہ ہو کہ

میں نے آٹو میٹک ٹرانسمٹ فیوز کی تھیوری سمجھ لی ہے۔۔۔اور میں واپس اپنے ملک اس لئے آ گیا ہوں کہ آٹو میٹک ٹرانسمٹ فیوز تیار کر کے ان کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دوں۔چنانچہ انہوں نے یہی فیصلہ کیا ہو گا کہ فوری طور پر میرا خاتمہ کر دیا جائے۔اور یہ بار کر یقیناً اس سلسلہ میں آیا ہو گا۔۔۔اور اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ نارٹی یقیناً پاور لینڈ کا ایجنٹ ہو گا۔میں کئی بار سوپر فیاض کے ساتھ نارٹی سے مل چکا ہوں وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے''عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔اور بلیک زیرو خفت بھرے انداز میں مسکرا دیا۔

''سوری سر۔۔۔جہاں آپ کا ذہن پہنچ جاتا ہے۔وہاں تک کم از کم میرا سوچنا محال ہے''۔۔۔بلیک زیرو نے شرمندہ لہجے میں کہا۔

''اچھا اب تم ایسا کرو کہ جولیا کو کال کر کے کہو کہ وہ ممبروں سمیت میرے فلیٹ کی نگرانی کرے۔صرف نگرانی۔جب میں وہاں پہنچوں

تو یقیناً مجھ پر حملہ کیا جائے گا۔ اور اس حملے کے لئے کوئی نہ کوئی سامنے آئے گا۔ اس کی نگرانی کی جائے۔۔۔ صرف نگرانی۔۔۔ یہ بات اُسے خاص طور پر کہہ دینا۔ انہوں نے کوئی مداخلت نہیں کرنی۔ کیوں کہ اس طرح مجرم جو شاید اب تک اپنے آپ کو خفیہ سمجھ رہے ہوں گے ان کی مداخلت پر چونک پڑیں گے۔۔۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا طریقہ کار بدل لیں۔ میں ان کے سرغنہ تک پہنچنا چاہتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تو آپ سیدھے فلیٹ پر جائیں گے"۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔ اب یہ ضروری ہے۔ تاکہ اگر واقعی حملہ ہوتا ہے تو کوئی نہ کوئی تو سامنے آئے گا۔ تم صفدر کو ٹرانسمیٹر کال پر کہہ دو۔ کہ وہ فی الحال نارٹی کی نگرانی کرے۔ بعد میں اس سے بات ہو جائے گی"

عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ڈرائنگ

روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ میک اپ صاف کر کے اپنی اصل شکل میں دانش منزل سے کار لے کر باہر آ گیا۔۔۔اس کا پروگرام یہ تھا کہ وہ عقبی طرف سے پہلے فلیٹ میں داخل ہو گا اور پھر صورت حال کو دیکھ کر مزید اقدامات کرے گا۔ ہوسکتا ہت کہ حملے کی نوبت ہی نہ آئے۔ اور مشکوک افراد کو ویسے ہی چیک کر لے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ پہلے اپنے فون کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ کہ کیا واقعی اُسے ٹیپ کیا گیا ہے یا نہیں۔۔۔اور اس دوران سیکرٹ سروس کے ممبران بھی نگرانی کے لئے وہاں پہنچ جائیں گے۔

بارکر کو جب کوٹھی پہنچ کر یہ اطلاع ملی کہ ابھی تک عمران کا کہیں پتہ نہیں چلا۔ نہ ہی وہ فلیٹ پر آیا ہے اور نہ ہسپتال۔ تو بارکر کو شدید ذہنی کوفت ہوئی۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر ٹونی کی فریکونسی سیٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

”یس ٹونی اٹنڈنگ اوور“۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹونی کی آواز سنائی دی۔

”بارکر بول رہا ہوں۔ سنو تمہاری منصوبہ بندی درست نہیں ہے۔ سر رحمان پر حملہ کر کے تم نے لازماً عمران کو چونکا دیا ہوگا۔ اس لئے اب اس کا اس طرح مل جانا محال ہے۔۔۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے فلیٹ کی نگرانی کرائے۔ اس لئے تم فوری طور پر اپنے گروپ کو واپس بلا کر اپنے ہیڈ کوارٹر بھیج کر یہاں میرے پاس آ جاؤ۔ ہمیں کوئی ایسا پلان بنانا پڑے گا جس سے کام کی رفتار حسب منشا تیز ہو سکے اوور“۔۔۔ بارکر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔۔۔میں آرہا ہوں اوور"۔۔۔ٹونی نے جواب دیا۔اور بار کرنے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔اس کے چہرے پر جھلاہٹ کے آثار نمایاں تھے۔لیکن وہ ٹونی کے یہاں پہنچنے سے پہلے کوئی ایسا منصوبہ تیار کرنا چاہتا تھا جس سے نہ صرف عمران کو باہر بلایا جا سکے بلکہ اس پر حملہ کئے جانے کی بھی پوری پوزیشن بن جائے۔سوچتے سوچتے اُسے خیال آیا کہ سر رحمان اگر عمران کے والد ہیں تو پھر لازماً عمران کے دیگر رشتہ دار بھی ہوں گے۔۔۔اگر ان میں سے کسی ایسے آدمی کو اغوا کر لیا جائے جس کے اغوا سے عمران مجبور ہو کر باہر آجائے تو صورت حال کو اپنی مرضی سے ڈھالا جا سکتا ہے۔۔۔لیکن اُسے عمران کے رشتہ داروں کے بارے میں کسی تفصیلات کا علم نہ تھا۔وہ چند لمحے سوچتا رہا۔پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نارٹی کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔۔۔مخصوص کوڈ بتانے پر جلد

ہی نارٹی سے رابطہ قائم ہو گیا۔

''نارٹی۔۔۔عمران کے والد کہاں رہتے ہیں۔کیا تمہیں معلوم ہے''۔۔۔بارکر نے پوچھا۔

''اوہ بارکر صاحب۔۔۔عمران کے والد سر رحمان تو اس وقت ہسپتال میں ہوں گے۔ابھی چند لمحے پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ سر رحمان پر ہوٹل شوبرا میں کھلے عام حملہ کیا گیا ہے۔وہاں فائرنگ کے ساتھ ساتھ بم بھی پھینکا گیا ہے''۔۔۔نارٹی نے جواب دیا۔

''اچھا۔۔۔لیکن ان کی رہائش گاہ کہاں ہے۔مجھے فوراً واپس جانا ہے۔اور میں عمران سے ملاقات کے لئے زیادہ دیر انتظار نہیں کر سکتا۔اس لئے میں نے سوچا کہ جو معلومات عمران کو پہنچانی ہیں کیوں نہ انہیں عمران کے والد تک پہنچا دیا جائے۔اس طرح میرا مشن مکمل ہو جائے گا۔۔۔لیکن اب تم کہہ رہے ہو کہ عمران کے والد کو زخمی کر دیا

گیا ہے اور وہ ہسپتال میں ہیں۔تو پھر ایسا ہے کہ میں ان کے گھر خط پہنچا دیتا ہوں۔میرا مسئلہ ختم ہو جائے گا۔اور میں جلد از جلد واپس چلا جاؤں گا‘‘۔۔۔بارکر نے گھما پھرا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

’’تو پھر یہ خط آپ عمران کے فلیٹ پر پہنچا دیں۔اس کا فلیٹ کنگ روڈ پر ہے۔نمبر دو سو ۲۰۰ ہے‘‘۔۔۔نارٹی نے جواب دیا۔

’’یہ تو مجھے معلوم ہے لیکن وہاں دو روز سے تالا لگا ہوا ہے‘‘ بارکر نے جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہوئے کہا۔

’’ایک بار میں سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ سر رحمان کی کوٹھی گیا تھا۔وہ آفیسرز کالونی میں ہے۔نمبر پچیس ہے اس کا‘‘۔۔۔نارٹی نے جواب دیا۔

’’وہاں کوٹھی میں کوئی تو رہتا ہوگا۔اگر کسی خاص شخص کا پتہ چل جائے جو ذمہ دار بھی ہو تو زیادہ بہتر ہے‘‘۔۔۔بارکر نے سر ہلاتے ہوئے

پوچھا۔

"ذمّہ دار شخصیت۔۔۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ وہاں تو ان کی بیوی اور ایک لڑکی رہتی ہے۔ عمران ان کا اکلوتا لڑکا ہے علیحدہ رہتا ہے۔ آپ ایسا کریں یہ خط سپرنٹنڈنٹ فیاض کو پہنچا دیں وہ انتہائی ذمّہ دار آدمی ہے۔ وہ یہ خط سر رحمان بلکہ اگر آپ کہیں تو عمران تک پہنچا دے گا"۔۔۔ نارٹی نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا سوپر فیاض کو معلوم ہو گا کہ عمران کہاں ہے"۔۔۔ بارکر نے چونک کر پوچھا۔

"نہ بھی ہو گا تو اسے وہ ڈھونڈ لے گا۔ وہ اس کا بہت گہرا دوست ہے۔ بلکہ اس نے مجھے بتایا تھا کہ جس فلیٹ میں عمران رہتا ہے وہ بھی اُسی کی ملکیت ہے"۔۔۔ نارٹی نے جواب دیا۔

"اس سپرنٹنڈنٹ فیاض کا گھر کہاں ہے۔ تاکہ میں ابھی اس سے

رابطہ قائم کرلوں“۔۔۔بارکر نے کہا۔

”وہ ذیشان کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں رہتا ہے۔پھر میں آپ کی اور عمران کی ملاقات کے سلسلہ میں بھاگ دوڑ نہ کروں“۔۔۔نارٹی نے کہا۔

”ہاں۔۔۔میرے خیال میں اب اس کی ضرورت نہیں۔میں سوپر فیاض کے ذریعے ہی عمران تک مطلوبہ خط پہنچا دوں گا۔

گڈ بائی“۔۔۔بارکر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔اُسی لمحے دروازہ کھلا اور ٹونی اندر داخل ہوا۔

”آؤ ٹونی بیٹھو۔۔۔تمہارا گروپ بخیریت اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا ہے“۔۔۔بارکر نے سنجیدہ انداز میں کہا۔

”یس باس“۔۔۔ٹونی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ٹونی۔۔۔جتنی دیر گزر رہی ہے۔میری بے چینی بڑھ رہی ہے۔
بارکر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس عجیب اتفاق ہے جب سے ہم نے عمران کو ڈھونڈھنا شروع کیا ہے عمران غائب ہے۔یہ ہو سکتا ہے کہ وہ ملک میں موجود ہی نہ ہو"۔۔۔ٹونی نے کہا۔

"ارے ہاں۔۔۔اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا۔ٹھیک ہے پہلے ہمیں اس بارے میں پتہ کرنا چاہیئے۔وہ ملک میں ہی نہ ہو اور ہم خواہ مخواہ ٹامک ٹوئیاں مارتے وہ جائیں"۔۔۔بارکر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کے باورچی نے تو یہ نہیں بتایا کہ وہ ملک سے باہر ہے۔ اس نے تو صرف اتنا کہا کہ وہ فلیٹ میں نہیں ہے"ٹونی نے کہا۔

"اس کے فلیٹ کا نمبر کیا ہے۔میں خود باورچی سے بات کرتا

Waseem Anwar
03365557121

ہوں“۔۔۔ بارکر نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

”وہ بہت نک چڑھا سا آدمی ہے۔ سیدھے رخ بات ہی نہیں کرتا“۔۔۔ٹونی نے منہ بنا کر کہا۔

”سیدھے منہ بات نہیں کرے گا تو پھر عمران سے پہلے اس کے جسم کے ٹکڑے اڑا دوں گا۔ نمبر بتاؤ“۔۔۔ بارکر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور ٹونی نے نمبر بتایا تو بارکر نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کئے۔ ایک دو بار گھنٹی بجی اور پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

”لیس آلو کچالو۔ بارہ مصالحے فروٹ چاٹ ایسوسی ایشن آفس“ دوسری طرف سے ایک چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”سوری رانگ نمبر“۔۔۔ بارکر نے جھنجلائے ہوئے انداز میں کہا اور ہاتھ مار کر کریڈل دبا دیا۔

”یہ تم نے کون سا نمبر بتا دیا مجھے“۔۔۔ بارکر نے غصیلے انداز میں

سامنے بیٹھے ٹونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بس نمبر تو یہی ہے۔شاید غلط ڈائل ہو گیا ہو گا''۔۔۔ٹونی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

اور بار کرنے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔اس بار فوراً ہی رسیور اٹھا لیا گیا۔

''لیں۔۔۔کس کی جان عذاب میں آئی ہوئی ہے۔رات کے وقت تعویذ نہیں ملا کرتے۔سورج غروب ہونے کے بعد تعویذوں کے موکل اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں''۔۔۔دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی جو پہلی بار سنائی دی تھی۔

''مجھے علی عمران سے ملنا ہے''۔۔۔بار کرنے آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔۔۔صرف مصافحہ کرنا ہے یا گلے بھی ملنا ہے۔مصافحہ کی فیس

تھوڑی ہو گی جب کہ معانقہ یعنی گلے ملنے کی فیس زیادہ ہو گی کیونکہ میں نے پسلیاں ٹوٹنے کی انشورنس نہیں کرائی"۔۔۔اُسی آواز میں جواب ملا۔

اور بارکر اور ٹونی دونوں ہی بُری طرح چونک پڑے۔ کیونکہ اس فقرے کا مطلب تھا کہ بولنے والا خود علی عمران ہے۔

"آپ علی عمران ہیں"۔۔۔بارکر نے پوچھا۔

"صرف علی عمران نہیں ہوں۔ علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) بھی ہوں۔ بڑا پیسہ خرچ کیا ہے ڈیڈی نے ان ڈگریوں کے لئے۔۔۔میرا کیا ہے میں نے تو بس امتحان میں نکل ہی ماری تھی"۔۔۔دوسری طرف سے عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سنو۔ تمہاری موت آگئی ہے۔ میں تمہیں ان ڈگریوں سمیت

قبر میں دفن کردوں گا“۔۔۔ بار کرنے اس بار کھولتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہمارے ہاں بکواس کرنے والے کو بار کر کہا جاتا ہے۔ اور بکواس کا مطلب ہی یہی ہے کہ اس پر یقین نہ کیا جائے“۔۔۔ عمران نے اُسی طرح چہکتے ہوئے انداز میں کہا۔

”یہ تو تمہیں ابھی معلوم ہو جائے گا۔ جب تمہاری روح تمہارے جسم کے ایک ایک ٹکڑے سے نکلے گی“۔۔۔ بار کرنے چیختے ہوئے کہا۔

”ارے بھئی۔ میں تو صرف مطلب بتایا تھا تم خواہ مخواہ ناراض ہو گئے۔ وہ تمہارے آدمی شاید میرے فلیٹ کی نگرانی کر کرا کے تھک گئے ہیں۔ اس لئے اپنے گھروں کو سدھار گئے میں تو ان کی بات کر رہا تھا۔۔۔ اور اب میں ان کے انتظار میں فلیٹ میں بیٹھا سوکھ رہا ہوں۔ کہو تو شہر سے کچھ مالش کرنے والے بھیجوادوں“۔۔۔ عمران

نے کہا۔

''میں سمجھ گیا تم بہت کچھ جان گئے ہو۔ اور پھر سن لو کہ میرا نام بارکر ہے۔ بارکر۔۔۔ میں آدمی کو للکار کر مارنے کا قائل ہوں۔ سمجھے۔ اس لئے اب ہوشیار رہنا۔ اور اگر کوئی کتے بلے اپنے گرد جمع کر سکتے ہو تو کر لو۔ تمہاری موت تو بہر حال مقدر ہو چکی ہے۔ چلو اس بہانے...''

بارکر نے غصیلے انداز میں کہنا شروع کیا لیکن ٹونی نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ اور بارکر کا فقرہ ادھورہ رہ گیا۔

''باس۔۔۔ وہ فون ٹریس کرنے کے لئے وقت لے رہا ہے'' ٹونی نے تیز لہجے میں کہا ی۔

''اوہ ہاں۔۔۔ لیکن فکر نہ کرو۔ میں اس کا پہلے ہی بندوبست کر رکھا ہے۔ جو فون نمبر اُسے ایکس چینج سے ملے گا وہ شہر کی کسی اور کالونی کا ہوگا''۔۔۔ بارکر نے سر ہلاتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''پھر ٹھیک ہے۔اب کیا خیال ہے۔وہ فلیٹ میں موجود ہے۔کاروائی شروع نہ کر دی جائے''۔۔۔ٹونی نے کہا۔

''ہاں۔۔۔لیکن تمہارے آدمیوں کو وہاں تک بھیجتے بھیجتے دیر ہو جائے گی میں اپنا گروپ لے جاتا ہوں۔چلو تم بھی ساتھ چلو۔آج اس قصے کو ختم ہی کر دیں''۔۔۔بارکر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف لپکا۔اور پھر اس کے چیخ چیخ کر احکام دینے پر اس کے پانچوں آدمی چند ہی لمحوں میں پوری طرح مسلح ہو کر تیار ہو گئے۔۔۔گیراج سے دوسری گاڑی نکال لی گئی۔اور پھر وہ پانچوں مسلح افراد دوسری سیاہ رنگ کی گاڑی میں اور بارکر اور ٹونی سفید رنگ کی گاڑی میں بیٹھ گئے۔دونوں گاڑیوں کی نمبر پلیٹیں جعلی تھیں۔اس لئے انہیں گاڑی کی طرف سے کوئی فکر نہ تھی۔

بارکر نے فلیٹ پر حملے کا تمام منصوبہ اپنے آدمیوں کو سمجھا دیا تھا۔۔۔

اور چند لمحوں بعد دونوں گاڑیاں کوٹھی سے نکل کر کنگ روڈ کی طرف بڑھنے لگیں جہاں عمران کا فلیٹ تھا۔ وہ سب مجسم موت بنے عمران کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"باس۔۔۔اس عمران کو آپ کے نام اور فلیٹ کی نگرانی کا پتہ کیسے چل گیا"۔۔۔ٹونی نے کوٹھی سے باہر نکلتے ہی کہا۔

"اس بات پر تو مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ میرا خیال ہے۔ میرے نام کا پتہ اُسے نارٹی سے ملا ہوگا۔ صرف وہی جانتا ہے کہ میں یہاں ہوں۔ بہر حال میں اس سے بھی نمٹ لوں گا۔ جو شخص اعتماد کھو دے اس کا زندہ رہنا جرم ہے"۔۔۔بارکر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"نارٹی۔۔۔وہ کون ہے"۔۔۔ٹونی نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔ اور بارکر نے اُسے مختصر لفظوں میں بتا دیا۔ اور ٹونی کندھے اچکا کر رہ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں کنگ روڈ کے پہلے چوک پر پہنچ گئیں۔

بارکر نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ اور اس کے پیچھے آنے والی سیاہ رنگ کی کار بھی کچھ فاصلے پر رک گئی۔

"وہ سامنے پبلک بوتھ ہے۔ میں جا کر وہاں سے عمران کو فون کرتا ہوں۔ اگر وہ ہوا تو اشارہ کروں گا۔ تم باقی آدمیوں کو ساتھ لے کر فلیٹ کو اس طرح چاروں طرف سے گھیرے میں لے لینا کہ عمران کسی طرف سے نکل نہ سکے۔ اور اس کے بعد جب تک پورے فلیٹ کی اینٹ سے اینٹ نہ بج جائے تم اپنی جگہ سے ہلنا نہیں۔ اور حملے کے بعد تم سب نے انتہائی تیز رفتاری سے واپس جانا ہے۔ اور تعاقب کا خاص خیال رکھنا ہے"۔۔۔ بارکر نے ٹونی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ عمران نے اپنے فلیٹ کی نگرانی کرا رکھی ہو۔ اور جیسے ہی ہم فائر کھولیں وہ ہم پر فائر کھول دیں۔ ہمارے پاس گاڑی ایک ہے۔ ہمارے لئے نکلنا مسئلہ بن جائے گا"۔۔۔

ٹونی نے کہا۔

''تو پھر......'' بار کر نے کہا۔

''باس میرا خیال ہے۔ میں آپ کی کار میں سے گزرتے ہوئے عمران کے فلیٹ پر بلو فائر کروں اور آگے نکل جاؤں۔ ظاہر ہے نگرانی کرنے والے میرے پیچھے لگ جائیں گے۔ جب وہ سب نکل جائیں تو آپ اپنے آدمیوں سمیت فلیٹ پر ہلہ بول دیں۔۔۔ میں اپنے پیچھے آنے والوں کو آسانی سے ڈاج دے کر نکل جاؤں گا''۔۔۔ ٹونی نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

''گڈ آئیڈیا۔۔۔ واقعی یہ درست رہے گا۔ لیکن پہلے اس بات کی تو تصدیق کر لیں کہ واقعی عمران فلیٹ میں موجود بھی ہے یا نہیں۔ ہو سکتا ہے وہ فون سنتے ہی خطرہ محسوس کر کے ہمارے آنے تک فلیٹ سے نکل گیا ہو''۔۔۔ بار کر نے کہا۔

”ہاں یہ ٹھیک ہے تو پھر ایسا کریں آپ مجھے اشارہ کریں گے تو میں گاڑی لے کر فلیٹ کی طرف چل پڑوں گا۔آپ اپنے آدمیوں سمیت بعد میں پہنچیں“۔۔۔ٹونی نے کہا اور بار کر نے سر ہلا دیا۔اور کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک پار کر کے دوسری طرف موجود پبلک بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے فلیٹ پر پہنچ کر سب سے پہلے ٹیلی فون چیکنگ کی۔لیکن ٹیلی فون بالکل ٹھیک تھا۔اس کے ساتھ ٹیپنگ کے لئے کوئی جوڑ نہ لگایا گیا تھا۔اس چیکنگ کے لئے عمران کے پاس ایک مخصوص مشین تھی جو فوراً بتا دیتی تھی کہ اس فون کو ٹیپ کیا گیا ہے یا نہیں یا کیا جا رہا ہے یا نہیں۔۔۔اب تو عمران کی آنکھوں میں حیرت کی جھلکیاں نمودار ہو گئیں۔ظاہر ہے اس کے تمام تجزیے کی عمارت ٹیپ کی بنا پر کھڑی تھی۔اور جب فون ہی ٹیپ نہیں ہوا تو اس کا مطلب ہے اس کا سارا تجزیہ غلط تھا۔عمران تیزی سے عقبی سیڑھیوں سے ہوتا ہوا سب سے اوپر والے فلیٹ کی چھت پر پہنچا۔۔۔اور پھر اس نے چھت پر لیٹ کر باہر کی چیکنگ شروع کر دی۔اس کی تیز نظریں نیچے پورے ماحول کا جائزہ لے رہی تھیں۔ابھی وہ دیکھ ہی رہا تھا کہ اس کے سامنے والی گلی سے ایک کار کو نکلتے دیکھا۔اس کے باہر آتے ہی ایک کیفے کے

سامنے کھڑی کار بھی حرکت میں آ گئی ۔۔۔ اور پھر بک سٹال کے سامنے کھڑا ایک نوجوان چونکا ۔ اور جلدی سے چلتا ہوا قریب کھڑی کار میں بیٹھا اور وہ کار بھی پیلی کاروں کے پیچھے چل دی ۔ اس طرح اس نے دو اور کاروں کو بھی مشکوک انداز میں ساتھ جاتے ہوئے چیک کر لیا تھا ۔۔۔ تھوڑی دیر بعد سب کاریں نظروں سے اوجھل ہو گئیں ۔ عمران اور کچھ لمحے وہیں پڑا رہا ۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے سیکرٹ سروس کی کاروں کو وہاں پہنچ کر ادھر اُدھر بکھرتے دیکھا اور عمران طویل سانس لے کر اٹھا اور پھر سیڑھیاں اتر کر واپس اپنے فلیٹ میں پہنچ گیا ۔۔۔ نگرانی واقعی کی جا رہی تھی ۔ لیکن شاید نگرانی کرنے والے مایوس ہو کر چلے گئے تھے ۔ نمبر پلیٹیں دیکھنے میں جعلی نظر آ رہی تھیں ۔ کیونکہ وہ دارالحکومت کے نمبروں کی ترتیب سے ہٹ کر تھیں ۔ اب یہی ایک کلیو ہو سکتا تھا کہ شہر میں ایسی کار ڈھونڈھی جائے

جس پر جعلی نمبر پلیٹ ہو۔۔۔اُسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔اور عمران سمجھ گیا کہ جولیا نے فون کیا ہوگا اُسے بتانے کے لئے کہ وہ نگرانی پر پہنچ گئے ہیں۔

''آلو کچالو۔بارہ مصالحے فروٹ چاٹ ایسوسی ایشن آفس''عمران نے جان بوجھ کر کہا۔لیکن دوسری طرف سے ایک بھاری اور مانوس آواز سن کر جس نے سوری رانگ نمبر کہہ کر ٹیلی فون بند کر دیا تھا عمران چونک پڑا۔۔اور ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ یہ فون مجرموں کی طرف سے ہوگا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔لیکن عمران نے نہ چاہتے ہوئے بھی عادت کے مطابق بکواس شروع کر دی۔لیکن جب دوسری طرف سے اُسی نامانوس اجنبی آواز نے کہا کہ وہ علی عمران سے ملنا چاہتا ہے تو عمران نے بے اختیار سر پر ہاتھ پھیرا اور ساتھ ہی جلدی سے ٹیلی فون کے کونے میں موجود ایک سفید رنگ کا بٹن دبا دیا

اور اس کے بعد اس نے حسب عادت باتیں کر کے بولنے والے کو الجھانا شروع کر دیا۔۔۔اس نے اندھیرے میں تیر چلاتے ہوئے بارکر کا نام اور فلیٹ کی نگرانی کا ذکر کیا تو بولنے والا خود ہی تسلیم کر گیا کہ وہ بارکر ہے۔اس نے عمران کو دھمکیاں دینی شروع کر دیں اور پھر اچانک درمیان سے ہی لائن کٹ گئی۔۔۔عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور سفید بٹن کے ساتھ موجود سیاہ رنگ کے ابھار کو انگوٹھے سے دبا دیا۔اور پھر خاموش ہو رہا۔۔۔چند لمحوں بعد ہی گھنٹی دوبارہ بجی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔اُسے معلوم تھا کہ یہ کال بلیک زیرو کی ہو گی۔ کیونکہ سفید بٹن پریس کرنے سے کال کا تعلق دانش منزل کی لوکیشن چیکنگ مشین سے ہو جاتا ہے۔

”لیس علی عمران“۔۔۔عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب آپ کو کال البرٹ کالونی کے کسی فون بوتھ سے کی گئی

ہے''۔۔۔بلیک زیرو نے کہا۔

''اچھا ٹھیک ہے''۔۔۔عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

البرٹ کالونی شہر کے سب سے آخری حصے میں تھی اور ظاہر ہے وہاں تک پہنچتے پہنچتے نصف گھنٹہ تو ضرور ہی لگ جاتا۔اتنی دیر مجرم وہاں ان کے آنے کا انتظار تو نہ کرتے رہتے۔

''سلیمان''۔۔۔اچانک عمران نے تیز لہجے میں سلیمان کو آواز دی۔

''جی صاحب''۔۔۔سلیمان نے فوراً ہی دروازے میں نمودار ہوتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا وہ عمران موڈ کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔

''سنو۔۔۔میں عقبی دروازے سے جا رہا ہوں۔تم انفرا زیڈ شعاعوں والی مشین آن کر دو۔اور جب تک میں فون نہ کروں اُسے بند نہ کرنا۔

اور ہاں۔عمران نے اٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔اگر کسی اجنبی کا فون آئے تو اسے کہہ دینا کہ صاحب باتھ روم میں ہیں"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"انفرا ریڈ۔۔۔اوہ تو کیا فلیٹ پر حملہ ہو رہا ہے"۔۔۔سلیمان نے سہم کر پوچھا۔کیونکہ عمران نے فلیٹ کی حفاظت کے لئے انفرا ریڈ شعاعوں کی جدید ترین مشین فٹ کرالی تھی۔کیونکہ ایک مہم کے دوران مجرموں نے پورے فلیٹ کو ہی بموں سے اڑا دیا تھا۔اس لئے فلیٹ کو دوبارہ تعمیر کرانے کے بعد اس نے خصوصی حفاظت کے لئے یہ انتظام کیا تھا۔

"شاید ہو جائے۔فی الحال امکان تو نہیں لیکن کسی بھی وقت ہو سکتا ہے"۔۔۔عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ پہلے ڈریسنگ روم میں گھس گیا۔چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر

ماسک میک اپ موجود تھا۔ وہ عقبی دروازے سے نکل کر باہر آیا۔ تو سلیمان نے اندر سے دروزہ بند کر دیا۔ عمران نے نیچے موجود گیراج میں سے کار نکالی اور عقبی سڑک سے گزر کر وہ چکر کاٹ کر سامنے کے رخ آیا اور پھر کافی فاصلے پر ایک گلی کی سائیڈ میں اس نے کار روک دی۔۔۔ اس جگہ سے وہ اپنے فلیٹ کے ساتھ ساتھ ارد گرد کا پورا ماحول چیک کر سکتا تھا۔ نگرانی کرنے والے تو پہلے جا چکے تھے۔ لیکن بارکر کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ فوری اور براہِ راست کام کرنے کا عادی ہے۔ اس لئے اس کا خیال تھا کہ بارکر لازماً آئے گا۔۔ اور شاید وہ اس کی موجودگی کو چیک کرنے کے لئے کہیں قریب کے پبلک بوتھ سے فون کرے۔ اس لئے عمران نے سلیمان کو کہہ دیا تھا کہ وہ اس کی فلیٹ میں موجودگی کے متعلق کہہ دے۔

ابھی اُسے وہاں رکے ہوئے دس منٹ ہی گزرے تھے کہ اس نے دو

کاروں کو ذرا سے فاصلے پر سائیڈ میں رکتے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے ایک سفید رنگ کی کار تو اس سے تھوڑے فاصلے پر آ کر رکی تھی اس میں دو افراد تھے۔۔ جب کہ دوسری سیاہ رنگ کی کار کچھ پیچھے تھی اور وہ آدمیوں سے بھری ہوئی تھی۔ عمران کی کار چونکہ اندھیرے میں کھڑی تھی۔ اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے گیراج نہ رکھنے والے اپنی کاروں کو گھروں سے باہر کھڑا کر دیتے ہیں۔ سفید کار میں موجود ایک آدمی باہر نکل کر سڑک پار کرتا ہوا پبلک بوتھ کی طرف بڑھا۔۔ اور عمران نے اُسے فوراً ہی پہچان لیا کہ وہ بارکر ہے۔ اس کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس کا خیال درست ثابت ہو رہا تھا۔ عمران کے سامنے بارکر نے فون ڈائل کیا اور پھر رسیور رکھ کر پبلک بوتھ سے باہر نکلا اور اس نے ہاتھ لہرا کر اشارہ کیا تو سفید کار میں موجود آدمی جواب کھسک کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔ اس نے جلدی سے جھک کر

نیچے ہاتھ کیا اور پھر سیدھا ہو کر اس نے کار آگے بڑھا دی ۔۔ اور بار کر تیزی سے چلتا ہوا پچھلی کار کی طرف بڑھ گیا۔ عمران خاموشی سے بیٹھا یہ سب کچھ دیکھتا رہا۔ البتہ اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا ریوالور نکال لیا۔ ایسا ریوالور جو بظاہر بچوں کا کھلونا نظر آتا تھا۔ اس نے ریوالور کی نال کھڑکی کے کونے میں رکھ کر اس نال کا رخ سیاہ رنگ کی کار کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا ۔۔ ہلکی سی ٹرک کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے سیاہ رنگ کی کار کے بمپر پر ایک ستارہ سا چمکا اور پھر اندھیرا چھا گیا۔ عمران نے مطمئن ہو کر ریوالور واپس ڈیش بورڈ میں رکھ دیا۔ اُسی لمحے ایک خوفناک دھماکہ فضا میں ہوا اور عمران کی نظریں تیزی سے اپنے فلیٹ کی طرف اٹھ گئیں ۔۔ سفید کار اس کے فلیٹ کے سامنے رکی ہوئی تھی اور فلیٹ کی کھڑکی کے باہر چنگاریاں سی اڑتی ہوئی نظر آئیں۔ اُسی لمحے سفید کار ایک جھٹکے سے

آگے بڑھ گئی اور عمران نے دیکھا کہ سیکرٹ سروس کے تمام ارکان اس کے تعاقب میں دوڑ پڑے۔۔ اور عمران ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔ واقعی سیکرٹ سروس کے ارکان حماقت کر رہے تھے۔ ایک کار کے لئے چار کاروں کا بھاگنا کسی طور پر عقلمندی نہ تھی۔ جب کہ عمران اب بار کر کی ساری چال سمجھ گیا تھا۔ بلو فائر سے ویسے بھی نقصان نہ ہوتا تھا صرف دھماکہ اور اس قدر چنگاریاں کہ جیسے سینکڑوں پھلجڑیاں چھوٹ رہی ہوں۔ اور اگر نقصان دینے والا دھماکہ بھی ہوتا تو ظاہر ہے انفرا ریڈ شعاعوں کا نظر نہ آنے والا جال فلیٹ کو نقصان نہ پہنچنے دیتا۔ اس بلو فائر سے بار کر نے صرف نگرانی کرنے والوں کو دور کیا تھا تاکہ بعد میں اطمینان سے فلیٹ پر حملہ کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجائی سکے۔۔ اور وہی ہوا۔ سیکرٹ سروس کے ارکان کی کاروں کے نکلنے کے چند لمحوں بعد سیاہ رنگ کی کار حرکت میں آئی اور پلک جھپکنے

میں وہ عمران کے فلیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔اور پھر اس میں سے پانچ افراد اچھل کر باہر نکلے انہوں نے سیاہ رنگ کے چست لباس پہن رکھے تھے اور ان کے ہاتھوں میں چوڑی نالوں کے بڑے بڑے راکٹ پستول تھے۔۔اور دوسرے ہی لمحے انہوں نے فلیٹ پر راکٹوں کی بارش برسا دی۔فضا خوفناک اور دل ہلا دینے والے دھماکوں سے گونج اٹھی۔لیکن ان خوف ناک راکٹوں کا حشر وہی ہوا جو کہ ہونا چاہیئے تھا۔وہ انفرا زیڈ شعاعوں کے جال سے ٹکرا کر پھٹتے اور پھر پھیل جاتے۔یوں لگ رہا تھا جیسے فلیٹ کے سامنے آگ کی آبشار سی بہہ رہی ہو۔دو دو بار فائر کرنے کے بعد وہ سب بجلی کی سی تیزی سے کار میں سوار ہوئے اور کار انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھ گئی۔۔اردگرد کے علاقے میں بھگدڑ سی مچ گئی تھی۔لیکن عمران بڑے مطمئن انداز میں اپنی کار میں بیٹھا یہ سب تماشا ہوتا دیکھ رہا تھا۔اس نے سیاہ

رنگ کی کار کا تعاقب کرنے کی بھی ضرورت محسوس نہ کی تھی۔ اس نے لنک فائر کر کے اس کا بندوبست پہلے ہی کر لیا تھا۔ اور اب وہ آسانی سے اس جگہ کو ٹریس کر سکتا تھا۔ جہاں یہ کار ہوتی۔ اس لئے وہ بے فکر بیٹھا تھا۔ اس نے کافی دیر انتظار کیا کیونکہ وہ کسی تیسری پارٹی کی طرف سے حملہ کے امکان کو بھی رد نہ کر سکتا تھا۔ لیکن جب کوئی حملہ نہ ہوا تو وہ کار سے اترا اور سیدھا پبلک بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔

''سلیمان بول رہا ہوں''۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

''میں عمران بول رہا ہوں سلیمان''۔ انفرازیڈ شعاعوں کو بند کر دو۔ کیونکہ پولیس لازماً تحقیقات کرے گی تم انہیں یہ کہہ کر ٹال دینا کہ اُسے کچھ علم نہیں کہ باہر کیسے دھماکے تھے۔ میں بعد میں فون کروں گا'' عمران نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔۔اس دوران اگر دوبارہ حملہ ہو گیا تو۔میرے تو کان بھی تک بج رہے ہیں''۔۔سلیمان نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بج رہے ہیں تو بجتے رہیں۔اطمینان سے انگلش میوزک سنتے رہو۔بس یوں سمجھو کہ ڈرم بیٹنگ ہو رہی ہے''۔۔عمران نے کہا اور ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔کار میں بیٹھ کر اس نے کار کا رخ دانش منزل کی طرف کر دیا۔اور تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل پہنچ چکا تھا۔ڈیش بورڈ میں موجود ہی کھلونے نما ریوالور اس کے ہاتھ میں تھا۔

''جناب ابھی ابھی جولیا کی ٹرانسمیٹر کال آئی تھی۔اس نے بتایا کہ آپ کے فلیٹ پر حملہ کرنے والا انہیں ڈاج دے کر نکل گیا ہے''بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا تو دل کہہ رہا ہے کہ جولیا اور اس کے سارے ساتھیوں کو سخت سزا دی جائے۔ آج انہوں نے ایسی حماقت کا مظاہرہ کیا ہے کہ اناڑی ایجنٹ بھی ایسا نہیں کرتے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"۔ بلیک زیرو عمران کا سرد لہجہ سن کر ہی سہم گیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ عمران کو بہت کم غصہ آتا ہے۔ لیکن جب آتا ہے تو پھر کسی نہ کسی کی شامت مقدر بن جاتی ہے۔ اور جب عمران نے بعد میں حملے کی تفصیل بتائی تو بلیک زیرو سمجھ گیا کہ واقعی جولیا اور اس کے ساتھیوں سے حماقت ہوئی ہے۔ اگر عمران پہلے سے ہوشیار نہ ہوتا تو اس کے فلیٹ کی اینٹ سے اینٹ بج چکی ہوتی۔ اور ظاہر ہے ایسی صورت میں اندر موجود عمران اور سلیمان کی لاشوں کے بھی ٹکڑے ہی ملتے۔

"واقعی سر۔ ان لوگوں سے حماقت ہوئی ہے۔ لیکن جناب دراصل

مجرموں نے خاصی ہوشیاری سے کام لیا ہے" بلیک زیرو نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کو سزا سے بچانے کی گنجائش نکالنے کے لئے کہا۔

"تو کیا ساری ہوشیاری ہمارے کھاتوں میں ہی منتقل ہو چکی ہے۔ اور باقی سب لوگ احمق ہیں"۔ عمران ابھی تک غصے میں تھا۔ اب ظاہر ہے بلیک زیرو کیا جواب دیتا۔ خاموش ہو رہا۔

"اب جولیا کہاں ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"سر میں نے اُسے کہہ دیا ہے کہ وہ سب اپنے اپنے فلیٹوں میں چلے جائیں"۔ بلیک زیرو نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ان سب کو دس پندرہ روز پاگل خانے کے خطرناک پاگلوں کے ساتھ رکھا جائے۔ تاکہ انہیں صحیح معنوں میں احساس ہو سکے کہ عقل مند کسے کہتے ہیں۔ صرف سیکرٹ سروس میں شامل ہو

جانے سے عقل نہیں آ جاتی“۔۔عمران نے اُسی طرح سرد لہجے میں کہا اور بلیک زیرو ایسی خوفناک سزا کا تصوّر کر کے ہی کانپ اٹھا۔

”عمران صاحب۔۔واقعی ممبروں سے غلطی ہو گئی ہے۔لیکن آج میری سفارش پر انہیں اس بار معاف کر دیجیے۔میں انہیں خود ایسی جھاڑ پلا دوں گا کہ آئندہ وہ ایسی حماقت نہ کریں گے“بلیک زیرو نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

”لیکن جھاڑ میں تو کانٹے ہوتے ہیں۔اُسے ہلاتے ہوئے کہیں کانٹے حلق میں پھنس گئے تو“۔۔عمران نے یک لخت مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے عمران کا موڈ بدلتے ہی اطمینان کا طویل سانس لیا۔اس کا مطلب تھا کہ اس کی درخواست قبول کر لی گئی ہے۔ اور ممبران کو دی جانے والی خوفناک سزا معطل ہو چکی ہے۔

”شکریہ عمران صاحب۔آپ نے میری درخواست مان لی ورنہ بے

چارے ممبروں کا تو حشر ہو جاتا“۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اور اگر وہ بار کر مجھے پہلے فون کرنے کی حماقت نہ کرتا تو پھر میرے فلیٹ۔ میرا اور سلیمان کا جو حشر ہوتا۔ یہ تو ایک بلو فائر کرنے والے کے پیچھے بھاگ گئے تھے“۔۔عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔ وہ کوئی بات کر کے عمران کو دوبارہ غصّہ نہ دلانا چاہتا تھا۔

”اچھا۔۔ اب تک حملہ کرنے والے یقیناً اپنی جگہ واپس پہنچ چکے ہوں گے۔ یہ لنک فائر لے جاؤ اور ان کی کار کی لوکیشن چیک کرلاؤ“ عمران نے کھلونے نما ریوالور بلیک زیرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو اٹھ کر مشین روم کی طرف بڑھ گیا۔

عمران خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ کی چٹ تھی۔ اس نے وہ چٹ عمران کی طرف بڑھا

دی۔

''سورج کنڈ کالونی کوٹھی نمبر پندرہ''۔۔عمران نے چٹ پر کمپیوٹر کی طرف سے لکھا ہوا پتہ پڑھتے ہوئے کہا۔اور پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

''یس جولیا سپیکنگ اوور'' ___ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''جو آدمی تم لوگوں کو ڈاج دے گیا تھا۔اُسے تم نے کہاں کھویا تھا'' عمران نے ایکسٹو کا لفظ کہہ کر سخت لہجے میں پوچھا۔

''سنٹرل گودام کے قریب جناب۔۔ہم سیدھے نکل گئے تھے لیکن میرا خیال ہے۔وہ گودام کی سائیڈ روڈ سے نکل گیا تھا۔بعد میں ہم نے اُسے ادھر بھی بہت تلاش کیا لیکن وہ کہیں نظر نہ آیا'' جولیا نے جواب دیا۔اور عمران سمجھ گیا کہ سنٹرل گودام کی سائیڈ سے نکل کر سیدھا

سورج کنڈ ایریے میں داخل ہو گیا ہو گا۔

"تم نے سورج کنڈ کالونی میں بھی چیکنگ کی تھی"۔۔عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔۔ہم اس کے ایک چوک پر پہنچ گئے تھے اور پھر واپس چلے آئے"۔۔جولیا نے جواب دیا۔

"جب عمران کے فلیٹ پر اس کار سے فائر کیا گیا تو سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کس کے کہنے پر اس کار کے پیچھے چل پڑے تھے" عمران کا لہجہ سرد ہو گیا۔

"سر میرے کہنے پر۔۔سر آپ نے ہی تو حکم دیا تھا کہ ہم نے صرف نگرانی کرنی ہے"۔۔جولیا نے کچھ نہ سمجھنے والے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کا خیال تھا کہ صرف بلو فائر کر کے مجرم عمران کے ساتھ مذاق کرنے آئے تھے۔تم سب احمقوں کی طرح ایک آدمی کے پیچھے

چلے جانے کے بعد مجرموں نے عمران کے فلیٹ پر راکٹوں کی بارش کر دی اور اطمینان سے چلے گئے“۔۔عمران نے کہا۔

”اوہ۔۔اوہ سر۔۔لیکن......“۔۔جولیا نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔لیکن اس سے فقرہ مکمل نہ ہو سکا تھا۔

”کیا لیکن۔۔کیا سیکرٹ سروس اب احمقوں کا ٹولہ بن کر رہ گیا ہے کہ مجرموں نے ذراسی عقلمندی دکھائی اور اطمینان سے اپنا کام کر کے چلے گئے اس نے نگرانی کی چیکنگ کے لئے پہلے ہی ایک آدمی کو بلو فائر کرنے بھیجا اور تم سب اس کے پیچھے دوڑ پڑے۔کیا بلو فائر سے عمران کا فلیٹ تباہ ہو سکتا تھا۔تم میں سے ایک اس کے پیچھے چلا جاتا اور بس“۔۔عمران کا لہجہ ضرورت سے زیادہ ہی سرد ہو گیا تھا۔

ادھر بلیک زیرو بیٹھا سوچ رہا تھا کہ عمران کو دوبارہ غصہ آتا جا رہا ہے۔ اس لئے کہیں وہ پھر سزا پر عمل درآمد کا فیصلہ نہ کر بیٹھے۔

''سوری سر۔۔ ویری سوری سر۔۔ آئندہ ایسی حماقت نہ ہو گی سر۔اس بار معافی دے دیں۔واقعی مجھ سے حماقت ہو گئی تھی سر''۔۔ جولیا نے رو دینے والے لہجے میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

''تمہاری اس حماقت کا نتیجہ عمران کی صریحاً موت کے طور پر نکلنا تھا۔ اگر وہ پہلے سے اپنے فلیٹ کے گرد حفاظتی انتظامات نہ کر لیتا۔اور نہ صرف اس نے حفاظتی انتظامات کر کے اپنی جان اور اپنا فلیٹ بچا لیا بلکہ جو کارتم لوگ کھو بیٹھے تھے اس کا پتہ بھی اس نے چلا لیا۔اب بولو۔ ایسا نہ کر لوں کہ عمران کو سیکرٹ سروس میں شامل کر کے تم سب کی چھٹی کرا دوں۔۔اب تم شاید ذہنی طور پر تھک چکے ہو۔اور تھکے ہوئے لوگوں کی آخری آرام گاہ قبرستان ہی ہو سکتی ہے''عمران نے اس قدر سخت لہجے میں کہا کہ دوسری طرف سے جولیا کی آواز بُری طرح کانپ گئی۔یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی بھی لمحے رو پڑے گی۔

”یس ۔۔سر۔۔ہم۔۔ہم۔۔نے معافی مانگی ہے۔آپ مجھے جو سزا دے دیں لیکن باقی ممبروں نے تو میرے حکم کی تعمیل کی تھی سر“۔۔ جولیا نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سنو میں نے تم سب کو عبرت ناک سزا دینے کا فیصلہ کرلیا تھا۔لیکن عمران کی سفارش پر میں نے تمہیں معافی دے دی ہے۔آخری بار۔ اس کے بعد اگر تم نے آئندہ ایسی حماقت کی تو پھر کسی معافی کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔۔اب تم اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر سورج کنڈ کالونی کی کوٹھی نمبر پندرہ کی نگرانی کرو۔نگرانی انتہائی احتیاط سے کرنی ہے۔عمران کو میں وہاں بھیج رہا ہوں۔وہ وہاں پہنچ کر صورت حال کے مطابق جیسا اقدام کرے تم نے اس پر عمل کرنا ہے“۔۔عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

”میرے خیال میں اتنا ہی کافی ہے“۔۔عمران نے رسیور رکھ کر بلیک

زیرو کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں تو سوچ رہا تھا کہ آپ انہیں سزا سنا دیں گے۔ جس طرح آپ کا انداز تھا''۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ارے نہیں۔۔ تم جیسے بڑے آفیسر کی سفارش کے بعد میری کیا مجال تھی کہ میں انہیں سزا سناتا۔ البتہ میں نے تمہاری جگہ خود جولیا سے بات کرلی۔ تا کہ کہیں تم سے اتنی سخت زبان استعمال نہ کی جا سکے۔ اور تم اس کا دل نہ توڑنا چاہو''۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔ عمران کی بات وہ سمجھ گیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس کا کیا جواب دیتا۔ اس لئے ہنس کر خاموش ہو گیا۔

''تم ایسا کرو۔ صفدر کو کال کر کے اُسے بھی وہیں پہنچنے کا کہہ دو۔ میں آج رات ہی اس ڈرامے کا ڈراپ سین کرنا چاہتا ہوں'' عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

''آخر اس قدر راکٹوں کے باوجود اس کے فلیٹ کا کیوں کچھ نہ بگڑا''۔۔ بار کر نے میز پر مکّہ مارتے ہوئے جھنجلا کر کہا۔

''باس اس نے یقیناً کوئی جدید ترین سائنسی انتظام کر رکھا تھا'' ٹونی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ٹونی اپنے تعاقب کندوں سے پیچھا چھڑا کر ان سے پہلے یہاں پہنچ چکا تھا۔۔ اور جب بار کر نے واپس آ کر اُسے بتایا کہ راکٹوں کی بارش کے باوجود کوئی راکٹ بھی فلیٹ تک نہ پہنچ سکا۔ تو ٹونی بھی حیران ہوا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ بار کر ٹونی کی کسی بات کا جواب دیتا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

''کیا بات ہے رابرٹ''۔۔ بار کر نے اُسے یوں اچانک اور بغیر اجازت اندر آتے دیکھ کر بُری طرح چونک کر پوچھا۔

''باس۔۔ ہماری کار پر لنک فائر موجود ہے''۔۔ رابرٹ نے سرد لہجے میں کہا۔

''لنک فائر۔۔ کیا مطلب۔۔ کیسے موجود ہے''۔۔ بارکر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''جناب میرا ریوالور کار میں گر گیا تھا میں اُسے ڈھونڈھنے گیا تو جیسے ہی میں نے گیراج کھولا میں چونک پڑا۔ لنک فائر جو کہ کار کے اگلے بمپر سے چپکا ہوا تھا اس سے نارنجی رنگ کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ آپ تو جانتے ہیں کہ یہ میری خصوصی فیلڈ ہے۔۔ چنانچہ میں اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ لنک فائر ہے۔ اور نارنجی شعاعوں کا مطلب ہے کہ اس وقت لنک فائر پر زیرو۔۔ ریز فائر کر کے اس جگہ کی لوکیشن چیک کی جا رہی ہے۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے نارنجی شعاعیں ختم ہو گئیں اور گیراج میں تاریکی چھا گئی۔ اس کا مطلب یہ لوکیشن چیک کر لی گئی ہے''۔۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

''اوہ۔۔ یہ تو تم نے عجیب خبر سنائی ہے۔ لیکن یہ فائر کس وقت کیا گیا

ہے۔ ہمارا تو تعاقب بھی نہیں کیا گیا۔ اور پھر تم کہہ رہے ہو کہ سامنے والے بمپر پر لنک فائر موجود ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے'' بارکر کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

''باس۔ فوری طور پر میرے ذہن میں بھی یہی سوال ابھرا تھا۔ اور میں نے اس کا حل تلاش کر لیا ہے۔ میں ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔ میں نے آپ کی سفید کار سے کچھ فاصلے پر گلی کے سرے پر ایک کار کھڑی دیکھی تھی۔ جو اندھیرے کا جزو تھی __ میں نے آپ کی کار جانے کے بعد اس کار کی کھڑکی کے قریب ایک لمحے کے لئے چمک دیکھی تھی۔ لیکن اس وقت میرے ذہن میں یہ خیال بھی نہ تھا کہ یہ لنک فائر کی چمک ہو سکتی ہے۔ اس لئے بھی کہ میں اس ملک کو انتہائی پس ماندہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے یہاں لنک فائر جیسی جدید ترین ٹیکنالوجی کے استعمال کا تو تصور بھی نہیں کر سکتا تھا __ لیکن اب یہ بات یقینی ہو چکی

ہے اگر میں اتفاقاً بند گیراج میں عین اس وقت نہ پہنچتا جب لنک فائر سے لوکیشن چیک ہو رہی تھی تو ہمیں اس سلسلے کا پتہ نہ چلتا" رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے یہ کوٹھی ان کی نظروں میں آ گئی ہو گی۔ ہمیں فوری طور پر اسے خالی کرنا ہو گا۔ وہ کسی بھی وقت اس پر ریڈ کر سکتے ہیں"۔۔ٹونی نے کہا۔

"ہاں خالی تو کرنا ہو گا۔ لیکن ہم اسے ان کے لئے چوہے دان بنا کر ان کی چال ان پر ہی پلٹ سکتے ہیں۔ آؤ میرے ساتھ"۔۔بار کرنے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکلا اور تقریباً دوڑتا ہوا راہداری کراس کر کے ایک دوسرے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کمرے کی الماری سے اس نے ایک چھوٹی سی صندوقچی اٹھائی۔ اور اُسے کھول کر اس میں سے ایک ایریل سا نکال

کے اونچا کیا۔اور پھر مشین کے مختلف بٹن دبا دیئے۔مشین میں سے بالکل مدھم سی گونج نکلنے لگی۔اس صندوقچی کواٹھائے بارکر جلدی سے پلٹا اور اس نے صندوقچی باہر برآمدے میں لاکر برآمدے کے اوپر بنے ہوئے بڑے بڑے خانوں میں سے ایک پر رکھ دی۔اب اس صندوقچی کو جب تک اوپر چڑھ کر خاص طور پر چیک نہ کیا جاتا دیکھا نہ جاسکتا تھا۔

بارکر ایک بار پھر تیزی سے اپنے دفتر میں گیا اور میز کی دراز سے اس نے ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر جیب میں ڈالا اور باہر آگیا۔

''آؤ اب نکل چلیں''۔بارکر نے کہا اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے عقبی طرف بڑھ گیا۔عقبی دروازہ کھول کر وہ باہر چھوٹی گلی میں آگئے۔

''رابرٹ تم اندر سے دروازہ بند کر کے دیوار پھاند کر آجاؤ۔جلدی کرو''۔بارکر نے رابرٹ سے کہا اور رابرٹ نے حکم کی تعمیل کی۔گلی

سنسان پڑی ہوئی تھی۔ وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے چکر کاٹ کر دوبارہ سڑک پر آئے اور سڑک کراس کر کے سامنے والی کوٹھیوں کی سائیڈ میں سے ہوتے ہوئے ان کی عقبی گلی میں پہنچ گئے۔ ایک کوٹھی کے عقبی دروازے پر پہنچ کر بارکر رک گیا۔

"یہ کوٹھی بھی میں نے ایجنسی کے لئے حاصل کر رکھی ہے۔ اس کا فرنٹ اور ہماری پہلی کوٹھی کا فرنٹ آمنے سامنے ہے۔ صرف درمیان میں سڑک ہے۔ رابرٹ چلو اندر کود کر دروازہ کھولو" بارکر نے کہا۔ اور رابرٹ چھوٹی سی دیوار کو آسانی سے کود کر اندر داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ اندر سے کھلا اور وہ سب اس کوٹھی میں داخل ہو گئے___ بارکر کے کہنے پر دروازہ بند کر دیا گیا۔ اور پھر وہ سامنے کے رخ آکر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر کے ایک ایسے کمرے میں پہنچ گئے جہاں سے سامنے والی کوٹھی اور اس کا اندرونی سامنے والا حصہ صاف نظر آ رہا

تھا۔

"اس کے نچلے کمرے میں راکٹ گنیں موجود ہیں وہ لے کر پھاٹک کی سائیڈ میں چھپ جاؤ۔ اوّل تو تمہارے حملے کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی۔۔ لیکن اگر ضرورت پڑی تو میرے اشارے پر تم نے پھاٹک سے نکل کر سامنے والی کوٹھی میں داخل ہو جانا اور جو نظر آئے اُڑا دینا"۔۔ بارکر نے اپنے پانچ ساتھیوں کو ہدایت دیتے ہوئے کہا اور خود وہ ٹونی کے ساتھ کھڑکیوں کے سامنے کرسیاں رکھ کر اس طرح بیٹھ گئے کہ نہ صرف سڑک بلکہ کوٹھی کا اندرانی حصہ لان اور برآمدہ تک صاف نظر آرہے تھے۔۔ اس نے دفتر کی میز کی دراز سے اٹھایا ہوا ریموٹ کنٹرولر نما آلہ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ جس کمرے میں وہ موجود تھا وہاں چونکہ اندھیرا تھا۔ اس لئے ان کا باہر سے نظر آنا محال تھا۔

ابھی انہیں وہاں بیٹھے دس منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ چار کاریں کوٹھی سے ذرا فاصلے پر آ کر رک گئیں۔اور پھر ان میں سے کئی افراد نکل کر کوٹھی کے گرد پھیل گئے۔ان میں سے ایک غیر ملکی عورت بھی تھی۔بارکر کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی۔

''باس۔۔یہ لوگ نشانے پر تو ہیں''۔۔ٹونی نے کہا۔

''نہیں ابھی اصل شکار نہیں آیا۔میرا خیال ہے کہ وہ کوٹھی کے اندر داخل ہوگا''۔۔بارکر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔اور ٹونی سر ہل کر رہ گیا۔

پھر تھوڑی دیر بعد ہی ایک سپورٹس کار وہاں آ کر رکی اور اس میں سے جو نوجوان باہر نکلا تھا وہ بالکل عمران کے حلیے کے مطابق تھا۔وہ غیر ملکی عورت جو ایک درخت کی اوٹ میں کھڑی تھی تیزی سے اس کے قریب گئی۔اور وہ دونوں باتیں کرتے رہے___اتنی دیر میں ایک اور

آدمی پیدل چلتا ہوا ان کے قریب پہنچا اور اُسے دیکھتے ہی بارکر چونک پڑا۔ اس آدمی کو وہ اچھی طرح پہنچانتا تھا۔ پاور لینڈ کے مشن کے دوران اس آدمی نے اسے نیچے گرا کر اس کی گردن توڑی تھی۔ اس کے دل میں انتقام کی لہر سی اٹھی۔

''ٹونی۔۔ یہ اس لمبے آدمی کو دیکھ رہے ہو جس نے براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا ہے''۔۔ بارکر نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ اچھی طرح دیکھ رہا ہوں''۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

''تم اپنی مشین گن تیار کرلو۔ اگر یہ آدمی اندر نہ جائے تو تم نے اس کا شکار کھیلنا ہے۔ اس کے جسم میں مشین گن کا پورا برسٹ اتار دینا۔ اس نے میری گردن توڑی تھی۔ اور اب میں اسے کسی صورت میں زندہ نہیں دیکھنا چاہتا''۔۔ بارکر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ باس ٹھیک ہے۔ پھر میں نیچے جاتا ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ یہ باہر ہی

رہے اور پھر فرار ہو جائے''۔ٹونی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ٹھہرو یہ اندر جا رہا ہے۔اب میں خود اس سے انتقام لوں گا'' بارکر نے کہا۔اس وقت عورت واپس درخت کی اوٹ میں چلی گئی تھی۔

جب کہ عمران اور وہ آدمی سائیڈ کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''تو یہ عقب سے اندر داخل ہونا چاہتے ہیں''۔بارکر نے کہا۔

''ظاہر ہے باس سامنے تو لائٹیں جل رہی ہیں۔سامنے کے رخ وہ کیسے اندر داخل ہوں گے۔

لیکن تھوڑی دیر بعد وہ چونک پڑا۔جب اس نے عمران اور اس کے ساتھی کو چھت سے سیڑھیاں اتر کر برآمدے میں پہنچتے دیکھا۔

''باس وہ دونوں برآمدے میں آئے ہیں''۔ٹونی نے تیز لہجے میں کہا۔

''میں دیکھ رہا ہوں''۔بارکر نے کہا۔اُسی لمحے اس نے عمران کے

ساتھی کو تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتے دیکھا۔ جب کہ عمران اندر کمروں میں غائب ہو چکا تھا۔ بار کر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔

عمران کے ساتھی نے پھاٹک کھولا اور پھر چند لمحوں بعد وہ عورت اور اس کے دوسرے ساتھی بھی ایک ایک کر کے کوٹھی کے اندر داخل ہو گئے۔۔ بار کر انہیں دیکھتا رہا۔ وہ سب کوٹھی کے اندر داخل ہو گئے تھے۔ ابھی وہ برآمدے میں ہی پہنچے تھے کہ عمران اندر سے نکلتا نظر آیا۔ اور وہ سب برآمدے میں ہی رک کر باتیں کرنے لگے۔ بار کر نے جلدی سے ہاتھ میں موجود آلے پر لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر دیا۔

دوسرے لمحے ایک ہلکا سا دھما کا سا سنائی دیا۔ اور پورا برآمدہ یک لخت نیلے رنگ کے دھوئیں سے بھر گیا۔

”وہ مارا۔ اب میں دیکھتا ہوں یہ لوگ کیسے بچتے ہیں“ بار کر نے خوشی

سے اچھلتے ہوئے کہا۔

چند لمحوں بعد ہی دھواں چھٹ ہو گیا۔ تو انہوں نے برآمدے میں سب لوگوں کو مری ہوئی مکھیوں کی طرح ڈھیر ہوئے دیکھا۔ اور بار کر خوشی سے چیختا ہوا واپس پلٹ پڑا۔

''کوٹھی تو خالی محسوس ہو رہی ہے صفدر۔ لیکن بتیاں وغیرہ سب جل رہی ہیں''۔ عمران نے چھت کے ذریعے سیڑھیاں اتر کر برآمدے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ وہ عقبی طرف سے کود کر اندر داخل ہوئے تھے اور پھر پانی کے پائپوں کے ذریعے چھت پر پہنچ گئے تھے۔

''لیکن وہ جا کہاں سکتے ہیں۔ ان کی کار بھی پورٹیکو میں موجود ہے اور پھاٹک بھی اندر سے بند ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''شاید کسی تہہ خانے میں ہوں۔ تم باقی ساتھیوں کا بلالاؤ۔ ہوسکتا ہے۔ مقابلہ ہو جائے''۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور صفدر جلدی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ عمران احتیاط سے راہداری میں سے ہوتا ہوا اندر کمروں میں داخل ہوا۔ وہ ایک ایک کمرے کو بڑی احتیاط سے چیک کر رہا تھا۔ ہر چیز ویسے ہی موجود تھی۔ جیسے ابھی چند لمحے پہلے وہاں لوگ موجود ہوں۔ چونکہ عقبی

دروازہ اور سامنے والا پھاٹک دونوں اندر سے بند تھے۔اور کمروں میں موجود کسی بھی کو نہ ہٹایا گیا تھا۔اس لئے عمران کو یہ پختہ یقین ہو گیا تھا کہ جو لوگ بھی موجود تھے وہ کم از کم باہر نہیں گئے۔اس لئے یقیناً وہ کسی تہہ خانے میں موجود ہوں گے۔۔اس نے سوچا ہو سکتا ہے وہ لوگ کسی خاص میٹنگ میں یا کسی ایسے کام میں مصروف ہوں جس کے لئے تہہ خانے میں رہنا ضروری ہو۔اب مسئلہ تھا تہہ خانے کو ڈھونڈنا۔تو اس نے سوچا کہ سب ساتھیوں کو مختلف سپاٹس پر تعینات کر دینے کے بعد ہی تہہ خانے کو تلاش کیا جائے۔۔کیونکہ تہہ خانہ تلاش کرنے کے دوران کسی بھی جگہ سے وہ لوگ اچانک نمودار ہو سکتے تھے۔چنانچہ وہ مڑ پر برآمدے میں آیا تو اس کے ساتھی بھی برآمدے میں پہنچ چکے تھے

”میرا خیال ہے۔یہاں موجود لوگ تہہ خانے میں ہیں۔اس لئے تم

سب ایسی سائیڈوں میں چھپ جاؤ کہ کسی بھی جگہ سے اگر اچانک وہ نکل آئیں تو انہیں آسانی سے کور کیا جا سکے"۔۔ عمران نے برآمدے میں ہی رک کر انہیں ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"وہ جگہیں آپ بتا دیں عمران صاحب"۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر عمران نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ انہیں اپنے سروں پر دھما کہ محسوس ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے پورا برآمدہ یک لخت گہرے نیلے رنگ کے دھوئیں سے بھر گیا۔۔ عمران نے ایک لمحہ کے ہزارویں حصّے میں صورت حال کا احساس کر کے فوری طور پر اپنا سانس روک لیا۔ لیکن جب اس کے باقی ساتھی مری ہوئی مکھیوں کی طرح فرش پر ڈھیر ہو گئے تو وہ خود بھی اس طرح نیچے گر گیا جیسے وہ بھی اس نیلے رنگ کے دھوئیں کا شکار ہو گیا ہو۔ وہ اس دھوئیں والی

گیس کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ یہ ٹاشم گیس تھی۔ انتہائی زود اثر اور فوری طور پر بے ہوش کر دینے والی۔۔ اور اس کا شکار سوائے انٹی ٹاشم کے انجکشن کے کسی صورت میں ہوش میں نہ آ سکتا تھا۔ عمران کے ذہن پر بھی باوجود سانس روکنے کے گیس نے یلغار کرنے کی کوشش کی لیکن عمران کی قوت ارادی کے مقابل اس کا حملہ انتہائی کمزور تھا۔ اس لئے عمران کا ذہن بہر حال بیدار رہا۔۔ برآمدہ چونکہ سامنے سے کھلا ہوا تھا اس لئے گیس زیادہ دیر برآمدے میں نہ رہ سکی اور جلد ہی دھواں چھٹ گیا۔ لیکن عمران خاموش پڑا رہا۔ البتہ اس نے آدھی آنکھیں کھول رکھی تھیں۔۔ اور اس کے اعصاب پوری طرح چوکنا تھے۔ لیکن وہ بے ہوشی کے سے انداز میں پڑا اس لئے تھا کہ جس کسی نے بھی یہ جال ان کے خلاف پھیلایا ہے وہ خود اب عمران کی اس فرضی بے ہوشی کے جال میں پھنس کر سامنے آنے پر مجبور ہو جائے۔۔ ویسے عمران

دل ہی دل میں مجرموں کی ذہانت پر حیران ہو رہا تھا کہ نہ صرف انہیں ان کی آمد کا پتا چل گیا بلکہ انہوں نے بڑی ذہانت سے ان کے خلاف جال بھی بن دیا۔ چاہے وہ کسی تہہ خانے میں ہیں یا پھر کسی طرح کوٹھی سے باہر۔۔ کیونکہ ٹاٹشم گیس بلوئرے عین اس وقت پھٹے جس وقت وہ سب برآمدے میں موجود تھے کا مطلب ہے یہی تھا کہ اس بلوئر کو دور سے کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ اور ظاہر ہے جو کوئی بھی اسے کنٹرول کر رہا ہے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی سکرین پر یا ویسے دیکھ رہا ہے۔ اب یہی سوچا جا سکتا تھا کہ لنک فائر کا راز کسی طرح کھل گیا۔ اس لئے ان کے خلاف یہ جال تیار کیا گیا ہے۔

چند ہی لمحوں بعد اس نے بار کر کو پھاٹک کی کھلی کھڑکی سے دوڑ کر اندر داخل ہوتے دیکھا۔ اس کے پیچھے وہی آدمی تھا جس نے سفید رنگ کی کار میں سے عمران کے فلیٹ پر بلو فائر کیا تھا۔ اور پھر پانچ اور افراد

اندر داخل ہوئے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور وہ سب دوڑتے ہوئے برآمدے میں آئے۔ عمران نے آدھی کھلی آنکھیں بند کر لیں۔ لیکن ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور پر اس کی گرفت مضبوط تھی۔

”باس۔۔ گولی ماردیں ان سب کو“۔۔ ایک اشتیاق سے پُر آواز سنائی دی۔

”ماردیں گے ٹونی۔۔ اب یہ کہاں جا سکتے ہیں۔ میں ذرا اس احمق سے دو باتیں کر لوں۔ جس کے متعلق باس ہنری نے تعریفوں کے پُل باندھ دیئے تھے۔ پھر میں نے اس کی گردن بھی اتارنی ہے۔ تاکہ بطور ثبوت ساتھ لے جا سکوں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ میک اپ میں ہو اصل نہ ہو۔ ہمیں ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہو گا“۔۔ دوسری آواز نے بڑے پُر مسرت لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے باس۔۔ چیکنگ اچھی چیز ہے''۔۔ پہلی آواز نے کہا۔

''ان سب کو اٹھا کر بڑے کمرے میں لے چلو''۔۔ باس کی آواز سنائی دی۔

اور پھر ایک آدمی نے جھک کر عمران کو کھینچ کر ایک جھٹکے سے اپنے کاندھے پر ڈالا اور عمران تھوڑی دیر بعد ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہاں کرسیوں پر انہیں بٹھا دیا گیا۔

''اس عمران کے ہاتھ باندو۔ میں صرف اسی کو ہوش میں لاؤں گا''۔۔ باس نے کہا۔

اور چند لمحوں بعد عمران کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر کر کے باندھ دیئے گئے۔ عمران نے اس کی گرفت محسوس کر لی۔

''پہلے اس کا میک اپ چیک کرو۔ بعد میں اسے انٹی ٹاشم انجکشن لگانا''۔۔ باس نے کہا۔

''باس میک اپ واشر میں پانی بھی استعمال ہوگا۔ پانی لگنے کی صورت میں انٹی ٹاٹشم انجکشن کی ضرورت نہ رہے گی۔ پانی بذاتِ خود انٹی ٹاٹشم کا کام کرتا ہے''۔۔ ایک آواز سنائی دی۔

''اوہ اچھا۔۔ بہر حال یہ تمہاری مخصوص فیلڈ ہے۔ میرا تو یہی خیال تھا کہ انٹی ٹاٹشم کے بغیر یہ ہوش میں نہیں آسکے گا''۔۔ باس کی حیرت زدہ آواز سنائی دی۔

''نہیں باس۔۔ آپ جانتے تو ہیں اس میدان میں نئے تجربات کا مجھے جنون ہے۔ اور یہ بھی میرا ذاتی تجربہ ہے''۔۔ اُسی آواز نے کہا۔

''گڈ۔۔ چلو انجکشن بچ گیا۔ جلدی کرو''۔۔ باس نے کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد عمران کے چہرے پر ایک کنٹوپ سا چڑھا دیا گیا۔ اور پھر عمران کو اپنے چہرے پر پانی اور کسی کیمیکل کے محلول کی پھوار سی پڑتی محسوس ہوئی۔ ایسے جیسے باربر شیو بنانے سے پہلے پانی کی پھوار

چہرے پر مارتا ہے۔اور عمران نے اپنے جسم کو حرکت دینی شروع کر دی۔ورنہ اُسے خطرہ تھا کہ اگر واقعی انٹی ٹاٹشم کا انجکشن اُسے لگا دیا گیا۔تو چونکہ ٹاٹشم گیس کا اس پر اثر نہ تھا۔اس لئے انٹی ٹاٹشم ری ایکشن کر کے ٹاٹشم بن جائے گا۔اور وہ واقعی بے ہوش ہو جائے گا۔۔ اس سے پہلے تو اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ انجکشن لگنے سے پہلے خود ہی ہوش میں آجائے گا پھر بعد میں جو بہانہ بھی بنتا رہتا۔لیکن اب اُسے جواز مل گیا تھا اور ساتھ ہی ایک قیمتی تجربہ بھی۔کہ پانی بھی انٹی ٹاٹشم کا کام کرتا ہے اُسے خود اس بات کا علم نہ تھا۔بہر حال یہ اس کیلئے ایک قیمتی اطلاع تھی۔

"یہ ہوش میں آرہا ہے"۔۔باس آواز سنائی دی۔اور اُسی لمحے کنٹوپ اس کے چہرے سے ہٹا لیا گیا۔اور عمران نے ہوش میں آنے کی اداکاری تیز کر دی۔لیکن ابھی اس نے اپنی آنکھیں نہ کھولی تھیں۔وہ

اس سے پہلے اپنے آپ کو پوری طرح ہوش میں ظاہر نہ کرنا چاہتا تھا جب تک اس کے ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈ کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کو کاٹ لینے میں کامیاب نہ ہو جائیں۔۔اس کی انگلیاں غیر محسوس طریقے پر کام میں مصروف تھیں۔انداز ایسا تھا جیسے اس کا جسم بے ہوشی کے خلاف جدوجہد کر رہا ہو۔اس لئے کسی کو بلیڈوں کی حرکت کا اندازہ نہ ہوسکتا تھا۔ان سب کی توجہ یقیناً اُس کے ہوش میں آنے کی طرف تھی۔۔جب عمران کو احساس ہو گیا کہ رسی اتنی کٹ چکی ہے کہ اب وہ ایک جھٹکے سے جب چاہے باقی ماندہ رسی کو توڑ سکتا ہے۔تو عمران نے آنکھیں کھول دیں۔اس کے سامنے وہی سات افراد موجود تھے۔بارکر اور اس کا بلو فائر والا ساتھی بالکل سامنے موجود تھے جب کہ باقی پانچ افراد دیوار کے ساتھ لگے کھڑے تھے۔مشین گنیں ان کے ہاتھوں میں تو موجود تھیں لیکن ان کے جسم ڈھیلے تھے۔

ظاہر ہے بے ہوش اور بندھے ہوئے آدمیوں سے انہیں فوری طور پر کوئی خطرہ نہ تھا۔

''تو تمہیں ہوش آ گیا مسٹر علی عمران''۔۔ بارکر نے دو قدم آگے بڑھاتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

عمران چند لمحے خاموشی سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اِدھر اُدھر دیکھتا رہا۔ جیسے اُسے ماحول کا یقین نہ آ رہا ہو۔ ایسا وہ صرف بے ہوشی کی اداکاری کو مکمل کرنے کے لئے کر رہا تھا۔

''اوہ۔۔ یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں''۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے لنک فائر سے اس کوٹھی کا پتہ چلا لیا تھا۔ لیکن تم نہیں جانتے تھے کہ تمہارا مقابلہ بارکر سے ہے۔ اس بارکر سے جس کا نام لے کر آج پوری دنیا کے سیکرٹ ایجنٹ آنکھیں جھکا لیتے ہیں''۔۔ بارکر نے

بڑے فخریہ انداز میں کہا۔

"اوہ تو تم سیکرٹ ایجنٹوں کے پیر ہو۔ بہت خوب پیر آف ورلڈ سیکرٹ ایجنٹس واہ۔۔ لیکن پیر صاحب ہمارے ملک میں پیر کو باریش یعنی داڑھی والا ہونا لازمی ہوتا ہے۔ لیکن تم تو خفیہ والوں کے پیر ہو۔ اس لئے شاید تمہاری داڑھی بھی خفیہ ہو گی۔ پیٹ کے اندر تو نہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو۔۔ تم نے پاور لینڈ کے منہ آ کر زندگی کی سب سے بڑی حماقت کی ہے۔ تم فن لینڈ سے تو بچ کے آ گئے۔ لیکن تم نہیں جانتے تھے کہ پاور لینڈ تمہارا پیچھا جہنم میں بھی نہ چھوڑے گی۔ اور دیکھو میں نے تمہیں کس طرح بے بس کر لیا۔ اب میں تمہاری گردن کاٹ کر اپنے ہمراہ لے جاؤں گا"۔۔ بارکر نے کہا۔

"اچھا ویری گڈ۔۔ لیکن ایک شرط ہے۔ میر اسر لیڈے ایشلے کی

خواب گاہ میں رکھ دینا۔ کم از کم میں پاور لینڈ کی چیئر مین کی خوابگاہ میں کھیلے جانے والے کھیلوں کا چشم دید گواہ تو بنا رہوں گا“ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور بار کر کا چہرہ یک لخت آگ بن گیا۔ اُسے شاید اپنی لیڈی ایشلے کے ساتھ گزری ہوئی راتیں یاد آ گئی تھیں۔

”تم پاور لینڈ کی چیئر مین کی توہین کر رہے ہو۔ اور جانتے ہو اس کی کیا سزا ہے۔ میں چاہتا تو بے ہوشی کے دوران ہی تمہاری گردن کاٹ دیتا۔ لیکن باس ہنری نے تمہاری تعریفوں کے پُل باندھ دیئے تھے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے دو باتیں کر لی جائیں۔ لیکن تم واقعی مکمل اور مجسم احمق ہو“۔ بار کر نے دانت پیستے ہوئے کہا،

”جب پاور لینڈ واپس جانا تو باس ہنری کو میری طرف سے شکریہ ادا کر دینا۔ میں کوشش کروں گا کہ پاور لینڈ کی تباہی کے بعد ہنری سے کوئی نرم سلوک کروں“۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ابھی تمہاری یہ فضول بولنے والی زبان بند ہو جائے گی۔ سمجھے'' بارکر نے چیخ کر کہا۔ اور پھر وہ ٹونی کی طرف مڑا۔

''ٹونی۔۔ استرا لے آؤ۔ میں اپنے ہاتھ سے اس کا سر اس کے دھڑ سے علیحدہ کروں گا''۔۔ بارکر نے مڑ کر ٹونی سے کہا اور ٹونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

''پہلے میری شیو بنا دینا۔ تا کہ سب کو پتہ چل جائے کہ پاور لینڈ نے کسی ایجنٹ کی بجائے پاکیشیا میں کوئی نائی بھیجا تھا''۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس کی توقع کے عین مطابق بارکر غصّے سے پاگل ہو کر تھپڑ مارنے کے لئے اس طرف بڑھا۔ اُسی لمحے عمران نے اپنی کلائیوں کا جھٹکا دیا اور ساتھ ہی تیزی سے نیچے کی طرف جھکا اور اُسے پوری قوت سے تھپڑ مارنے کی کوشش کرتا ہوا بارکر وار خالی جانے کی وجہ سے خود بخود گھوما۔ اور دوسرے لمحے عمران نے بجلی کی سی

تیزی سے اُسے پوری قوت سے ان پانچ مسلح افراد پر اچھال دیا۔ بارکر بری طرح چیختا ہوا پانچوں مسلح افراد سے ٹکرایا جو دروازے کے پاس اکھٹے ہی کھڑے تھے۔ اور ان کے ساتھ ہی عمران پوری قوت سے چھلانگ لگا کر دروازے تک پہنچا اور اس کے ساتھ ہی اس کی لاش پوری قوت سے بارکر کے پہلو پر پڑی۔ بارکر جو تیزی سے اٹھ رہا تھا ایک بار پھر کتے کے پلے کی طرح چیختا ہوا دروازے کے پٹ سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ عمران ضرب لگا کر ہاتھوں کے بل قلابازی کھا گیا۔ اور اس کی اس قلابازی نے درحقیقت اس کی جان بچالی۔ اور نیچے گرے ہوئے ایک آدمی کی مشین گن سے نکلنے والی گولیوں کی بوچھاڑ اس کے سر سے اور فرش کے درمیان خلا سے نکلتی چلی گئی۔ قلابازی کھاتے ہوئے عمران کی دونوں لاتیں پوری قوت سے اس آدمی کے سر پر پڑیں اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے اچھلا۔ اور

اس کے ساتھ ہی تھڑ تھڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخوں نے کمرے کو ہلا کر رکھ دیا۔۔ اُسی لمحے عمران تیزی سے گھوما اور پھر دوسرے راؤنڈ کے ساتھ ہی دروازے پر نمودار ہونے والا ٹونی چیختا ہوا اچھل کر باہر جا گرا۔ اس کے سینے میں نجانے کتنی گولیاں راہ پا گئی تھیں۔ اُسی لمحے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے بازو سے انگارے سے ٹکرائے ہوں۔ اور عمران نے یک لخت سائیڈ میں چھلانگ لگائی اور نیچے گرتے ہی اس کی مشین گن سے ایک بار پھر تڑتڑاہٹ گونجی اور اس پر فائر کرنے والا ایک مسلح آدمی لٹو کی طرح گھوم کر فرش پر گرا۔۔ اُسی لمحے عمران کو ایک سایہ سا دروازے کی طرف لپکتا دکھائی دیا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس نے گولیوں کی بوچھاڑ دروازے پر کر دی۔ لیکن اُسے ایک لمحے کی دیر ہو گئی تھی۔ اور گولیاں دروازے کے پاٹوں اور بیرونی راہداری کی

دیوار سے ٹکرائیں۔۔اور اس کے ساتھ ہی بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں دور جاتی سنائی دیں۔عمران اچھل کے دروازے سے باہر نکلا جہاں ٹونی کی لاش پڑی تھی۔جس کے سینے سے خون نکل نکل کر تالاب کی صورت میں فرش پر جمع ہو گیا تھا۔چھلانگ لگاتے ہوئے عمران کا پیر ٹھیک اس خون پر پڑا۔۔اور پھر عمران نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کا پیر الٹ ہی گیا اور وہ نہ صرف ایک دھماکے سے فرش پر گرا بلکہ کافی دور تک گھسیٹتا چلا گیا۔اُسے اس طرح اچانک گرنے سے خاصی چوٹیں آئیں لیکن ظاہر ہے اس وقت عمران کو ان چوٹوں کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور باہر برآمدے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔اور جب وہ برآمدے میں پہنچا تو اس نے بارکر کو پھاٹک سے باہر نکلتے دیکھ لیا۔عمران بجلی کی سی تیزی سے اس کے پیچھے لپکا۔لیکن پھر پھاٹک کے قریب پہنچ کر وہ رک

گیا۔۔ ظاہر ہے اس طرح پاگلوں کی طرح دوڑنے کا اب کوئی فائدہ نہ تھا۔ بارکر نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اور پھر اس کے ساتھی بے ہوش پڑے تھے۔ اور ہو سکتا ہے کہ بارکر کے اور ساتھی کہیں قریب موجود ہوں اور وہ پوری قوت سے ان پر ٹوٹ پڑیں۔ اس کے ساتھیوں کا ہوش میں آنا ضروری تھا۔ پانی والا نسخہ اسے معلوم ہو چکا تھا ورنہ انٹی ٹاٹشم انجکشن ڈھونڈھنے میں تو ظاہر ہے بہت دیر بھی لگتی اور وقت بھی۔۔ اس لئے عمران برآمدے کے ساتھ ہی ایک کمرے کے باتھ روم میں گھسا اور پھر اس نے وہاں موجود پلاسٹک کی بالٹی کو بڑے نل کے نیچے رکھ کر نل کھول دیا۔ چند لمحوں میں بالٹی آدھی سے زیادہ بھر گئی۔۔ عمران نے نل بند کیا اور بالٹی اٹھائے وہ اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ سب کے سب ہوش میں آ چکے تھے۔

''جلدی کرو حیران ہونے کا وقت نہیں ہے۔اصل مجرم نکل گیا ہے۔ وہ کسی بھی وقت دوبارہ حملہ کرسکتا ہے۔مشین گنیں اٹھاؤ اور یہاں سے نکلنے کی کرو''۔۔عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھیوں نے مردہ افراد کے قریب پڑیں مشین گنیں جھپٹ لیں۔

عمران انہیں لئے ہوئے تیزی سے عقبی طرف آیا۔اور پھر عقبی دروازہ کھول کر پہلے عمران باہر نکلا اور اس کے بعد باقی ساتھی۔

''عمران صاحب۔۔آپ نے اکیلے ہی ان سب کو مار گرایا ہے'' صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اکیلے۔۔ارے ہاں میں اکیلا تھا۔اوہ غضب ہو گیا۔میں تو سمجھا تھا تم سب ساتھ ہو۔باپ رے۔اتنے آدمی اور میں اکیلا''عمران نے خوفزدہ ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''سب علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی اپنی کاروں میں پہنچو۔ اور سید ھے اپنے فلیٹس۔ لیکن نگرانی کا خیال رکھنا''۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور خود بائیں طرف کی گلی مڑ گیا۔ جب کہ باقی ساتھی سید ھے آگے کی طرف دوڑتے گئے۔۔ انہوں نے چکر کاٹ کر سڑک پر جانے کا فیصلہ کیا تھا۔

بار کر موقع ملتے ہی چھلانگ لگا کر کمرے سے نکلا۔ اور پھر بے تحاشا انداز میں دوڑتا ہوا لان کراس کر کے پھاٹک کی کھلی کھڑکی سے باہر نکل آیا۔۔ اس وقت اس کا انداز ایسا تھا جیسے شکاری کتوں کے خوف سے گھبرایا ہوا خرگوش بھاگتا ہے۔ باہر آتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا سامنے والی کوٹھی کے گیٹ میں داخل ہوا۔ جس کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔۔ یہ وہی کوٹھی تھی جس میں سے اس نے ٹاٹشم گیس کا بلو فائر کیا تھا۔ اور جہاں سے نکل کر وہ اور اس کے ساتھی کوٹھی میں داخل ہوئے تھے۔ کوٹھی کے اندر داخل ہوتے ہی وہ چند لمحے دیوار کے ساتھ کھڑا ہانپتا رہا۔ اس کا دماغ زلزلے کی زد میں تھا۔ اُسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ موت کے عمیق گڑھے سے یک لخت باہر آ گیا ہو۔۔ اُسی لمحے اُسے اپنے ساتھیوں اور ٹونی کا خیال آیا تو اس کا ذہن کھول اٹھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا برآمدے میں گھسا اور پھر

درمیانی راہداری میں دوڑتا ہوا ایک کمرے میں گھس گیا۔ اس نے دیوار میں لگی ہوئی ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک مِنی راکٹ پُشر نکالا اور پھر اُسی انداز میں دوڑتا ہوا سیڑھیوں کی طرف لپک گیا۔

''میں ان اب کے پرخچے اڑا دوں گا''۔ بارکر نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر ایک ہی چھلانگ میں دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا وہ اوپر والی منزل پر پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بار پھر اُسی کھڑکی کے سامنے تھا جس سے سامنے والی کوٹھی کا اندرونی حصہ صاف نظر آ رہا تھا۔ اس نے جلدی سے مِنی راکٹ پُشر سیدھا کیا اور اس کا رُخ برآمدے کے اندرونی حصے کی طرف کر کے اس نے دانت بھینچتے ہوئے ٹریگر دبا دیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ٹرچ کی آواز سن کر بری طرح اچھل پڑا۔ یہ آواز بتا رہی تھی کہ پُشر خالی ہے۔

''اوہ ویری بیڈ۔ راکٹ تو لوڈ ہی نہیں کیا''۔ بارکر نے بری طرح

جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے واپس بھاگا۔ اس بار وہ آندھی اور طوفان کی طرح نیچے آیا اور اُسی کمرے مین پہنچ کر اس نے دوبارہ الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے میں سے ایک ڈبّہ نکال کر اُسے کھولنا شروع کر دیا۔۔ لیکن مخصوص انداز میں پیکنگ اب ظاہر ہے اتنی آسانی سے تو نہیں کھل سکتی تھی۔۔ بہر حال بار کر حتی الامکان تیزی سے کام کرتا رہا۔ اور پھر تھوڑی سی جدو جہد کے بعد وہ پیکنگ کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس میں پیلے رنگ کے چار مِنی راکٹ موجود تھے۔ جو سائز میں تو خاصے چھوٹے تھے۔ لیکن بار کر جانتا تھا کہ ان میں خوف ناک تباہی کا پورا سامان موجود تھا۔ ایک ہی مِنی راکٹ سے پوری کوٹھی فضا میں تنکوں کی طرح بکھیری جا سکتی تھی۔ اس نے جلدی سے ایک راکٹ پُشر میں لوڈ کیا۔ دوسرا اٹھا کے جیب میں ڈالا اور ایک بار پھر اُسی طرح آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتا ہوا

واپس اوپر والے کمرے میں پہنچ گیا کوٹھی کا لان اور برآمدہ خالی تھا۔ ''اتنی دیر میں وہ نہیں نکل سکتے۔ ابھی وہ اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لا رہا ہوگا۔ لیکن میں ان سب کو اڑا دوں گا''۔۔ بارکر نے دانت پیستے ہوئے پشر کا رخ ایک بار پھر برآمدے کے اندرونی حصے کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ اس کے جسم کو خاصا زوردار جھٹکا لگا لیکن اس بار ٹرچ کی آواز کی بجائے پیلے رنگ کا تباہ کن راکٹ گولی سے بھی زیادہ رفتار سے اڑتا ہوا سیدھا برآمدے کی اندرونی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اور دوسرے لمحے اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ بارکر جس نے خود راکٹ فائر کیا تھا بے اختیار لڑکھڑا کر رہ گیا۔۔ جس کوٹھی میں وہ موجود تھا وہ بری طرح لرز گئی تھی اور سامنے سڑک پار کوٹھی کے واقعی فضا میں تنکے بکھر گئے تھے ہر طرف گرد اور ریت کے ذرات نے ماحول کو ڈھانپ لیا تھا۔

اوراس کے ساتھ ہی ہر طرف سے چیخوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔راکٹ نے نہ صرف اس کوٹھی کو تباہ کر دیا تھا بلکہ دائیں بائیں ملحقہ کوٹھیوں سے بھی چیخیں آرہی تھیں۔تباہ ہونے والی کوٹھی کے ملبے نے فضا میں گرد پھیلا کر اور زیادہ قیامت برپا کر دی تھی۔۔مگر بار کر کے چہرے پر سکون اُمڈ آیا تھا۔اُسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کوٹھی کے اندر ہی موجود تھے۔اور ظاہر ہے۔اب ان کے جسموں کے ٹکڑے بھی کوٹھی کے ملبے کے ساتھ ہی فضا میں اڑ رہے ہوں گے۔اور اب اُسے صرف اتنا کرنا تھا کہ عمران کا پچکا ہوا سر ڈھونڈھ کر واپس پاور لینڈ لے جانا تھا۔

اب سڑک پر ہر طرف بُری طرح بھگدڑ سی مچی ہوئی تھی۔اور پھر دُور سے فائر بریگیڈ اور پولیس گاڑیوں کے مخصوص ہارن سنائی دینے لگے۔شاید پولیس تھانہ اور فائر بریگیڈ یہاں سے قریب ہی تھے کہ کسی

کے فون کرنے پر اتنی جلدی پہنچ رہے تھے۔۔ بار کرنے باہر کی صورت حال دیکھتے ہی کھڑکی سے باہر جھانک کر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ بری طرح اچھل پڑا۔ جب اس نے سڑک کی ایک سائیڈ پر عمران کو صحیح سلامت کھڑے دیکھا۔ عمران حیرت سے تباہ ہونے والی کوٹھی کو دیکھنے مصروف تھا۔۔ اور بار کر کے ہونٹ بھینچ گئے۔ عمران زندہ تھا۔ جس کے لئے اس نے اپنی کوٹھی اڑادی وہ نہ صرف زندہ تھا بلکہ صحیح سلامت کھڑا تھا۔ وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے دوسرا منی راکٹ نکالا اور پھرتی سے اُسے پُشر میں لوڈ کرنے لگا۔۔ چند ہی لمحوں میں دوسرا راکٹ لوڈ کر کے اس نے ایک بار پھر اس کی نال کھڑکی سے باہر نکالی اور خود باہر جھانک کر عمران کو دیکھنے لگا۔ اب وہ براہِ راست عمران پر راکٹ فائر کرنا چاہتا تھا۔ یہ تو اُسے معلوم تھا کہ اس طرح عمران کا جسم کروڑوں ذرّوں میں

تبدیل ہو جائے گا۔۔ اور وہ شرط کے مطابق اس کا سر پاور لینڈ نہ لے جا سکے گا۔ لیکن اس وقت اُسے اس شرط کو قطعاً کوئی ہوش نہ تھا۔ عمران اب بھی کوٹھی کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔۔ بارکر نے تیزی سے پُشتر سیدھا کیا۔ اور اُسی لمحے عمران کی نظریں گھوم کر اس پر پڑیں۔ اور پھر بارکر کے ٹریگر دبانے اور عمران کے چھلانگ لگانے کا وقت بالکل ایک ہی تھا۔ عمران نے اچانک ایک لمبی چھلانگ دوسری طرف لگائی تھی۔ لیکن اس وقت بارکر ٹریگر دبا چکا تھا___ اور اس کے پاس پُشتر کا رخ بدلنے کا وقت نہ تھا۔ راکٹ گولی سے بھی تیز رفتار سے نکلا اور ٹھیک اس جگہ سڑک سے ٹکرایا جہاں ایک لمحہ پہلے عمران موجود تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک اور خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور جیسے سڑک پر قیامت برپا ہو گئی۔ دھماکے کے ساتھ ہی چیخوں کا ایک طوفان سا اٹھا۔۔ بارکر نے پُشتر وہیں پھینکا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا باہر

کی طرف لپکا۔ اس کی چھٹی حس بتا رہی تھی۔ کہ عمران راکٹ کی زد سے بچ نکلا ہے۔ اور ظاہر ہے عمران اُسے دیکھ چکا تھا۔ اس لئے اب اس کا اس کوٹھی میں پہنچنا یقینی تھا۔۔ بارکر دوسرے راکٹ سے پیدا ہونے والی تباہی کے وقفے کو استعمال کرنا چاہتا تھا۔ وہ نیچے جانے کی بجائے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر چھت پر پہنچا۔ اور پھر اس نے عمران کی مخالف سمت میں ملحقہ کوٹھی کی چھت پر چھلانگ لگا دی ___ دونوں کوٹھیوں کے درمیان چار فٹ کا خلا تھا۔ لیکن بارکر آسانی سے اس خلا کو پار کر گیا۔ اور ایک دھماکے سے چھت پر گرا۔ اور دوسرے لمحے وہ دوڑتا ہوا اس سے ملحقہ کوٹھی کی چھت پر کود گیا۔ یہاں بھی وہ حیرت انگیز پھرتی سے درمیانی خلا پھلانگ گیا تھا۔ لیکن اس کوٹھی کے بعد اور کوئی کوٹھی نہ تھی ___ اس لئے وہ تیزی سے سیڑھیوں کی طرف لپکا۔ سیڑھیاں اترتا ہوا جب وہ نیچے آیا تو یہ دیکھ کر اِس کی مسرت کی انتہا نہ

رہی کہ کوٹھی خالی پڑی تھی۔ اس میں کوئی آدمی نہ تھا۔ کوٹھی کو خالی پا کر وہ باہر جانے کی بجائے اندر کی طرف لپکا۔ اس کا خیال تھا کہ اندر یقیناً ٹیلی فون ہوگا۔ ٹیلی فون تو اُسے مل گیا۔ لیکن یہ دیکھ کر جھنجلا گیا کہ اس میں ٹون ہی نہ تھی۔ وہ شاید عدم ادائیگی بل کی وجہ سے کٹ چکا تھا۔ اُسی لمحے اُسے خیال آیا کہ پولیس یا عمران اور اس کے ساتھی لازماً اُسے ملحقہ کوٹھیوں میں تلاش کریں گے یا پھر وہ ناکہ بندی کرنے کی کوشش کریں گے ___ اس لئے اُسے فوری طور پر اس علاقے سے نکل جانا چاہیئے۔ وہ باہر آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اُسی لمحے اُسے ایک خیال آیا تو وہ اچھل پڑا۔ اُسے یاد ہی نہ رہا تھا کہ اس کا کوٹ ڈبل کلر میں ہے اس نے جلدی سے کوٹ اتار۔ اُسے الٹا کر کے دوبارہ پہن لیا۔ اب اس کا کوٹ بڑے چیک کی بجائے لائننگ میں آگیا تھا ___ اور رنگ بھی بدل چکا تھا۔ پھاٹک کی

چھوٹی کھڑکی کھول کر اس نے باہر جھانکا تو سڑک پر لوگ دوڑتے پھر رہے تھے۔ پولیس کی گاڑیاں اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں بھی آ جا رہی تھیں۔ وہ باہر آیا اور پھر لوگوں کے ساتھ ہی دوڑتا ہوا جائے حادثہ کی طرف بڑھا۔۔ شاید ارد گرد کے لوگ موقعے کو آنکھوں سے دیکھنے کے لئے ادھر جا رہے تھے۔ تھوڑی دُور ان کے ساتھ جانے کے بعد وہ ایک گلی میں مڑ گیا۔ اور پھر کافی دیر تک گلیوں میں چکراتے پھرنے کے بعد وہ ایک اور سڑک کے کنارے آگے بڑھتا گیا۔ اس وقت وہ ہر طرح سے محتاط اور چوکنا تھا__ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اس نے ایک جگہ کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُسے بس سٹاپ کا بورڈ نظر آ گیا۔ اس نے ایک طویل سانس لیا۔ اور وہاں پہنچ کر کھڑے لوگوں میں شامل ہو گیا۔ یہ سب لوگ یقیناً بس کی انتظار میں تھے۔ وہ سب ان خوفناک دھماکوں کے متعلق باتیں کر

رہے تھے اور ان کے تبصروں کا لب لباب یہ تھا کہ یہ دھماکے دہشت پسندوں کی طرف سے حکومت کا ناکام بنانے کے لئے کیئے جا رہے ہیں۔۔ بارکر خاموش کھڑا سنتا رہا اور دل ہی دل میں ان کے تبصروں پر ہنستا رہا۔ اب وہ انہیں کیا بتاتا کہ دھماکے کس لئے ہوئے اور ان دھماکوں کا ذمہ دار ان کے ساتھ کھڑا ان کی باتیں سن رہا ہے۔

تھوڑی دیر بعد ایک بس آ کر وہاں رکی۔ اور پھر باقی لوگوں کے ساتھ وہ بھی بس میں سوار ہو گیا۔ بس پر لکھے ہوئے آخری سٹاپ کا نام اس نے پڑھ لیا تھا۔ گو وہ اس علاقے کو جانتا تو نہ تھا۔ لیکن بہر حال اب کنڈیکٹر کو تو کچھ بتانا تھا۔ اور اُسی لمحے اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے مسافر نے بھی اُسی سٹاپ کا نام کنڈیکٹر سے لیا اور کنڈیکٹر نے اسے ٹکٹ کاٹ کر دیا اور ایک چھوٹا نوٹ لے لیا۔۔ بارکر نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس جیسا چھوٹا نوٹ نکالا اور کنڈیکٹر کی

طرف بڑھا کر اس نے اُسی سٹاپ کا نام لیا تو کنڈیکٹر نے اُسے بھی ٹکٹ پکڑا دیا۔

''آپ بھی دھوبی گھاٹ جا رہے ہیں۔ آپ وہیں رہتے ہیں'' ساتھ والے مسافر نے چونک کر بارکر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔۔ میں وہاں ایک دوست سے ملنے جا رہا ہوں۔ مسٹر مارٹن سے۔ وہ انشورنس میں آفیسر ہیں''۔ بارکر نے اسے مطمئن کرنے کے لئے جان بوجھ کر ایک فرضی نام لے دیا۔

''مسٹر مارٹن۔۔ اوہ۔۔ وہ تو میرے ہمسائے ہیں۔ انشورنس میں ہیں بہت اچھے آدمی ہیں''۔۔ اس مسافر نے کہا اور بارکر بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ خواہ مخواہ ایک نئی مصیبت گلے لگ رہی تھی۔ اب اسے کیا معلوم تھا کہ واقعی کوئی مارٹن بھی ہوگا۔ اور نہ صرف انشورنس میں ہوگا بلکہ بارکر کی بدقسمتی سے اس کا ہمسایہ بھی ہوگا۔ لیکن

ظاہر ہے اب وہ انکار نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے صرف سر ہلا کر رہ گیا۔

بس تھوڑی دیر بعد شہر میں داخل ہوئی ۔۔ اور پھر مختلف سٹاپس پر رکتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ شہر کے ایک مصروف سٹاپ پر جیسے ہی وہ رکی بارکر اچانک اٹھ کھڑا ہوا۔

''ارے ابھی دھوبی گھاٹ تو نہیں آیا''۔۔ مسافر نے چونک کر کہا۔

''وہ ایک دوست نظر آ گیا ہے میں اس سے مل لوں''۔۔ بارکر نے جلدی سے کہا اور بس سے نیچے اتر گیا۔ اس آدمی سے پیچھا چھڑانے کا یہی ایک طریقہ تھا۔ اور پھر اس نے دھوبی گھاٹ تو بہر حال جانا ہی نہ تھا۔

بس کے چلنے کے بعد بارکر نے ایک خالی ٹیکسی پکڑی اور اُسے گارڈن ٹاؤن چلنے کے لئے کہا۔ کہاں ٹونی کا گروپ موجود تھا۔ ظاہر ہے اب بارکر کے لئے وہی ٹھکانہ رہ گیا تھا۔

عمران گلی سے ہوتا ہوا جیسے ہی سڑک پر پہنچا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہی کوٹھی جس میں سے وہ ابھی نکلے تھے۔ ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں بکھر گئی۔۔ عمران اس کوٹھی سے دو کوٹھی دور تھا۔ لیکن اس کے باوجود دھماکہ اس قدر خوفناک تھا کہ عمران بے اختیار لڑکھڑا کر نیچے گر پڑا۔ لیکن جلد ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ ہر طرف بھگدڑ سی مچ گئی تھی۔ اور تباہ شدہ کوٹھی سے ملحقہ دونوں کوٹھیوں کو بھی شدید نقصان پہنچا تھا۔ عمران اٹھ کر حیرت سے تباہ ہونے والی کوٹھی کو دیکھنے لگا۔ اُسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ کوٹھی اس طرح بھی تباہ ہو سکتی ہے۔ دھماکہ یوں لگتا تھا جیسے ٹائم بم کا ہو۔ لیکن یہ ٹائم بم کوٹھی میں کیسے لگایا جا سکتا تھا۔ مجرم تو خود کوٹھی میں موجود تھے۔ اور اگر عمران اپنی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی بلیڈوں سے کاٹ کر ان پر حملہ آور نہ ہو جاتا تو لازماً مجرم اب بھی کوٹھی میں ہوتے۔ اس لئے کسی ٹائم بم کا تو

سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ یہی سوچا جا سکتا تھا کہ فرار ہو جانے والے بارکر نے باہر سے بم پھینکا ہو گا۔ لیکن دھماکہ کا مرکز عمران کے اندازے کے مطابق کوٹھی کی عمارت تھی۔۔ اگر باہر سے بم پھینکا جاتا تو وہ زیادہ سے زیادہ لان میں گر کر پھٹتا۔ اس سے تو یہی نتیجہ نکالا جا سکتا تھا کہ کسی پُشر سے بم پھینکا گیا ہے۔ لیکن ظاہر ہے بھری بڑی سڑک سے تو بم پھینکنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا تھا کہ کسی سامنے والی عمارت سے پھینکا گیا ہو گا۔۔ یہی سوچتے ہی عمران نے ایسی عمارت کو چیک کرنے کے لئے گردن موڑی اور اسی لمحے تباہ شدہ کوٹھی کے سامنے والی کوٹھی کی دوسری منزل پر واقع کھڑکی پر اسے بارکر کا چہرہ بھی نظر آیا اور ساتھ ہی منی راکٹ پشر کی مخصوص نال بھی۔۔ بارکر اور پشر دونوں کا رخ عمران کی طرف ہی تھا۔ بارکر کے چہرے پر نظر پڑتے ہی عمران نے یک لخت سڑک

کی دوسری طرف ایک زوردار چھلانگ ماری۔ اور جیسے وہ اڑتا ہوا سڑک کی دوسری طرف فٹ پاتھ پر جا گرا۔ اُسی لمحے عین اس جگہ جہاں ایک لمحہ پہلے عمران موجود تھا۔ ایک اور خوف ناک دھماکہ ہوا۔۔ یہ دھماکہ اس قدر زوردار تھا کہ سڑک سے گزرنے والی ایک کار اڑتی ہوئی سائیڈ کی کوٹھی کی دیوار سے پوری قوت سے ٹکرائی اور ساتھ ہی ارد گرد موجود کئی افراد کے جسموں کے ہزاروں ٹکڑے فضا میں اڑنے لگے۔۔ اچانک درمیان میں کار آجانے کی وجہ سے عمران فوری طور پر اس بم کے اڑنے والے ذرات کے علاوہ سڑک کے ٹکڑوں سے بچ گیا۔ اس نے دوسرے ہی لمحے قلابازی کھائی اور دوسری طرف لگے ہوئے ایک پودے کے گڑھے میں دب گیا۔ سڑک اور پتھروں کی بارش اس کے اوپر سے گزر گئی۔ اور وہ گڑھے میں دبے ہونے کی وجہ سے بال بال محفوظ رہا۔ دھماکے کی بازگشت

ابھی تک اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے بم عین اس کے سر کے اوپر پھٹا ہو۔ اس بار واقعی وہ صریحاً موت سے بال بال بچا تھا۔ اگر وہ ایک لمحہ اور مڑ کر نہ دیکھتا تو فطری حفاظت کے تحت وہ اچانک چھلانگ نہ لگا دیتا تو اس کے جسم کے ٹکڑوں کی گنتی بھی محال ہو جاتی۔ ہر طرف چیخ و پکار اور بھگدڑ سی مچی ہوئی تھی۔ چند لمحے تو واقعی عمران کا ذہن ماؤف سا رہا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اسی گڑھے میں پیدا ہوا ہے۔ اور اُسے قیامت تک یہیں رہنا ہے اس کا سانس خود بخود تیز ہو گیا تھا۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی اس کا شعور بیدار ہو گیا اور عمران اچھل کر گڑھے سے باہر نکلا۔ اور پھر بے تحاشا دوڑتا ہوا اس عقبی گلی کی طرف بڑھ گیا جو کہ بار کر والی کوٹھی کے عقب میں جاتی تھی۔ اسے یقین تھا کہ بار کر عقبی دروازے سے باہر نکلے گا۔ لیکن ایک کوٹھی کراس کرتے ہی وہ رک گیا۔ آگے گلی بند

ہو گئی تھی۔عمران جھنجلا کر واپس پلٹا اور پھر ذرا پہلے دائیں طرف جاتی ہوئی گلی میں داخل ہو کر وہ اس کوٹھی کے عقب میں پہنچ گیا۔عقبی دروازہ بند تھا۔عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر جمپ لگا کر وہ پہلے دیوار پر چڑھا اور دوسرے ہی لمحے اندر کود گیا۔۔اس کے دماغ پر اب وحشت سی سوار ہو گئی تھی۔وہ ابھی اور اسی لمحے بارکر کی گردن اپنے ہاتھوں سے توڑنا چاہتا تھا۔نیچے کود کر وہ چند لمحے لان کی باڑ کے ساتھ دبکا رہا۔لیکن جب دھماکہ کا کوئی ردِّعمل ظاہر نہ ہوا تو وہ دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔اس کی چھٹی حِس بتا رہی تھی کہ بارکر وہاں سے فرار ہو چکا ہے۔وہ سائیڈ گلی سے ہوتا ہوا سامنے کے رخ آیا کہ شاید بارکر سامنے کی طرف سے نکلا ہو۔حالانکہ بظاہر اس کا امکان نہ تھا۔کیونکہ مجرموں کی نفسیات کے مطابق اس قدر خوفناک واردات کرنے کے بعد سامنے کے رخ جانے کا وہ حوصلہ ہی نہ کر سکتے تھے۔۔ لیکن اس

کے باوجود عمران نے چیک کرنا ضروری سمجھا۔ مین پھاٹک اور اس کی ذیلی کھڑی اندر سے بند تھی۔ عمران مجرموں کے اس طرح فرار ہو جانے پر دل ہی دل میں حیران ہونے لگا۔ پہلے بھی تباہ شدہ کوٹھی میں مجرم اسی طرح فرار ہوئے تھے کہ دونوں بیرونی دروازے اندر سے بند تھے اور اب بھی یہی صورت حال تھی۔۔ حالانکہ وہ آسانی سے کوئی بھی دروازہ کھول کر باہر نکل سکتے تھے۔ عمران اب عمارت کے اندر داخل ہوا۔ اور پھر وہ اس کمرے میں پہنچ گیا۔ جہاں میز پر اب بھی وہ پیکنگ موجود تھی۔ جس میں پیلے رنگ کے دو منی راکٹ پڑے ہوئے تھے۔ جب کہ پیکنگ کے مطابق دو راکت موجود نہ تھے۔۔ عمران سر ہلاتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور پھر جب وہ اوپر والے کمرے میں پہنچا تو اس نے ایک طویل سانس لیا۔ منی راکٹ پشر وہاں پڑا ہوا تھا۔ عمران نے راکٹ کی نال کو سونگھا فائر اس سے کیا گیا تھا۔۔ اب

وہ سمجھ گیا کہ بارکر اس کوٹھی سے فرار ہو کر یہاں آیا اور پھر یہیں سے اس نے پشر کے ذریعے کوٹھی کے اندر راکٹ فائر کیا۔ اور اُسے تباہ کرنے کے بعد شاید اس نے باہر جھانکا ہوگا تو عمران اسے نظر آ گیا اور دوسرا راکٹ اس نے عمران پر فائر کر دیا ہوگا۔۔ لیکن اسے پہلے فرار ہو کر یہاں تک پہنچنے میں اتنی دیر تو نہ لگ سکتی تھی۔ جتنی دیر بعد اس نے پہلا راکٹ پھینکا حالانکہ عمران نے پانی بھر کر اپنے ساتھیوں کو ہوش دلایا تھا۔ اور پھر وہ عقبی دروازے سے نکل کر گھوم کر جب سڑک پر آیا تھا تو کوٹھی میں راکٹ پھینکا گیا۔ اگر اس وقت راکٹ فائر ہوتا جب کہ وہ سب کوٹھی کے اندر تھے تو لازماً ان سب کے پرخچے اڑ جاتے۔۔ بارکر کی دیر نے ان سب کی جانیں بچا لیں تھیں۔ لیکن اسے دیر کیوں ہوئی۔ اب ظاہر ہے اس کا جواب تو اس کے پاس نہ تھا ۔ اب اسے کیا معلوم تھا کہ اگر پہلے پشر میں راکٹ لوڈ ہوتا تو پھر واقعی

ان کا حشر ہو چکا ہوتا۔ لیکن مارنے والے سے بچانے والا یقیناً طاقتور ہے۔

عمران ایک بار پھر نیچے اترا اور اس نے پوری کوٹھی کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ کوٹھی کے اندر خاصا اسلحہ موجود تھا۔ لیکن کھانے پینے کی کوئی چیز نظر نہ آنے پر عمران سمجھ گیا کہ اس کوٹھی کو صرف ایمرجنسی کے وقت استعمال کے لئے ریزرو رکھا گیا ہوگا۔۔ اور شاید گیس بلور کو بھی اسی کوٹھی سے ہی فائر کیا گیا تھا۔ کیونکہ اس کھڑکی سے تباہ شدہ کوٹھی کا لان برآمدہ اور اس کا اندرونی حصہ صاف نظر آتا تھا۔ کافی دیر تک تلاشی لینے کے باوجود جب عمران کے ہاتھ کوئی ایسا کلیو نہ آسکا۔ جس سے وہ بارکر کا کوئی اور ٹھکانہ ڈھونڈھ سکتا۔ تو عمران عقبی دروازہ کھول کر باہر آگیا۔۔ اور پھر گلی میں سے ہوتا ہوا جب وہ سڑک پر پہنچا تو وہاں پولیس نے گھیرا ڈال رکھا تھا۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیاں۔ ایمبولنس۔

کاروں اور پولیس گاڑیوں کا ایک اژدہام سا تھا۔عمران بچتا بچاتا اپنی کار کی طرف بڑھا۔تو اس نے اپنے ساتھیوں کو کار کے قریب موجود پایا۔۔عمران کو دیکھتے ہی ان سب کے چہرے کھل اٹھے۔

”اوہ عمران صاحب شکر ہے۔آپ زندہ نظر آ گئے۔ورنہ آپ جس طرح مڑ گئے تھے۔اس سے تو یہی اندازہ ہوتا تھا کہ دوسرا دھماکہ آپ والی جگہ پر ہی ہوا ہو گا“۔۔صفدر نے کہا۔

اور جب عمران نے ساری صورت حال بتائی تو وہ سب اپنے اور عمران کے اس طرح زندہ بچ جانے پر حیران رہ گئے۔

”آخر یہ چکر کیا ہے۔یہ بارکر کیا چاہتا ہے“۔۔تنویر نے حیران ہو کر پوچھا۔

”وہ میرا سر پاور لینڈ کے ڈائریکٹران کے سامنے پیش کرنے کا وعدہ کر آیا ہے۔اور چونکہ جسم کو ساتھ لے جانے میں بار برداری کا خرچہ

زیادہ آتا ہے۔ اس لئے بچت کی غرض سے وہ صرف سر لے جانا چاہتا ہے''۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب یہ بارکر فرار ہو کر کہاں گیا ہوگا''۔۔ جولیا نے کہا۔

''جہاں بھی ہوگا بہر حال اسے وعدہ پورا کرنے کے لئے میرے پاس تو آنا ہی پڑے گا''۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر صفدر کو اپنے ساتھ آنے کا شارہ کر کے وہ کار میں بیٹھ گیا۔ باقی سب بھی اپنی اپنی کاروں کی طرف بڑھ گئے۔

''عمران صاحب کہاں کا پروگرام ہے''۔۔ صفدر نے کالونی سے باہر نکل کر اپنی کار عمران کے ساتھ لے آتے ہوئے پوچھا۔

''میرا خیال ہے بارکر تمہیں آرگنزا کے پاس نظر آیا تھا تو شاید وہ نارٹی کا واقف ہو''۔۔ عمران نے زور سے کہا۔ اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کاریں ہوٹل آگنزا کی سائیڈ میں جا کر رک

گئیں۔اور پھر عمران اور صفدر کاروں سے اتر کر ہوٹل کی طرف بڑھ گئے۔عمران اور صفدر دونوں کی کپڑوں پر بے شمار سلوٹیں پڑ چکی تھیں۔ عمران کے جسم پر تو گردوں اور مٹی کے نشانات بھی موجود تھے۔۔لیکن ظاہر ہے عمران ایسی باتوں کی کہاں پرواہ کرنے والا تھا۔

ہوٹل میں اس وقت بھی اچھا خاصا رش تھا۔عمران کاؤنٹر کی طرف مڑ گیا۔جہاں ایک دبلا پتلا سا آدمی کھڑا تھا۔

”نارٹی سے کہو سپرنٹنڈنٹ فیاض کا دوست علی عمران ملنے آیا ہے“ عمران نے دبلے پتلے کاؤنٹر مین سے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ یس سر“۔۔کاؤنٹر مین نے کہا۔اور پھر کاؤنٹر پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر کا دبا دیا۔

”یس“۔۔دوسری طرف سے ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

”باس میں کاؤنٹر سے بول رہا ہوں۔سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب کے

دوست علی عمران صاحب اور ان کے ایک ساتھی آئے ہیں وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں"۔۔ کاؤنٹر مین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے آفس میں بھجوا دو"۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور کاؤنٹر مین نے رسیور رکھ کر ایک ویٹر سے انہیں آفس پہنچانے کا کہا۔

"آیئے جناب"۔۔ ویٹر نے کہا۔ اور پھر وہ عمران اور صفدر کو ہمراہ لے کر راہداری میں مڑ گیا۔ سامنے ہی ایک دروازے پر آفس کی تختی لگی ہوئی تھی۔ عمران سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ پہلے بھی کئی بار نارٹی سے اسی دفتر میں مل چکا تھا۔ ویٹر نے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

"لیس کم ان"۔۔ اندر سے وہی سخت آواز ابھری۔ اور ویٹر نے انہیں اندر جانے کا اشارہ کیا۔

عمران نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو وہ اندر سے بند نہ تھا۔ اسلئے آسانی

سے کھلتا گیا۔ اور پھر عمران اور صفدر اندر داخل ہوئے۔ میز کے پیچھے گینڈے جیسی جسامت کا مالک نارٹی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا عمران کو اندر آتے دیکھ کر وہ استقبالیہ انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔۔ زہے نصیب۔۔ آج کیسے ادھر بھول پڑے"۔۔ نارٹی نے بڑے پُر جوش انداز میں مصافحے کے لئے عمران کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

تم جیسے آدمی کے منہ سے یہ لکھنوی زبان کچھ اچھی نہیں لگتی۔ تمہیں تو کوئی کرخت زبان بولنی چاہئیے"۔۔ عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ اور نارٹی کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اور پھر اس نے صفدر سے بھی مصافحہ کیا۔ اور انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"پہلے تو یہ بتائیے آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے"۔۔ نارٹی نے کہا۔

"فی الحال ہم پینے کے لئے نہیں پلانے کے موڈ میں ہیں" عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔۔آپ مجھے پلائیں گے کیا''۔۔نارٹی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''اگر تم نے معمولی سا جھوٹ بولا تو جھاڑ پلاؤں گا اور اگر زیادہ جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو کولھو میں بھی پیلا جا سکتا ہے۔۔عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔میں جھوٹ بولوں گا۔مجھے کیا ضرورت ہے جھوٹ بولنے کی۔۔اور ایک بات اور بتا دوں کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض میرا دوست ہے۔اس کی وجہ سے میں آپ کی عزت کرتا ہوں۔ ورنہ میرے پاس تو کسی سے بات کرنے کا بھی وقت نہیں ہے'' نارٹی نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔وہ یقیناً عمران کے ریمارکس کا بُرا مان گیا تھا۔

''سپرنٹنڈنٹ فیاض کی طرف سے دی ہوئی عزت تو میں تمہیں واپس دیتا ہوں۔ اسے تم اپنی میز کے دراز میں واپس رکھ کر تالا لگالو۔ باقی رہا بات کرنے کا وقت تو میں بھی زبان ہلانے سے ہاتھ ہلانا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ سمجھے ویسے اتنا چراغپا ہونے کی ضرورت نہیں ہے''۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور نارٹی ہونٹ کاٹتا خاموش بیٹھا رہا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''جی فرمایئے میں آپ کی کیا خدمت کرسکتا ہوں''۔۔ چند لمحوں بعد نارٹی نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔ لیکن اس بار لہجہ کاروباری تھا۔

''بارکر یہاں آیا تھا''۔۔ عمران نے اچانک کہا۔ اور نارٹی اس اچانک جملے کی وجہ سے اپنے آپ کو چونکنے سے باز نہ رکھ سکا۔

''ہاں۔۔ مگر۔۔ کک کون بارکر''۔۔ نارٹی نے بُری طرح بوکھلائے

Waseem Anwar
03365557121

ہوئے لہجے میں کہا۔

"پار لینڈ کا بار کر۔۔ اور سنو نارٹی۔۔ جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صاف صاف بتا دو۔ بار کر نے تو یہاں سے واپس چلے جانا ہے۔ لیکن ہم نے یہیں رہنا ہے"۔۔ عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔۔ لیکن آپ کو کس نے بتایا کہ بار کر یہاں آیا تھا۔ اور دوسری بات یہ کہ پاور لینڈ کیا ہے۔ بار کر تو کارمن سیکرٹ ایجنٹ ہے"۔۔ نارٹی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور کارمن سیکرٹ ایجنٹ کا سن کر عمران بھی چونک پڑا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ بار کر یہاں کیوں آیا تھا"۔۔ عمران نے کہا۔"وہ میرا پرانا دوست اور محسن ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ آپ سے ملنے آیا تھا"۔۔ نارٹی نے اس بار صاف لہجے میں کہا۔

اور پھر اس نے شروع سے آخر تک ساری بات عمران کو بتا دی۔ کہ کس

طرح وہ خط پہنچانا چاہتا تھا۔عمران اس کے لہجے سے سمجھ گیا کہ نارٹی سچ بول رہا ہے۔شاید بار کرنے اُسے کہانی ہی یہی سنائی ہو گی۔۔ سیکرٹ ایجنٹ تو اپنے سائے سے بھی بدکتا ہے وہ نارٹی کو اصل بات کہا بتا سکتا تھا۔اب تم سچ بول رہے ہو۔اس لئے ہماری تمہاری دوستی پکّی۔اور سنو۔اب میں اس سے ملنا چاہتا ہوں“۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور نارٹی چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ آئی۔

”میں نے کوشش کی تھی کہ اس کا پتہ معلوم ہو جائے لیکن اس نے کہا میں خود ہی فون کر لوں گا۔اور پھر دو بار فون بھی اس نے خود ہی کیا تھا“۔۔نارٹی نے جواب دیا۔

”اچھا ٹھیک ہے۔اب اس کا فون آئے تو اُسے بے شک کہہ دینا کہ عمران تم سے ملنا چاہتا ہے“۔۔عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے میں کہہ دوں گا“۔۔نارٹی نے کہا اور عمران اس سے

مصافحہ کر کے باہر آ گیا۔ ہوٹل سے باہر آنے کے بعد عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صفدر تم اپنے فلیٹ جا کر لباس بھی بدل لو اور میک اپ بھی کر لو۔ اب تمہارے ڈیوٹی یہیں مستقل رہے گی۔ بار کر لازماً نارٹی کو فون کرے گا یا خود اس سے ملنے آئے گا۔ اور ہو سکتا ہے اب وہ میک اپ میں ہو۔ تم نے نارٹی کا فون بھی ٹیپ کرنا ہے۔ اور اس کی نگرانی بھی کرنی ہے۔ اگر فون آئے تو لوکیشن چیکنگ آلے کی مدد سے لوکیشن چیک کر لینا۔ اور اگر خود ملنے آئے تو اس کی نگرانی کر کے اطلاع دینی ہے"۔ عمران نے صفدر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سارا انتظام کر لوں گا"۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر عمران اور صفدر اپنی اپنی کاروں کی طرف بڑھ گئے۔

بار کر کے چہرے پر شدید جھنجلاہٹ کے آثار نمایاں تھے۔ٹونی اور اس کے گروپ کے بہترین پانچ ساتھیوں کے اس طرح قتل نے اور پھر کوٹھی کے تباہ ہو جانے کے باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں کا اس طرح بچ نکلنے پر اس کا پارہ بُری طرح چڑھا ہوا تھا۔ٹونی کے گروپ ہیڈ کوارٹر میں پہنچ کر اس نے باقی ساتھیوں کو ٹونی اور پانچ آدمیوں کی ہلاکت سے مطلع کیا اور ٹونی کے اسسٹنٹ میتھوئس کو اس نے گروپ کا انچارج بنا دیا۔اور اُسے اور اس کے دیگر ساتھیوں کو ہر طرح تیار رہنے کا حکم دیا۔۔لیکن اب بار کر کو یہ سمجھ نہ آرہی تھی کہ وہ عمران کو کہاں گھیرے۔ویسے وہ دل ہی دل میں اپنے آپ کو صلوٰتیں سنا رہا تھا کہ وہ عمران سے باتیں کرنے کے چکر میں کیوں پڑا۔بہتر ہوتا کہ وہ بے ہوش عمران کو ہی گولیوں سے چھلنی کر دیتا۔۔لیکن اُسے کیا معلوم تھا کہ عمران سرے سے بے ہوش ہی نہ ہوا تھا۔اگر وہ اس وقت اُسے

مارنے کی کوشش کرتا تب بھی عمران لازماً مزاحمت کرتا چاہے اس کا نتیجہ کچھ بھی نکلتا۔

بارکر ابھی بیٹھا اس بات پر غور کر رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور میتھوئس اندر داخل ہوا۔ وہ لمبے قد اور چھریرے جسم کا نوجوان تھا۔

”باس میں نے عمران کے فلیٹ کی نگرانی کے لئے ایک آدمی بھیج دیا ہے۔ جیسے ہی عمران فلیٹ میں پہنچے گا۔ وہ ہمیں اطلاع دے گا“ میتھوئس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔۔ ٹھیک ہے۔۔ لیکن میرے خیال میں فلیٹ پر حملے کے بعد وہ اب فلیٹ پر ہرگز نہ جائے گا۔ ہمیں اس کا کوئی اور ٹھکانہ ڈھونڈھنا ہوگا۔ ارے ہاں نارٹی نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے متعلق بتایا تھا کہ وہ عمران کو کہیں نہ کہیں سے ڈھونڈھ نکالے گا۔ نارٹی نے اس کا کوئی پتہ تو بتایا تھا“۔۔ بارکر نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

''نارٹی کون ہے باس''۔۔میتھوئس نے پوچھا وہ اب ایک کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

''ہے ایک آدمی''۔۔بارکر نے سر ہلاتے ہوئے کہا وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کا پتہ بھول چکا تھا۔وہ چند لمحے تو بیٹھا سوچتا رہا۔اور پھر اسے خیال آگیا کہ عمران لازماً نارٹی سے ملا ہوگا تبھی اُسے اس کے نام کا علم ہوا ہوگا۔۔حالانکہ اس نے نارٹی کو منع کیا تھا کہ وہ عمران کو اس کے متعلق کچھ نہ بتائے۔اس نے نارٹی کو اس حکم عدولی پر سبق سکھانے کا فیصلہ تو کرلیا تھا لیکن ظاہر ہے ابھی ایسا موقع نہ تھا پہلے اُسے اپنا مشن مکمل کرنا تھا۔اس نے ٹیلی فون اپنی طرف کھسکایا اور پھر نارٹی کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے لگا۔وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کا پتہ اس سے دوبارہ پوچھنا چاہتا تھا۔کوڈ وغیرہ بتانے کے بعد اس کا رابطہ نارٹی سے قائم ہوگیا۔

''نارٹی سپیکنگ''۔۔نارٹی کی آواز سنائی دی۔

''بارکر بول رہا ہوں۔میں نے تمہیں منع کیا تھا نارٹی کہ عمران کو میرے متعلق کچھ نہ بتانا لیکن تم نے اُسے سب کچھ بتا دیا''۔۔بارکر نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ مسٹر بارکر۔۔میں نے تو اُسے کچھ نہیں بتایا۔اس نے آتے ہی تمہارا نام لیا اور کہنے لگا کہ بارکر یہاں کیوں آیا تھا اور وہ کسی پاور لینڈ کا نام لے رہا تھا''۔۔نارٹی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''وہ تمہارے پاس کس وقت آیا تھا''۔۔بارکر نے چونک کر پوچھا۔

''تقریباً آدھا گھنٹہ ہو چکا ہے۔وہ اب تم سے خود ملنا چاہتا ہے''نارٹی نے کہا۔اور بارکر سمجھ گیا کہ عمران تباہ شدہ کوٹھی سے نکل کر سیدھا نارٹی کے پاس پہنچا ہوگا۔تبھی وہ آدھے گھنٹے کی بات کر رہا تھا۔

''کوئی پتہ اس نے بتایا ہے''۔۔بارکر نے چونک کر پوچھا۔

''پتہ نہیں۔۔بس اتنی بات کہہ کر وہ چلا گیا''۔۔نارٹی نے چونکتے ہوئے کہا۔

''اچھا یہ بتاؤ اس کے دوست سپرنٹنڈنٹ فیاض کا پتہ تم نے کیا بتایا تھا''۔۔بارکر نے مایوس ہوتے ہوئے پوچھا۔

''وہ ذیشان کالونی کوٹھی نمبر بارہ میں رہتا ہے۔ٹھیک ہے آپ اس سے مل لیں وہ یقیناً عمران کو کہیں نہ کہیں سے ڈھونڈ نکالے گا'' نارٹی نے کہا۔اور بارکر نے او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کیئے۔

''یس انکوائری پلیز''۔۔چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے گھر کا نمبر بتایئے''

بارکر نے کہا اور آپریٹر نے ایک نمبر دہرایا۔بارکر نے تھینک یو کہہ کر

کریڈل دبا دیا اور پھر آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنے لگا۔ پہلے تو کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی۔ پھر کسی نے رسیور اٹھالیا۔

''یس''۔۔ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''یہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کا نمبر ہے''۔۔بارکر نے نسوانی آواز سن کر نرم لہجے میں کہا۔

''ہاں فرمایئے۔ میں ان کی بیگم بول رہی ہوں''۔۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

''مجھے فیاض صاحب سے فوری ملنا ہے۔ آپ ان سے بات کرا دیجیے۔ میرا نام راقیل ہے اور میرا تعلق ویسٹرن کارمن انٹیلی جنس سے ہے۔اور فیاض کی بیوی کو مطمئن کرنے کے لئے اس نے اپنا تعلق انٹیلی جنس سے ظاہر کر دیا۔

''اوہ۔۔لیکن اس وقت تو وہ گھر پر نہیں ہیں۔ آپ صبح ان سے دفتر میں

مل لیں''۔۔فیاض کی بیوی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سوری مسز فیاض۔۔میں نے رات ہی واپس جانا ہے۔اور انہیں ایک اہم سرکاری پیغام منتقل کرنا ہے''۔۔بار کر نے کہا۔

''اچھا تو پھر آپ ہوٹل سند باد میں ان سے مل لیں وہ وہاں ایک فنکشن میں گئے ہوئے ہیں۔رات کو دیر سے ہی واپس آئیں گے۔بیگم فیاض سے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو مسز فیاض۔۔تھینک یو''۔۔بار کر نے کہا۔اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

''آؤ اپنے ساتھیوں کو لے کر چلو۔تم سب ہوٹل کے باہر رک جانا۔ میں فیاض کو اندر سے لے آؤں گا۔اور پھر اُسے اپنی جان بچانے کے لئے ہر قیمت پر عمران کو ڈھونڈ ھنا ہو گا۔۔اور سنو۔۔پوری طرح تیار ہو کر چلنا۔آج یا ہم میں سے کوئی واپس نہ آئے گا یا پھر عمران کا سر

ہمارے ساتھ ہوگا۔ ان دو کے علاوہ تیسرا کوئی راستہ نہ ہوگا“۔ بارکر نے کہا اور میتھوئس سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

بارکر اٹھ کر ڈرائنگ روم میں چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آیا تو نہ صرف اس نے لباس بدل لیا تھا بلکہ اس نے چہرے پر ہلکا سا میک اپ بھی کر رکھا تھا۔۔ اور اس نے جیبوں میں مختلف قسم کا جدید ترین اسلحہ بھی منتقل کر لیا۔ باہر میتھوئس کے ساتھی پانچ کاروں میں موجود تھے۔ جب کہ ایک کار کے قریب میتھوئس کھڑا تھا۔ یہ خالی تھی۔

”سب پوری طرح تیار ہیں“۔۔ بارکر نے قریب پہنچ کر میتھوئس سے کہا۔

”یس سر“۔۔ میتھوئس نے مختصر سا جواب دیا۔ اور بارکر نے اُسے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ اور خود ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کاریں مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئیں آغا خان

روڈ کی طرف بڑھی جارہی تھیں۔ جہاں ہوٹل سند باد تھا۔ بارکر نقشے کی مدد سے راستے کا تعین کر چکا تھا۔ اور اب بھی وہ نقشہ کھولے بیٹھا میتھوئس کو ہدایات دے رہا تھا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد کاریں سات منزلہ عظیم الشان ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو گئیں۔

''تم میرے ساتھ آؤ''۔۔ بارکر نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

اور میتھوئس سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ ہال میں واقعی کوئی فنکشن ہو رہا تھا۔ اس لئے خوب گہما گہمی تھی۔

''انٹیلی جنس کے سپر نٹنڈنٹ فیاض صاحب کہاں ہیں'' بارکر نے اندر داخل ہوتے ہی ایک ویٹر سے پوچھا۔

''سوپر فیاض صاحب۔۔ وہ بالکل سامنے والے صوفے پر جناب۔ وہ نیلا سوٹ پہنے ہوئے''۔۔ ویٹر نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''تو سنو۔ انہیں جا کر کہو کہ ویسٹرن کارمن انٹیلی جنس سے راقیل ان سے ملنا چاہتا ہے۔ ایمر جنسی کام ہے''۔ بارکر نے جیب سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ اور ویٹر سر ہلاتا ہوا فیاض کی طرف بڑھ گیا۔ بارکر اور میتھوئس دروازے کے قریب خاموش کھڑے رہے۔ ویٹر نے ان کے سامنے جا کر فیاض سے جھک کر کہا تو فیاض نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ اور پھر اٹھ کر ان کی طرف بڑھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

''میرا نام فیاض ہے''۔ فیاض نے قریب آ کر بارکر اور میتھوئس کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے راقیل کہتے ہیں اور میرا تعلق ویسٹرن کارمن انٹیلی جنس سے ہے۔ میں آپ سے فوری ملنا چاہتا تھا۔ آپ کے گھر فون کیا تو آپ

کی بیگم نے بتایا کہ آپ یہاں ہے اس لئے ہم یہاں چلے آئے۔

ڈسٹرب کرنے کی معافی چاہتے ہیں۔ یہ میرا ساتھی ہے میتھوئس"۔۔ بارکر نے بڑے مہذب لہجے میں کہا۔اور ساتھ ہی میتھوئس کا تعارف بھی کرا دیا۔

"اوہ کوئی بات نہیں فرمایئے۔لیکن یہاں تو کوئی سیٹ خالی نہیں ہے۔ خصوصی فنکشن ہے"۔۔ فیاض نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"انتہائی ضروری اور ایمرجنسی پیغام ہے۔اگر آپ محسوس نہ کریں تو کسی اور ہوٹل میں بیٹھ جاتے ہیں۔آپ کے ملک کے فائدے کا ہی پیغام ہے"۔۔ بارکر نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے آیئے۔۔ ادھر ساتھ ہی ہوٹل شہر یار ہے۔وہاں ہال خالی ہوگا"۔۔ فیاض نے کہا اور پھر وہ ان کے ساتھ چلتا ہوا ہوٹل سے باہر آ گیا،

''ادھر ہماری کار موجود ہے۔ آیئے ہم آپ کو واپس یہیں چھوڑ جائیں گے''۔۔بارکے نے اپنی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔اور فیاض سر ہلاتا ہوا کار کی طرف چل پڑا۔اس نے صرف انٹیلی جنس اور ویسٹرن کارمن کا نام سن کر ہی یقین کر لیا تھا۔

فیاض کو بارکر نے میتھوئس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بٹھایا اور خود وہ پیچھے بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے باہر نکل آئی۔

''ادھر بائیں طرف چلیں''۔۔فیاض نے گیٹ سے نکلتے ہوئے میتھوئس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے چلو''۔۔پیچھے بیٹھے ہوئے بارکر نے کہا۔کیونکہ بائیں طرف ذرا آگے جا کر وہ ایک ویران علاقے میں پہنچ سکتے تھے۔

ابھی کار نے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ فیاض نے ایک درمیانے درجے کے ہوٹل کی طرف مڑنے کا اشارہ کیا۔

''خاموش بیٹھے رہو''۔۔اچانک بار کر نے ریوالور کی نال فیاض کی پشت سے لگاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا اور فیاض چونک پڑا۔

''کک۔۔کک۔۔کیا مطلب''۔۔فیاض نے مڑنے کی کوشش کرتے ہوئے حیران ہو کر کہا۔

''سیدھے بیٹھے رہو ورنہ گولی مار دوں گا۔اور سنو۔تمہاری بیوی اس وقت ہمارے قبضے میں ہے۔اس لئے اگر تم نے کسی گڑبڑ کی کوشش کی تو تم اپنے ساتھ ساتھ اپنی بیوی کی موت کے بھی ذمہ دار ہو گے''بار کر کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

''مم۔۔مم۔۔مگر تم کون ہو کیا چاہتے ہو''۔۔سوپر فیاض نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔اس اچانک صورت حال بدلنے سے اس کا دماغ ماؤف ہو گیا تھا۔

''میتھوئس۔۔ذرا کار ایک طرف کر کے روک دو۔میں ذرا

سپر نٹنڈنٹ صاحب سے دو باتیں کر لوں۔ ورنہ اسے گولی مار کر پھینکیں خواہ مخواہ کیوں بوجھ لادے پھریں"۔ بارکر نے اُسی طرح سرد لہجے میں میتھوئس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور میتھوئس نے سر ہلاتے ہوئے کار ایک سائیڈ پر کرنی شروع کی اور پھر اس نے سائیڈ پر کر کے روک دی۔ یہ جگہ شہر سے خاصی دور تھی۔ اس لئے یہاں ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی۔ لیکن اس کے باوجود یہاں فاصلے پر دکانیں اور کیفے وغیرہ موجود تھے۔ میتھوئس نے بھی کار روکتے ہی ریوالور نکال لیا۔

"پہلے تو اس کی تلاشی لو"۔ بارکر نے میتھوئس سے کہا۔ اور سوپر فیاض نے بغیر کہے ہاتھ اٹھا لئے۔ تاکہ میتھوئس اطمینان سے تلاشی لے لے۔

"کوئی اسلحہ نہیں ہے"۔ میتھوئس نے تلاشی لینے کے بعد کہا۔ ظاہر

ہے سو پر فیاض تو فنکشن اٹینڈ کرنے آیا ہوا تھا۔

''اب میری طرف منہ کرو''۔۔بارکر نے کہا اور فیاض بلیٹھے بیٹھے پیچھے کی طرف مڑ گیا۔اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

''سنو۔۔اگر تم اپنی جان اور اپنی بیوی کی عزت اور جان بچانا چاہتے ہو تو ہم سے پورا پورا تعاون کرو۔ورنہ تمہیں مارنے سے پہلے تمہارے سامنے تمہاری بیوی کو ہمارے گروپ کے دس افراد بے آبرو کریں گے۔اور اس کے بعد تم دونوں کی لاشیں گٹر میں پھینک دہ جائیں گی''۔۔بارکر نے غراتے ہوئے کہا۔

''تت۔۔تت۔۔تم کیا چاہتے ہو''۔۔فیاض نے رو دینے والے لہجے میں پوچھا۔بیوی والی بات نے اس کے اوسان اور بھی خطا کر دیئے تھے۔

''دیکھو مجھے تم سے کوئی مطلب نہیں۔میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تم

مجھے بتاؤ کہ تمہارا دوست علی عمران کہاں ہوگا'' بار کرنے کہا۔

''علی عمران ۔۔ وہ اپنے فلیٹ پر ہوگا۔ وہ اس وقت اور کہاں جا سکتا ہے''۔۔ فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر ابھرنے والی پریشانی غائب ہونے لگی۔ کیونکہ اس کے نزدیک یہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا۔ جس پر وہ اپنی جان بھی ضائع کرتا اور بیوی کی عزت بھی۔ اور دوسری بات یہ کہ اُسے معلوم تھا کہ عمران اپنا تحفظ خود کرنے کے قابل ہے۔۔ اس لئے اس کے متعلق بتا دینے سے کوئی نقصان اُسے بھی نہیں پہنچ سکتا۔

''کیا نمبر ہے اس کے فلیٹ کا اور پتہ''۔۔ بار کرنے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''کنگ روڈ پر دو سو نمبر فلیٹ ہے۔ اس کا۔ وہ اپنے باورچی سلیمان کے ساتھ وہاں رہتا ہے''۔۔ فیاض نے جلدی سے جواب دیا۔

"اس پتے کو چھوڑو۔ اس کے متعلق تو ہمیں اتنا بھی معلوم ہے کہ یہ فلیٹ تمہاری ملکیت ہے۔ وہ اس فلیٹ میں نہیں ہے اور نہ ہی وہ اب جائے گا۔ اس کا اور پتہ بتاؤ۔ اور سنو۔ صرف پتہ بتانے سے کام نہیں چلے گا۔ عمران کی وہاں موجودگی ضروری ہے۔ اس لئے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں"۔۔ بارکر نے کہا۔

"دوسرا پتہ۔۔ اوہ مجھے اس کے صرف ایک اور پتے کا علم ہے۔ لیکن وہ وہاں کبھی کبھار ہی جاتا ہے۔ وہاں اس کے دو حبشی ساتھی رہتے ہیں۔ رانا ہاؤس اس عمارت کا نام ہے۔ اور ٹمپل روڈ پر واقع ہے۔ ہوسکتا ہے وہ اب وہاں ہو"۔۔ فیاض نے جلدی سے رانا ہاؤس کا پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

"وہاں فون تو ہوگا"۔۔۔ بارکر نے کہا۔

"یقیناً ہے"۔۔ فیاض نے جواب دیا۔ اب وہ پوری طرح سنبھل چکا

تھا۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہاں فون کرو گے۔ اس سے کوئی بھی بہانہ بنا دینا۔ لیکن اگر تم نے اُسے ہمارے متعلق کوئی اشارہ کرنے کی بھی کوشش کی تو پھر تمہارے اور تمہاری بیوی کے ساتھ وہی ہو گا جو میں پہلے کہہ چکا ہوں۔۔ ہاں اگر عمران وہاں موجود ہوا۔ اور تم نے کوئی اشارہ نہ کیا تو پھر تم آزاد ہو گے"۔۔ بارکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں فون کر لیتا ہوں"۔ فیاض نے فوراً رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"میتھوئس۔۔ کسی پبلک بوتھ پر گاڑی روکو"۔۔ بارکر نے میتھوئس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور میتھوئس نے سر ہلاتے ہوئے ریوالور جیب میں رکھا اور کار اسٹارٹ کر کے اس نے واپس موڑ لی۔ تھوڑی دیر بعد اسے سڑک کے کنارے ایک پبلک فون بوتھ نظر آ گیا۔ تو اس نے کار

اس کے قریب جا کر روک دی۔

"چلو نیچے اترو۔ ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کوئی شرارت کرنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ میرے ساتھی بھوکے بھیڑیوں کی طرح تمہاری حسین بیوی پر جھپٹ پڑیں گے"۔۔ بارکر نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور فیاض کان دبائے نیچے اتر آیا۔

"میری بیوی کہاں ہے"۔۔ فیاض نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"فکر نہ کرو۔ جب تک تم تعاون کرتے رہو گے۔ وہ بالکل محفوظ رہے گی"۔۔ بارکر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور فیاض کو ہمراہ لئے وہ فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ ریوالور اس نے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا تھا۔

"سنو گھبراہٹ مت ظاہر کرنا۔ میں اسے بھی اشارہ سمجھوں گا" بارکر نے سرد لہجے میں کہا۔ اور فیاض نے سر ہلا دیا۔ بارکر اس کے ساتھ ہی

بوتھ کے اندر کھڑا تھا۔

فیاض نے جلدی سے سکوں والی چھوٹی جیب ٹٹولی اور پھر سکے نکال کر اس نے رسیور اٹھایا اور سکے خانے میں ڈال کر نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ بارکر کی آنکھیں نمبروں پر جمی ہوئی تھیں۔ اور اب اس نے ریوالر بھی کوٹ کی جیب سے باہر نکال لیا تھا۔ البتہ اس نے کان رسیور کے قریب کر رکھا تھا۔ رسیور کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

”یس۔۔ جوزف دہ گریٹ سپیکنگ“۔۔ رسیور میں سے ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”جوزف میں سپرنٹنڈنٹ فیاض بات کر رہا ہوں۔ عمران سے ایک ایمرجنسی بات کرنی ہے۔ اگر وہ یہاں ہے تو اس سے بات کراؤ“ فیاض نے لہجے کو مطمئن اور نارمل بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ہولڈ کریں"۔۔دوسری طرف سے جواب ملا اور بار کر کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ہولڈ کریں کا مطلب یہی تھا کہ عمران وہاں موجود ہے۔اس کی ترکیب کامیاب رہی تھی اور اس نے آکر کار عمران کا نیا ٹھکانہ ڈھونڈھ نکالا تھا۔

"کیا ہوا سوپر فیاض۔۔کیا کسی کتے نے کاٹ کھایا ہے" چند لمحوں بعد دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تمہارے ہوتے ہوئے اور کس کی مجال ہے کہ مجھے کاٹ لے" فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور دوسری طرف سے عمران کے حلق سے نکلنے والے بے اختیار قہقہے سے رسیور گونج اٹھا۔

فیاض کا دماغ اپنی جان اور بیوی کی عزت کے بچاؤ کے لئے ضرورت سے زیادہ ہی تیز ہو گیا تھا۔ورنہ شاید عام حالات میں وہ اس قدر خوب صورت اور ذو معنی جواب نہ دے سکتا۔

''واہ آج تو بڑے ذھین ہو گئے ہو۔ خیریت ہے''۔۔عمران نے اس کے جوابی فقرے کا لطف لیتے ہوئے پوچھا۔

''عمران۔۔میں نے تمہارے فلیٹ فون کیا تھا۔سلیمان نے بتایا کہ تم غائب ہو۔اس لئے میں نے سوچا کہ شاید تم یہاں ہو۔تمہارے ڈیڈی نے ایک اور حکم دیا ہے اور مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیا کروں''۔۔فیاض نے سنجیدہ لہجے میں کہا وہ جان بوجھ کر کوئی ایسا لفظ استعمال نہ کر رہا تھا جس سے بار کر مشکوک ہو جاتا کہ اس نے کوئی اشارہ کیا ہے ورنہ وہ کہنے یہی لگا تھا کہ تمہارے ڈیڈی نے میرے گلے میں ایک اور مصیبت ڈال دی ہے۔

''پھر کیا ہوا جس کے لئے تم اس وقت اتنے پریشان ہو''عمران نے چونک کر پوچھا۔

''ایک بدنام سمگلر ہے۔۔بلیک وہسکی۔۔تم نے یقیناً اس کا نام سنا

ہوگا''۔۔ فیاض نے کہا۔اور بلیک وہسکی کا نام سن کر بار کر بے اختیار چونک پڑا۔اور ریوالور پر اس کی گرفت مضبوط ہوگئی۔

''ہاں سنا تو ہوا ہے۔۔کون ہے وہ''۔۔عمران نے جواب دیا۔

''یہی مجھے معلوم ہوتا تو پھر تمہیں ضرور ڈھونڈتا پھرتا۔اس کا صرف نام ہی نام ہے۔آج تک یہ ٹریس نہیں ہوسکا کہ بلیک وہسکی کون ہے۔ اور سر رحمان کو نجانے کیا سوجھی ہے کہ مجھے حکم دے دیا ہے کہ صبح تک بلیک وہسکی کو پیش کروں ورنہ نوکری سے استعفیٰ دے دوں۔۔اب بتاؤ میں اُسے کہاں سے ڈھونڈھ لاؤں۔اور اپنے ڈیڈی کی عادت تم جانتے ہو۔صبح انہوں نے واقعی مجھ سے استعفیٰ لے لینا ہے''۔۔ فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''تو پھر میں تمہاری کیا مدد کرسکتا ہوں۔تم جانتے ہو آج کل کڑکی کا دور ہے۔میں اتنی مہنگی شراب یعنی بلیک وہسکی کیسے خرید کر تمہیں دے

سکتا ہوں''۔عمران کی آواز سنائی دی۔

''اوہ میں شراب کی بات نہیں کر رہا۔سمگلر کی بات کر رہا ہوں۔اور تم کڑکی کی بات نہ کرو۔صبح تک کسی طرح بلیک وہسکی کو ڈھونڈھ دو۔ جتنی رقم کہو گے میں دے دوں گا''۔فیاض نے آفر کرتے ہوئے کہا۔

''اچھا وعدہ''۔عمران نے کہا۔

''پکّا وعدہ''۔فیاض نے فوراً جواب دیا۔

''بس۔۔تم صبح ایک بلینک چیک تیار رکھنا رقم میں خود ہی بھر لوں گا اور بلیک وہسکی صبح ڈیڈی کے سامنے کھڑا اعتراف جرم بلکہ اعتراف جرائم کر رہا ہو گا''۔عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔۔مجھے بھی تو بتاؤ کہ صبح تم نے کہہ دیا کہ نہیں ملا تو پھر میں کیا کروں گا''۔فیاض نے جرح کرتے ہوئے کہا۔

''ارے تم خواہ مخواہ گھبرا رہے ہو۔ جاؤ اطمینان سے سو جاؤ۔ صبح جوانا کو تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ ڈیڈی اُسے نہیں جانتے۔ تم اُسے بلیک وہسکی کے طور پر ہتھکڑی لگا کر ڈیڈی کے سامنے پیش کر دینا۔ بلیک تو وہ ہے ہی۔ وہسکی بھی بن جائے گا۔ کہانی کوئی بھی بنا دینا۔ تمہاری نوکری پکی اور میری رقم کھری۔۔ جوانا اعتراف کرے گا اور ظاہر ہے۔ ڈیدی نے اُسے گولی تو نہیں مار دینی مقدمہ ہی چلائیں گے۔ پھر جوانا کو فرار ہونے سے کون روک سکتا ہے۔ بولو کیسا ڈرامہ رہے گا'' عمران نے کہا۔

''لیکن جوانا تو اصل بلیک وہسکی نہیں ہے پھر......'' فیاض نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں ہے تو بن جائے گا۔ یار خود سوچو تمہاری نوکری چلی گئی تو سلیمان کا خرچہ کون برداشت کرے گا۔ میرا کیا ہے میں تو بھوکا بھی رہ

سکتا ہوں‘‘عمران نے کہا۔

’’اچھا تو پھر کس وقت بھیجو گے‘‘۔۔فیاض نے رضامندی ظاہر کرتے ہوئے پوچھا۔

’’جس قوت کہو اور جہاں کہو‘‘۔۔عمران نے کہا۔

’’صبح آٹھ بجے اُسے میری رہائش گاہ پر بھیج دینا۔میں وہی سے اُسے سید ھاسر رحمان کے پاس لے جاؤں گا۔اور سنو۔۔جوانا کو میں کہوں گا کچھ نہیں بے فکر رہو‘‘۔۔فیاض نے کہا۔

’’تم بے شک کہہ کر دیکھ لینا۔پھر وہ اصل بلیک وہسکی بن جائے گا۔ اور تم جانتے ہو کہ بلیک وہسکی کا ایک پیک آدمی کو گٹر کی سیر کرا دیتا ہے‘‘ عمران نے کہا۔

’’اچھا اچھا میں جانتا ہوں۔پھر میں مطمئن رہوں‘‘۔۔فیاض نے کہا۔

''ہاں۔۔لیکن جوانا پہلے بلینک چیک وصول کرے گا پھر بلیک وہسکی بنے گا۔اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا''۔۔عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''۔۔فیاض نے کہا اور پھر اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ یوں تیز تیز سانس لینے لگا جیسے اس کے اعصاب سے ٹنوں بوجھ اتر گیا ہو۔

''خوب۔۔واقعی تم پوری طرح تعاون کر رہے ہو۔لیکن یہ بلیک وہسکی کون ہے''۔۔بارکر نے باہر چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ایک خفیہ سمگلنگ تنظیم کا سرغنہ ہے۔پتہ ہی نہیں چلتا کون ہے۔سر رحمان عمران کے ڈیڈی ہیں۔اور سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں۔کل ہی وہ ہسپتال سے واپس آئے ہیں اور آج واقعی انہوں نے بلیک وہسکی کو فوری طور پر ٹریس کرنے کا حکم دے دیا ہے۔۔میں نے لمبی بات اس لئے کی تھی کہ عمران کو شک نہ پڑے ورنہ عمران تو اپنے

سائے سے بھی ہوشیار رہنے والا آدمی ہے“۔۔فیاض نے کہا۔

”اچھا یہ بتاؤ کہ تم رانا ہاؤس کے اندر گئے ہو“۔۔بار کر نے باہر نکل کر اُسے دوبارہ کار میں بٹھاتے ہوئے کہا۔

”ہاں کئی بار گیا ہوں۔۔کیوں“ فیاض نے بار کر کر سوال کا مطلب سمجھے بغیر ہی جواب دے دیا۔

”تو پھر اس کے اندر کا محل وقوع اور نقشہ تفصیل سے بتاؤ۔اور سنو۔تم اس وقت تک میرے ساتھیوں کے پاس رہو گے جب تک میں تمہارے اندر کے بتائے ہوئے نقشے کی تصدیق نہ کرلوں گا۔اور اگر تم نے غلط بتایا تو پھر مجھے بات دہرانے کی ضرورت نہیں ہے“ بار کر نے سخت لہجے میں کہا۔

”میں بتا دیتا ہوں۔مجھے کیا ضروت ہے اپنی جان خطرے میں ڈالنے کی۔عمران جانے اور تم“۔۔فیاض نے جلدی سے کہا۔اور پھر

اس نے تفصیل سے اندرونی نقشہ بتا دیا۔ ظاہر ہے وہ اتنا ہی بتا سکتا تھا جتنا اس نے دیکھا ہوا تھا۔ نہ وہ کبھی رانا ہاؤس کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں گیا تھا اور نہ اُسے اس کا علم تھا۔

"ٹھیک ہے وہاں کتنے افراد ہوں گے"۔۔ بارکر نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"دو حبشی اور ایک عمران۔۔ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں وہاں رہتا"۔۔ فیاض نے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔ چلو میتھوئس۔ ٹمپل روڈ چلو تا کہ ایک نظر رانا ہاؤس کو دیکھ لیا جائے"۔۔ بارکر نے میتھوئس سے کہا۔ اور میتھوئس نے سر ہلا کر کار آگے بڑھا دی۔ اور پھر فیاض کے بتانے پر وہ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ٹمپل روڈ پر پہنچ گئے۔ اور فیاض نے دور سے رانا ہاؤس انہیں دکھا دیا۔ بارکر کا نہیں بلکہ وہ سڑک سے گزرتے

چلے گئے تھے۔

''او۔کے۔۔میتھوئس اب وہیں چلو جہاں سے ہم نے فیاض صاحب کو لیا تھا۔یہ بے چارے کہاں ٹیکسیاں کرتے پھریں گے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے۔تو انہیں تکلیف نہیں ہونی چاہئے''۔۔بارکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ شکریہ''۔۔فیاض نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

میتھوئس مختلف سڑکوں پر چکر کاٹنے کے بعد جیسے ہی ایک قدرے سنسان سڑک پر پہنچا۔پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے بارکر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کو نال سے پکڑا۔اور دوسرے لمحے کھٹاک سے اس نے بھاری ریوالور کا دستہ سامنے بیٹھے ہوئے فیاض کی کھوپڑی پر پوری قوت سے جما دیا۔۔فیاض چیخ کر منہ کے بل ڈیش بورڈ پر گرا اور بارکر نے قدرے اٹھ کر دوسری ضرب بھی لگا دی۔اور فیاض دو

ضربوں سے ہی بے حس و حرکت ہو کر سائیڈ میں گے گیا۔

''چلو میتھوئس کسی ایسی جگہ اسے پھینک دیں۔ جہاں سے کم از کم تین چار گھنٹوں تک یہ عمران سے رابطہ نہ کر سکے''۔۔ بار کر نے کہا۔

''گولی مار کر پھینک دو باس۔ ہمیشہ کے لئے جان چھوٹ جائے گی''۔۔میتھوئس نے سخت لہجے میں کہا۔

''خواہ مخواہ پولیس اور انٹیلی جنس پیچھے پڑ جائے گی۔ ہم نے عمران کا خاتمہ کر کے یہاں سے واپس بھی جانا ہے''۔۔ بار کر نے سخت لہجے میں جواب دیا۔

''اوہ یس باس۔ مجھے اس کا خیال نہ آیا تھا''۔۔میتھوئس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اب ان کی کار سمندر کی طرف جانے والی سڑک پر بڑھی جا رہی تھی۔ ان کی دونوں سائیڈوں میں ریت کے اونچے نیچے ٹیلے نظر آ رہے

تھے۔

"بس ٹھیک ہے یہیں روک دو۔ اور اسے اٹھا کر دور کہیں ٹیلوں میں پھینک آئا۔ ویسے بھی دو تین گھنٹے تک اسے ہوش آئے گا نہیں اور پھر شر تک پہنچنے میں اسے مزید دو گھنٹے لگ جائیں گے۔ اتنا وقفہ ہمارے لئے بہت ہے"۔۔ بارکر نے کہا اور میتھوئس نے کار ایک طرف کر کے روک دی۔ پیچھے آنے والی ان کے ساتھیوں کی کاریں بھی ایک ایک کر کے رک گئیں۔

میتھوئس نیچے اترا اور پھر گھوم کر وہ فیاض کی سائیڈ پر آیا اس نے دروازہ کھول کر فیاض کا بے ہوش جسم باہر کھینچا اور پھر اُسے کاندھے پر ڈال کر وہ تیزی سے ٹیلوں میں داخل ہو گیا۔ بارکر اٹھ کر فیاض والی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔۔ وہ اب بیٹھا رانا ہاؤس کے اندرونی نقشے کے مطابق اس پر ریڈ کرنے کا منصوبہ سوچ رہا تھا۔ اس بار وہ ہر صورت میں

کامیاب رہنا چاہتا تھا۔ آخر سوچ کر اس نے ایک فیصلہ کیا کہ پہلے وہ خود اندر جائے گا۔ اور صورت حال دیکھ کر باقی ساتھیوں کو اندر داخل کرے گا۔۔ چونکہ بقول فیاض عمارت بہت بڑی تھی اس لئے اس نے بے ہوش کر دینے والی گیس کا بم پھینکنے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد میتھوئس واپس آ گیا۔ اور اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

''چلو اب واپس اس رانا ہاؤس۔ آج اس قضیے کو ہمیشہ کے لئے ختم ہو جانا چاہئیے''۔۔ بارکر نے سخت لہجے میں کہا۔ اور میتھوئس نے سر ہلاتے ہوئے کار واپس موڑ لی۔ اور پھر انہی سڑکوں پر واپس گزرتے ہوئے وہ دوبارہ ٹمپل روڈ پر پہنچ گئے۔

''کاریں یہاں قریب ہی ایک ہوٹل کے سامنے روک لو۔ وہاں پہلے بہت سی کاریں موجود ہیں''۔۔ بارکر نے کہا۔

اور چند لمحوں بعد ساری کاریں ہوٹل کی سائیڈ میں رک گئیں۔ یہاں سے رانا ہاؤس تھوڑی ہی دور تھا۔

''بار کر نے سب ساتھیوں کو ایک سائیڈ پر اکھٹا کیا اور پھر انہیں اپنے منصوبے کے متعلق تفصیلات بتانے لگا۔ وہی منصوبہ کہ پہلے وہ خود اندر جائے گا اور اس کے بعد واچ ٹرانسمیٹر پر وہ اگر ایمرجنسی کا شن دے تو فائرنگ کرتے ہوئے وہ اندر داخل ہوں۔۔ یا اگر ایمرجنسی کی ضرورت پیش نہ آئی تو پھر میں واچ ٹرانسمیٹر پر ہدایات دے دوں گا'' بار کر نے کہا۔

''باس۔۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اندر چلا جاؤں۔ آپ باہر رہیں''۔۔ میتھوئس نے کہا۔

''نہیں۔۔ عمران بے حد خطرناک آدمی ہے۔ اس لئے میرا اپنا جانا ضروری ہے''۔۔ بار کر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر مجھے ساتھ لے جائیں''۔۔میتھوئس نے کہا۔

''نہیں۔۔تم یہیں ٹھہرو۔تا کہ میری ہدایات پر صحیح طریقے سے عمل ہو سکے۔اور سنو۔۔کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہئیے''بارکر نے کہا۔

اور پھر وہ رانا ہاؤس کی طرف چل پڑا۔جب کہ اس کے ساتھی وہیں رہ گئے۔

عمران نے رسیور رکھا اور پھر مسکراتے ہوئے وہ واپس اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔ آج دانش منزل سے وہ فلیٹ پر جانے کی بجائے رانا ہاؤس میں آ گیا تھا۔۔ کیونکہ اُسے یقین تھا کہ اس کے فلیٹ کی لازماً نگرانی کی جا رہی ہو گی۔ البتہ اس نے بلیک زیرو کو کہہ دیا تھا کہ وہ صبح ہوتے ہی ممبران کو شہر میں پھیلا دے۔ تاکہ اگر کہیں جعلی نمبر پلیٹوں والی کاریں نظر آ جائیں تو وہ ان کی نگرانی کریں۔ اُسے یقین تھا کہ مجرم اتنی جلدی کاروں کی نمبر پلیٹیں تبدیل نہ کریں گے۔ کیونکہ اس کے لئے اتنا اطمینان ہی کافی ہو گا کہ نمبر پلیٹیں جعلی ہیں۔۔ اس لئے کاریں ٹریس نہ ہو سکیں گی۔ یہ نمبر پلیٹیں اس نے ان کاروں کی بلیک زیرو کو بتائی جو پہلی ہی نگرانی سے واپس چلی گئیں تھیں۔ کیونکہ بعد والی دونوں کاریں تو ظاہر ہے اس کوٹھی کے ساتھ ہی تباہ ہو گئی ہوں گی۔۔ عمران کو یقین تھا کہ اب بار کر اُسی سپارٹ پر گیا ہو گا۔ جہاں وہ پہلے والی

کاریں گئی تھیں۔ دوسرا اُسے صفدر کی طرف سے کسی اطلاع کا انتظار تھا۔

عمران کے آنے کی وجہ سے جوانا اور جوزف دونوں ہی کی عید ہو گئی تھی۔ اور حسب سابق جوانا اور جوزف نے گِلہ بھی شروع کر دیا کہ وہ فارغ بیٹھے بیٹھے بور ہو گئے ہیں۔ جس وقت فیاض کا فون آیا اس وقت عمران ان کے ساتھ بیٹھا منصوبہ بنا رہا تھا کہ انہیں مصروف رکھنے کے لیے کیا کیا جائے۔ ۔ سابقہ بلیک ڈیتھ تنظیم کا بھی ذکر آیا لیکن عمران نے یہ کہہ کر اُسے رد کر دیا کہ جوزف اور جوانا دونوں اپنی حدود سے باہر نکل جاتے ہیں۔

''ہاں تو باس پھر کون سی تنظیم ہو گی جس میں ہم دونوں کام کریں گے''۔۔ فیاض کا فون سن کر عمران کے واپس آتے ہی جوانا نے کہا۔

''بلیک وِہسکی''۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بلیک وہسکی کہاں ہے باس''۔۔جوزف نے ہونٹوں پر زبان پھرتے ہوئے ندیدے لہجے میں کہا۔اور عمران اس کے اس انداز پر ہنس پڑا۔

''بلیک وہسکی تنظیم کا نام ہوگا۔اور جیسا کہ اس کا نام ہے۔تم نے سمگلروں کے خلاف کام کرنا ہے۔چونکہ سیکرٹ سروس کا فیلڈ سمگلنگ نہیں ہے۔اس لئے میں براہِ راست اس میں مداخلت نہیں کر سکتا۔۔اور دوسرا مجھے فرصت نہیں ملتی۔اس لئے تم دونوں نے اس تنظیم کو چلانا ہے۔ملک میں موجود تمام سمگلنگ تنظیموں اور ریکٹوں کے خلاف تم نے کام کرنا ہے۔اور سنو۔صرف بڑی مچھلیوں پر ہاتھ ڈالنا ہے۔تاکہ ملک کی معیشت کو کھوکھلا کر دینے والی ان مجرم تنظیموں کا پوری طرح خاتمہ ہو جائے۔تمہاری تنظیم کا ایک ممبر سلیمان بھی ہوگا۔۔اُسے بھی جاسوسی کرنے کا بہت شوق ہے۔اور میں ٹائیگر کو بھی

کہہ دوں گا۔ وہ فارغ وقت میں تمہاری امداد کرے گا۔ اور انتہائی ضرورت کے وقت ظاہر ہے۔ میری خدمات بھی بلا معاوضہ تمہیں حاصل ہوں گی"۔۔ عمران نے باقاعدہ تنظیم کے مقاصد اور اراکین کا انتخاب کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا ہیڈ کوارٹر اور اس کا چیف کون ہوگا"۔۔ جوانا نے پوچھا۔

"ظاہر ہے چیف میں ہی ہوں گا۔ میں تم سے سینئر ہوں" جوزف نے فوراً ہی اپنے متعلق کہا۔

"تم اگر چیف بن گئے تو پھر ہو چکا کام۔۔ چیف میں ہوں گا" جوانا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو سنو۔ آپس میں نہ لڑو۔ اس طرح کرلو۔ بلیک ایک بن جائے اور وہسکی دوسرا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس ٹھیک ہے فیصلہ ہو گیا۔ میں وہسکی اور تم بلیک" جوزف نے فوراً

ہی شراب کو اپنے کھاتے میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا بات ہوئی مسٹر۔ کیا دو تنظیمیں ہوں گی''۔ جوانا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''ہاں دو تنظیمیں تو نہیں بن سکتیں۔ چلو اس طرح کر لو کہ فیصلہ افریقی دیوتا کٹنگا سانپ کے سر پر موجود تاج پر چھوڑ دو۔ وہ جسے چاہے چیف بنا دے''۔ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں جوزف کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''فار گاڈ سیک۔ یہ تم نے کس کا نام لے لیا۔ اوہ کٹنگا سانپ اوہ وہ ایک لمحے میں پوری دنیا کو پھونک سکتا ہے''۔ جوزف کا رنگ اس دیوتا کا نام سنتے ہی زرد پڑ گیا۔ جب کہ جوانا حیرت سے عمران اور جوزف کو دیکھنے لگا۔ وہ تھا تو حبشی۔ لیکن نسلوں سے ایکریمیا میں رہنے کی وجہ سے اُسے ان افریقی دیوتاؤں اور ان کے متعلق توہمات

کا کوئی علم نہ تھا وہ تو جدید ترین دور کا آدمی تھا۔ اس لئے اس کی حیرت بجا تھی۔

"تو پھر ٹھیک ہے فیصلہ کٹنگا سانپ پر چھوڑ دیں۔ سوچ لو۔ اس نے جو فیصلہ کیا۔ اس پر اگر تم نے ایک لمحہ کے لئے بھی عمل نہ کیا یا عمل نہ کرنے کا سوچا تو پھر تم کٹنگا سانپ دیوتا کے عذاب میں پھنس جاؤ گے"۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ٹھیک ہے جو فیصلہ وہ کر دے مجھے منظور ہے۔ لیکن وہ کیسے فیصلہ کرے گا"۔۔ جوزف نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا طریقہ مجھے معلوم ہے۔ شوگالی قبیلے کا وچ ڈاکٹر نے مجھے بتایا تھا"۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"شوگالی قبیلے کا وچ ڈاکٹر۔۔ اور وہ تو کائنات کا راز دان ہے۔ اس

کی بات سچی ہے“۔۔جوزف اور زیادہ ڈر گیا۔عمران نے جان بوجھ کر اُسی کا نام لیا تھا۔وہ جوزف کی ایک ایک رگ سے واقف تھا۔

توشورلی قبیلے کے وچ ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ جب بھی کٹنگا سانپ دیوتا سے فیصلہ کرانا ہو۔تو دنوں کا نام علیحدہ علیحدہ پرچیوں پر رکھ کر انہیں تہہ کر کے کٹنگا دیوتا کا نام لے کر زمین پر پھینک دی جائیں اور پھر کٹنگا دیوتا کا نام لے کر ان میں سے ایک اٹھالی جائے جس کا نام اٹھانے والی پرچی پر لکھا ہوگا وہ کٹنگا دیوتا کے فیصلے کے مطابق تنظیم کا چیف ہو گا۔اور دوسرے کواس کے احکامات کی پوری طرح تعمیل کرنی ہوگی“۔۔عمران نے طریقہ کار بتاتے ہوئے کہا۔اور جوانا بے اختیار مسکرادیا۔اب وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران نے فیصلہ پرچیوں پر کرنے کے لئے یہ سب ڈرامہ کیا ہے۔

”ٹھیک ہے مجھے منظور ہے باس۔۔کٹنگا دیوتا کا فیصلہ منظور

ہے‘‘۔۔جوزف نے جلدی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

’’تمہارا کیا خیال ہے جوانا‘‘۔۔عمران نے جوانا کو آنکھ مارتے ہوئے پوچھا۔

’’ظاہر ہے ماسٹر۔۔کٹنگا دیوتا کے فیصلے سے میں باہر تو نہیں جا سکتا‘‘۔۔جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’ٹھیک ہے‘‘۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اٹھ کر میز سے کاغذ اٹھایا اُسے پھاڑ کر دو پرچیاں بنائیں اور ان پر نام لکھ کر اس نے انہیں تہہ کر کے گولیاں سی بنا دیں۔

’’لو جوزف تم خود کٹنگا دیوتا کا نام لے کر انہیں زمین پر پھینکو اور خود ہی کٹنگا دیوتا کا نام لے کر اٹھا لو۔فیصلہ ہو جائے گا‘‘۔۔عمران نے پرچیاں جوزف کو دیتے ہوئے کہا۔اور جوزف نے پرچیاں لے کر بڑے احترام سے کٹنگا دیوتا کا نام لے کر دونوں کو زمین پر پھینکا اور

پھر انتہائی عقیدے سے دوزانو بیٹھ کر کٹنگا دیوتا کا نام لیتے ہوئے آنکھیں بند کر کے ایک پرچی اٹھالی۔

اب خود ہی کٹنگا دیوتا کا فیصلہ پڑھ لو۔ اور ہمیں بتا دو" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جوزف نے بڑے عقیدت مندانہ انداز میں پرچی کی تہیں کھولیں۔ جب کہ عمران نے زمین پر پڑی ہوئی دوسری پرچی اٹھا کر جیب میں ڈال لی۔ جوزف پرچی کھول کر چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لی۔

"ماسٹر جوانا"۔۔ جوزف نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور جوانا کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

"میں کٹنگا دیوتا کا فیصلہ تسلیم کرتا ہوں۔ تم چیف ہو گئے ماسٹر جوانا اور میں تمہارے احکامات کی پوری پوری تعمیل کروں گا" جوزف نے بڑے عقیدت مندانہ لہجے میں کہا۔

''شکریہ جوزف۔ بہرحال تم فکر نہ کرو تم سیکنڈ چیف ہو گے۔ اور ہم نے مل کر کام کرنا ہے''۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''چلو اب چیف کا فیصلہ ہو گیا۔ باقی رہ گئی ہیڈ کوارٹر والی بات تو یہ رانا ہاؤس تمہارا ہیڈ کوارٹر ہو گا۔ یہاں تمہارے لئے ہر قسم کا اسلحہ بھی موجود ہے اور دوسرا سامان بھی کاریں بھی تین چار ہیں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دونوں نے سر ہلا دیئے۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم دونوں جا کر اپنے اپنے کمروں میں نیند کے مزے لوٹو۔ میں نیچے لیبارٹری میں جا کر کچھ کام کروں گا''۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک دور ہلکا سا دھماکہ سنائی دیا۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی رانا ہاؤس کے عقبی طرف کودا ہو۔ جوزف اور جوانا بھی چونک پڑے۔

''میرا خیال ہے کوئی رانا ہاؤس میں داخل ہوا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''میں دیکھتا ہوں''۔۔ جوانا نے تیز لہجے میں کہا اور سائیڈ ہولسٹر سے لگا ہوا ریوالور نکال کر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران اور جوزف بڑے چوکنے انداز میں بیٹھے دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آ گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔

''نہیں ماسٹر۔۔ میں نے سب چیکنگ کر لی۔ کہیں اور دھماکہ ہوا تھا۔ اندر کوئی نہیں ہے'' جوانا نے کہا۔

او۔ کے ٹھیک ہے۔ میں پھر لیبارٹری میں جا رہا ہوں'' عمران نے کہا۔ اور مطمئن انداز میں اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

بارکر رانا ہاؤس کے عقبی طرف پہنچ کر رک گیا۔رانا ہاؤس کی دیواریں کسی قعلے کی طرح اونچی اور مضبوط تھیں۔اصل عمارت درمیان میں تھی۔سامنے اور عقبی طرف لان تھے۔۔بارکر چند لمحے تو اندر جانے کی ترکیبیں سوچتا رہا اور پھر اچانک اُسے ایک ترکیب سوجھ گئی۔ ملحقہ عمارت کی عقبی دیوار چھوٹی تھی۔جب کہ اس عمارت کا ایک شیڈ رانا ہاؤس کی سائیڈ میں خاصا جھکا ہوا تھا۔چنانچہ بارکر ملحقہ عمارت کی دیوار پر چڑھا۔اور پھر آہستہ سے دوسری طرف کود گیا۔۔یہ عمارات کوئی دفتر سی لگ رہی تھی۔چند لمحے وہ دیوار کے ساتھ دبکا رہا۔لیکن جب اس کے نیچے کودنے کا کوئی ردعمل نہ ہوا تو وہ آہستہ سے اٹھا اور عمارت کی عقبی سائید پر پہنچ کر اس نے ایک پائپ کے ذریعے اوپر جانے کا فیصلہ کیا۔۔یہ پائپ اس شیڈ کے بالکل قریب تھا جو رانا ہاؤس کی طرف جھکا ہوا تھا۔بارکر چند ہی لمحوں میں بڑی پھرتی سے

پائپ پر چڑھتا ہوا اونچا ہوا۔ لیکن شیڈ تک پہنچنے سے پہلے ہی اُسے تیزی سے اپنا سر جھکانا پڑا۔ کیونکہ ایک دیو قامت حبشی ہاتھ میں ریوالور پکڑے رانا ہاؤس میں گھوم پھر رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چیکنگ کر رہا ہو۔ حبشی بے حد جسیم اور دیو قامت تھا۔ بارکر پائپ سے چپکا ہوا اسے سر اٹھا کر دیکھتا رہا۔ کچھ دیر گھومنے پھرنے کے بعد وہ حبشی عمارت کے سامنے کے رخ چلا گیا۔ تو بارکر اوپر چڑھ کر شیڈ پر چڑھ گیا۔ احتیاط سے شیڈ پر چلتا ہوا وہ اس کے کنارے تک پہنچ گیا۔۔ یہاں سے رانا ہاؤس کی زمین زیادہ سے زیادہ دس فٹ بلند تھی۔ اس نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ شیڈ کے کنارے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر لٹک گیا۔ اس کا قد چھ فٹ کے قریب تھا۔ اس طرح زمین صرف چار فٹ نیچی رہ گئی تھی۔۔ اس نے آہستہ سے ہاتھ چھوڑ دیئے۔ اور دوسرے لمحے بالکل معمولی سے

دھماکے سے اس کے قدم زمین پر جم گئے۔قدم زمین پر پڑتے ہی وہ تیزی سے اچھلا۔اور تیزی سے ایک باڑ کے پیچھے دبک گیا۔لیکن شاید اس بار دھماکہ اتنا ہلکا تھا کہ اس کی آواز کسی نے نہ سنی تھی اس لئے کوئی ردّعمل نہ ہوا۔۔بارکر کو چونکہ رانا ہاؤس کے اندرونی حصّے کی معلومات حاصل تھیں۔اس لئے وہ باڑ کے پیچھے سے نکلا اور احتیاط سے چلتا ہوا وہ سائیڈ میں آگے بڑھتا ہوا عمارت کے سامنے کے رخ پر آ گیا۔اس نے کوٹ کے اندر لٹکی ہوئی مشین گن ہاتھ میں لے لی تھی۔اور وہ پوری طرح چوکنا تھا۔۔وہ دیوار کی سائیڈ میں دبا سامنے کے رک کا کافی دیر تک جائزہ لیتا رہا۔پورچ میں دو کاریں موجود تھیں۔لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔جب اُسے پوری طرح تسلی ہو گئی کہ سامنے کے رخ کوئی آدمی موجود نہیں ہے تو وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔وہ دیوار کے ساتھ ساتھ ہو کر چل رہا تھا۔۔

اور ظاہر ہے اس کی نظریں سرچ لائٹس کی طرح ہر طرف گھوم رہی تھیں۔ تھوڑی دیر میں وہ پھاٹک کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے بڑی آہستگی سے پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کی کنڈی کھولی اور پھر کھڑکی کھول کر وہ باہر نکل آیا۔ اس نے باہر آ کر واچ ٹرانسمیٹر کو آن کر دیا۔

''ہیلو میتھوئس سپیکنگ اوور''۔ چند لمحوں بعد ہی میتھوئس کی آواز سنائی دی۔

''میں بار کر بھول رہا ہوں۔ میں نے رانا ہاؤس میں داخل ہو کر اندر سے پھاٹک کی ذیلی کنڈی کھول دی ہے۔ اور اب میں باہر موجود ہوں۔ عمارت کے اندر تینوں افراد عمارت کے اندرونی کمروں میں ہیں۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر انتہائی احتیاط سے کھڑکی کے راستے اندر آ جاؤ۔ پھر ہم میں چار افراد عمارت کے اندر داخل ہوں گے جب کہ باقی افراد چاروں طرف پھیل کر نگرانی کریں گے۔ پھر جیسے

ہی فائرنگ کی آواز سنیں گے وہ سب فائرنگ کرتے ہوئے عمارات کے اندر داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد جو نظر آئے اُسے گولیوں سے بھون ڈالنا اوور" بارکر نے میتھوئس کو تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس تیز افراد کو تو بغیر فائرنگ کے بھی قابو میں کیا جا سکتا ہے۔ یہ انتہائی گنجان آباد علاقہ ہے اور شہر کا سنٹر ہے۔ فائرنگ کی آوازیں بلند ہوتے ہی پولیس یہاں پہنچ جائے گی اوور"۔ دوسری طرف سے میتھوئس نے جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ میں نے عمران کا سر کاٹ کر بھی لے جانا ہے۔ اس لئے ٹھیک ہے ہم کوشش کریں گے کہ بغیر فائرنگ کے کام چل جائے۔ ایمر جنسی میں فائرنگ کی بھی اجازت ہے۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا اوور"۔ بارکر نے کہا۔

"لیس سر ہم آرہے ہیں اوور"۔۔دوسری طرف سے میتھوئس نے کہا۔ اور بار کرنے اوور اینڈ آل کہہ کر واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔اور اس کے بعد وہ دوبارہ کھڑکی میں داخل ہو کر سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔کھڑکی اس نے کھول دی تھی۔چند لمحوں بعد باہر سے میتھوئس کی شکل نظر آئی ۔اور پھر وہ اندر آ گیا۔۔اس کے باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے اندر داخل ہوتے رہے۔اور دیوار کے ساتھ ساتھ کھڑے ہو گئے۔جب میتھوئس کے علاوہ اٹھارہ افراد اندر داخل ہو گئے تو بارر نے میتھوئس اور دو افراد کو اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا اور باقی کو پھیل جانے کا۔۔ میتھوئس شاید پہلے ہی انہیں تفصیلی ہدایت دے چکا تھا۔اس لئے وہ سب تربیت یافتہ افراد کی طرح عمارت کے گرد پھیلتے گئے وہ سب ہر ممکن احتیاط کر رہے تھے۔چار افراد عقبی طرف کو چلے گئے جب کہ دو افراد سائیڈوں میں رک گئے۔بقیہ آٹھ افراد عمارت کے سامنے کے

رخ پر سائیڈوں میں کھڑے ہو گئے۔ جب کہ بارکر میتھوئس اور اس کے دو ساتھی برآمدے میں داخل ہو کر اندر داخل ہوئے۔۔ برآمدے کے درمیان میں ایک راہداری تھی جس میں روشنی تھی اور ایک کمرے کے دروازے سے روشنی باہر راہداری میں پڑ رہی تھی۔ بارکر میتھوئس اور اس کے ساتھی آہستہ آہستہ چلتے ہوئے دروازے تک پہنچے۔ اور پھر بارکر نے ذرا سا آگے ہو کر کمرے کے اندر جھانکا تو اس نے دونوں حبشیوں کو ایک میز کے گرد کرسیوں پر بیٹھے دیکھا۔۔ وہ دونوں میز پر رکھے ہوئے کسی کاغذ پر جھکے ہوئے تھے۔ ان کی پوری توجہ اسی کاغذ پر ہی تھی۔ بارکر نے میتھوئس اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا۔ اور دوسرے لمحے وہ سب اچھل کر نہ صرف کمرے میں داخل ہوئے بلکہ تیزی سے پھیل گئے۔

”خبردار۔ ہاتھ اٹھا لو ورنہ گولیوں سے بھون ڈالوں گا“ بارکر نے

اندر داخل ہوتے ہی چیک کر کہا اور ان کے اندر داخل ہونے اور اس طرح للکارنے سے دونوں حبشی یک لخت اچھل کر کھڑے ہوئے۔

جوزف اور جوانا دونوں کے ہاتھ تیزی سے سائید ہولسٹروں کی طرف بڑھے لیکن بار کر کے دونوں ساتھیوں نے مشین گنوں کی نالیں ان کی سائیڈوں میں لگا دیں اور جوانا نے طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ اٹھا دیئے۔۔اس کے ہاتھ اٹھاتے ہی جوزف نے بھی ہاتھ اوپر کر لئے۔ شاید اب وہ ذہنی طور کلنگا دیوتا کی وجہ سے جوانا کی پیروی کرر ہا تھا۔ البتہ جوانا اور جوزف دونوں کے چہروں پر ان لوگوں کو دیکھ کر شدید حیرت ابھی آئی تھی۔

''تم کون ہو اور یہاں کیسے داخل ہوئے'' جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

اُسے دراصل غصّہ اپنے آپ پر آرہا تھا کہ اُسی نے آکر عمران سے کہا

تھا کہ کوئی اندر داخل نہیں ہوا ہے۔ حالانکہ ان کی یہاں موجودگی سے صاف ظاہر تھا کہ جوانا سے حماقت ہوئی ہے۔

"میتھوئس۔۔تم جاکر اس عمران کو ڈھونڈھو۔ وہ بھی یہیں کہیں موجود ہوگا"۔۔بارکر نے میتھوئس سے مخاطب ہوکر کہا۔اور میتھوئس سر ہلاتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

عمران رانا ہاؤس کے نیچے بنے ہوئے مخصوص تہہ خانوں میں قائم کردہ اپنی ذاتی لیبارٹری میں آٹو میٹک ٹرانسمٹ فیوز کی تیاری میں مسروف تھا۔ وہ جب سے پاور لینڈ سے آیا تھا۔ اس نے اس کی باقاعدہ تیاری کا کام شروع کر دیا تھا۔ لیکن اس میں کئی ایسے احساس اور جدید ترین آلات استعمال ہوتے تھے جا پاکیشیا میں ملنے ناممکن تھے اس لئے کچھ عرصہ تو ان آلات کو باہر سے درآمد کرنے میں لگ گیا۔ ابھی مزید چند آلات پہنچے بھی نہ تھے۔ لیکن عمران مسلسل کام میں مصروف تھا۔ وہ چاہتا تو سرداور کی امداد حاصل کر سکتا تھا۔ لیکن اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ سب کچھ چھوڑ کر کافی عرصے کے لئے سرداور کی لیبارٹی میں رہ کر ان کے ساتھ کام کرتا۔ اس لئے عمران نے اپنا ارادہ بدل دیا تھا اور اس نے خود ہی اس آٹو میٹک ٹرانسمٹ فیوز کی تیاری رانا ہاؤس والی لیبارٹی میں شروع کر رکھی تھی۔ چونکہ ابھی پورے پر

زے میسر نہ تھے۔ اس لئے وہ کبھی کبھار فرصت ملنے پر یہاں آتا تھا۔

آج اس نے سوچا کہ موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے لیبارٹری میں کچھ مزید کام کر لیا جائے۔ اس لئے جوزف اور جوانا کو سونے کا کہہ کر وہ لیبارٹی میں آ گیا تھا۔۔ وہ لیبارٹی میں بیٹھا پورے انہماک سے کام میں مصروف تھا کہ اچانک تیز گھنٹی کی آواز سن کر بُری طرح چونک پڑا۔ اس کی نظریں دروازے پر جم گئیں۔ جس کے اوپر سرک رنگ کا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا اور ساتھ ہی گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔ عمران چند لمحے کاموش بیٹھا رہا۔ یہ بلب اور گھنٹی بتا رہی تھی کہ تہہ خانوں کے مخصوص راستے والے کمرے میں کوئی داخل ہوا ہے۔

اس نے ایسا سسٹم بنا رکھا تھا کہ جب بھی اس کمرے میں کوئی داخل ہوتا تہہ خانوں کے ہر کمرے میں بلب جلنے بجھنے لگتا۔ اور گھنٹی کی آواز آنی شروع ہو جاتی۔۔ اس طرح اُسے پہلے سے پتہ چل جاتا کہ کوئی

اب تہہ خانے میں آنے والا ہے۔اور کوئی چیز جو وہ دوسروں کی نظروں سے اوجھل رکھنا چاہتا وہ اس کے آنے سے قبل ہی پنہاں ہو جاتی۔ بلب چند لمحے جلتا بجھتا رہا اور گھنٹی کی آواز آتی رہی۔ پھر بلب بجھ گیا اور آواز آنی بند ہو گئی۔۔اس کا مطلب تھا کہ جو کوئی بھی کمرے میں داخل ہوا ہے وہ واپس چلا گیا ہے کیونکہ اگر وہ تہہ خانوں میں داخل ہوتا تو پھر صرف بلب جلتا بجھتا رہتا گھنٹی کی آواز بند ہو جاتی۔لیکن یہاں دونوں ہی اکٹھے بند ہوئے تھے۔اس سے صاف مطلب تھا کہ کمرے میں آنے والا تہہ خانے کے راستے میں داخل نہیں ہوا۔اور واپس چلا گیا ہے۔۔ رانا ہاؤس میں اس وقت جوزف اور جوانا کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا اور ان دونوں کو اس بات کا علم تھا کہ اس کمرے میں داخل ہوتے ہی نیچے بیٹھے عمران کو ان کی آمد کا پتہ چل جائے گا۔پھر وہ واپس کیوں ہو گئے اور ویسے بھی اگر وہ دونوں عمران

سے بات کرنا چاہتے تو سپیشل مائیک پر بات ہو سکتی تھی۔۔ عمران چند لمحے خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ اور پھر اس کے ذہن میں وہ دھماکہ اور اس سے پہلے سوپر فیاض کی بات چیت گونج اٹھی۔ سوپر فیاض نے اس سے پہلے کبھی اس طرح رات کو رانا ہاؤس فون نہ کیا تھا۔ پہلے تو شک کا کیڑا عمران کے ذہن میں رینگا تھا۔۔ لیکن پھر اس نے اس لئے اس شک کو جھٹک دیا تھا کہ شاید سر رحمان کے دباؤ کی وجہ سے وہ ایسا کرنے پر مجبور ہوا ہوگا۔ لیکن اب اُسے خیال آ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ بار کرنے کسی طور پر اُسے ٹریس کر لیا ہو اور پھر اس کے پریشر کی وجہ سے عمران کی رانا ہاؤس میں موجودگی کا پتہ چلانے کے لئے اس نے فون کیا ہو۔۔ لیکن فیاض کا لہجہ بالکل نارمل اور اطمینان سے بھرا ہوا تھا اور پھر اس نے کوئی خاص لفظ بھی نہ بولا تھا کسے عمران اشارہ سمجھتا۔ بہر حال گھنٹی اور بلب نے اُسے چونکا دیا تھا۔ اور اگر اس کمرے میں

مجرم آئے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ جوزف اور جوانا دونوں یا تو قتل ہو چکے ہیں یا پھر قابو کر لئے گئے ہیں۔ اور قابو ہونے پر فوراً اُسے خیال آیا کہ جوزف اور جوانا دو چار آدمیوں کے قابو آنے والے تو نہیں۔۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ مجرموں کی تعداد زیادہ ہو گی۔ یہی سوچتے ہوئے وہ تیزی سے اٹھا۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور لیبارٹری سے باہر آ کر وہ اوپر جانے والے راستے پر بڑھنے کی بجائے اس خفیہ راستے کی طرف بڑھ گیا جو رانا ہاؤس سے باہر نکلتا تھا۔ سرنگ نما اس راستے پر وہ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا جلد ہی عمارت سے باہر عقبی گلی میں پہنچ گیا۔ اور پھر وہاں سے اُسی طرح دوڑتا ہوا سامنے کے رخ آیا۔ عقبی گلی میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔۔ جب وہ رانا ہاؤس کے پھاٹک پر پہنچا تو اس کے ہونٹ دائرے کی صورت میں بھینچ گئے۔ پھاٹک کی چھوٹی

کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ وہ آہستہ سے کھڑکی میں داخل ہوا تو اس نے سامنے عمارت کی سائیڈوں میں مشین گنوں سے مسلح آٹھ افراد کو عمارت کی طرف رخ کیئے کھڑا دیکھا۔۔ سائیڈ میں بھی افراد نظر آرہے تھے وہ اتنے سارے افراد کو وہاں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کھڑکی سے داخل ہو کر وہ تیزی سے چوکیدار والے کمرے کے دروازے کے اندر لپک گیا۔ اور پھر اس نے بڑی احتیاط سے دیوار میں لگی ہوئی ایک الماری کھولی۔ اور اس میں پہلے سے موجود ایک مشین گن باہر نکال لی۔۔ اس میں فل میگزین موجود تھا۔ اس کمرے میں اسلحہ اس نے ایمر جنسی کے لئے رکھا ہوا تھا۔ مشین گن اٹھائے وہ باہر آیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے مشین گن سیدھی کر کے ٹریگر دبا دیا۔ فضا ریٹ ٹیٹ کی آوازوں سے یک لخت گونج اٹھی اور اس کے وساتھ ہی انسانی چیخوں کا جیسے طوفان آگیا۔ عمران نے انتہائی برق رفتاری سے سامنے

موجود آٹھوں افراد کو خاک چاٹنے پر مجبور کر دیا۔۔ دوسرے لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے واپس دروازے میں داخل ہوا۔ کیونکہ سائیڈوں سے اس پر مشین گن کی گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی تھی۔ عمران کمرے میں داخل ہوتے ہی انتہائی تیز رفتاری سے سائیڈ کی اونچی روشندان نما جالی کی طرف بڑھا۔ اس نے وہاں موجود سٹول نزدیک کیا اور بجلی کی سی تیزی سے اوپر چڑھ کر اس نے مشین گن کی نال سوراخ میں رکھی اور دوسری سوراخ سے جھانکنے لگا۔ اس نے تقریباً آٹھ افراد کو مسلسل فائرنگ کرتے ہوئے ایک دائرے کی صورت میں کمرے کی طرف بڑھتے دیکھا تو دانت بھینچ کر اس نے فائر کھول دیا۔۔ اور دوسرے لمحے چار افراد اچھل کر زمین پر گرے جب کہ باقی چار دوڑ کر سائیڈ میں ہو گئے۔ اور اس طرح اس کی نظروں سے ہٹ گئے۔ عمران نے سٹول سے چھلانگ لگائی اور تیزی

سے دروازے کی طرف آیا۔ گولیاں اب بھی مسلسل دروازے پر پڑ رہی تھیں ۔۔ عمران نے مشین گن کی نال کو باہر نکالا اور اندازے سے فائرنگ شروع کر دی۔ دو اور چیختی آوازیں بلند ہوئیں اور اس کے ساتھ ہی یک لخت فائرنگ بند ہو گئی۔ عمران تیزی سے اچھل کر دروازے کی دوسری سائیڈ پر ہوا اور اس نے رینج سے ذرا اونچا ہو کر باہر جھانکا۔ اور پھر بجلی کی سی تیزی سے سر ہٹا لیا۔۔ ایک لمحے کا وقفہ رہا۔ ورنہ اس بار اس کی کھوپڑی مشین گن کی زد میں آ جاتی ۔ فائرنگ دوبارہ شروع ہو گئی تھی ۔ لیکن اب عمران فائرن کی وجہ سے ان کی لوکیشن سمجھ گیا تھا۔ وہ ایک بار پھر اچھل کر سٹول پر چڑھا اور اس نے نال کو اور زیادہ سوراخ سے باہر نکال کر گن کو مکمل حد تک دائیں طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔۔ دوسرے لمحے ایک اور چیخ سنائی دی اور عمران ایک بار پھر سٹول سے اچھل کے نیچے آ گیا۔ اب ایک آدمی رہ گیا تھا۔

نیچے آتے ہی اس نے دروازے کی آڑ سے فائرنگ شروع کی۔ لیکن اب دوسری طرف سے فائرنگ بند ہوگئی تھی۔ عمران یک لخت اچھلا اور جیسے عقاب کسی پرندے پر جھپٹتا ہے۔ اس طرح اڑتا ہوا دروازے کے باہر زمین پر گرا۔ اور پھر انتہائی تیزی سے کروٹیں بدل کر پھاٹک کے ستون کی آڑ میں ہو گیا۔ اُسی لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پورا کمرہ تنکوں کی طرح فضا میں اڑتا چلا گیا۔۔ اگر عمران کو ایک لمحہ کی دیر ہو جاتی تو کمرے پر پھینکے جانے والے بم نے اس کے پرخچے اڑا دیئے تھے۔ عمران ستون کی آڑ میں دبکا ہوا تھا۔ اس لئے کمرے کے ملبے کی بارش سے محفوظ رہا۔ اُسی لمحے بم پھینکنے والا ایک بڑے گملے کی آڑ سے نکل کر بے تحاشا کمرے کی طرف دوڑا۔ اس نے شاید عمران کو باہر نکلتے نہ دیکھا تھا۔۔ ہو سکتا ہے وہ اس وقت بم نکال رہا ہو۔ اور اُسی ایک لمحے میں عمران کی طرف جھپٹ گیا تھا یقیناً یہی وجہ تھی کہ بم

پھینکنے والا کمرے کے تباہ ہوتے ہی بے فکر ہو کر باہر کو نکلا۔ وہ شاید اب عمران کی لاش کے ٹکڑے اکھٹے کرنے کے لئے آ رہا تھا تا کہ اُسے بار کر کے سامنے پیش کر کے اپنی فتح کا ثبوت دے سکے۔۔ لیکن اس کے باہر نکلتے ہی عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ اور دوسرے لمحے وہ آدمی کسی لٹو کی طرح فضا میں گھوما اور پھر نیچے گر پڑا۔ بلا مبالغہ سینکڑوں گولیاں اس کے جسم میں داخل ہو گئی تھیں۔

اب میدان صاف تھا۔ عمران اٹھ کر دوڑتا ہوا عمارت کی طرف بڑھا۔ اُسے اس ساری مہم جوئی کے درمیان اندر کے حالات کا علم ہی نہ تھا۔۔ اس لئے وہ احتیاط سے دوڑتا ہوا اصل عمارت کی طرف بڑھا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ اور آنکھوں سے شعلے سے لپک رہے تھے۔ کیونکہ اندر سے خاموشی کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ جوزف اور جوانا دونوں ہلاک ہو چکے ہیں۔۔ یہی وجہ تھی کہ سولہ لاشیں گرانے

کے باوجود عمران کا غصہ اور وحشت اپنے عروج پر تھی۔۔ کیونکہ اتنا اس نے ایک ہی نظر میں دیکھ لیا تھا کہ ان چودہ افراد میں بارکر موجود نہ تھا۔

باہر میرے سولہ مسلح ساتھی موجود ہیں۔ اس لئے غلط حرکت کرنے کا سوچنا بھی نہیں“۔۔ میتھوئس کے باہر نکلتے ہی بارکر نے جوزف اور جوانا کو انتباہ کرتے ہوئے کہا۔

جوزف اور جوانا ہونٹ بھینچے خاموش کھڑے رہے۔ البتہ انہوں نے اپنے ہاتھ نیچے کر لئے تھے۔ اور ان کے ہاتھ نیچے کرنے پر بارکر یا اس کے ساتھیوں نے اعتراض بھی نہ کیا تھا۔ ان کی سائیڈوں میں لٹکے ہوئے ہولسٹروں سے ریوالور پہلے ہی بارکر کے ساتھیوں نے اچک لئے تھے۔۔ اور شاید یہی وجہ تھی کہ بارکر نے ان کے ہاتھ نیچے کر لینے پر کوئی اعتراض نہ کیا تھا۔

”تم چاہتے کیا ہو“۔۔ جوزف نے کافی دیر کے بعد پوچھا۔

”ابھی معلوم ہو جائے گا۔ ویسے ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں۔ اس لئے اگر تم نے ہم سے تعاون کیا تو ہم تمہیں خراش پہنچائے بغیر یہاں سے

چلے جائیں گے" بارکر نے جواب دیا۔اور جوزف ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"تقریباً آٹھ دس منٹ بعد میتھوئس اندر داخل ہوا۔اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

"عمارت خالی پڑی ہے باس اور کوئی آدمی بھی نہیں ہے"میتھوئس نے کہااور بارکر حیرت سے اُسے دیکھنے لگا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔عمران عمارت میں نہیں ہے"۔بارکر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"نہیں باس۔میں نے ایک ایک کمرہ دیکھ ڈالا ہے۔بہت بڑی عمارت ہے یہ"میتھوئس نے کہا۔

"تو پھر یہ بتائیں گے کہ عمران کہاں ہے"۔بارکر نے جوزف اور جوانا کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''باس وہ ہمارے آنے سے پہلے چلا نہ گیا ہو۔ ہم خواہ مخواہ ریت کے ٹیلوں تک گئے۔ ویسے ہمیں ایک آدمی یہاں چھوڑ دینا چاہئیے تھا'' میتھوئس نے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی تلخی تھی۔

''ہاں واقعی۔۔ بہر حال یہ دو آدمی تو موجود ہیں۔ یہ بتائیں گے کہ عمران کہاں ہے۔ بولو۔ کہاں گیا ہے عمران''۔۔ بار کر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور آخر میں جوزف اور جوانا کی طرف متوجہ ہو گیا۔

''میری جیب میں پڑا ہے نکال لو''۔۔ جوانا نے بڑے مطمئن لہجے میں۔ اس کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔ اُسے معلوم تھا کہ عمران نیچے تہہ خانے کی لیبارٹری میں ہے اور یہ ساری عمر بھٹکتے وہ جائیں تب بھی یہ تہہ خانہ نہیں ڈھونڈ سکتے۔

''شٹ اپ۔۔ میں تمہاری آنتیں باہر نکال دوں گا۔ بتاؤ کہاں ہے عمران''۔۔ بار کر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تمیز سے بات کرو چوہے کے بچے۔ جانتے ہو تم کس سے مخاطب ہو۔ میں اب تک اس لئے خاموش رہا ہوں کہ مجھے تمہارے یہاں آنے کا مقصد کا علم نہ تھا"۔۔ جوانا نے غراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ تم۔۔ تم مجھے کہہ رہے ہو بارکر کو۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔ گالی مارو اسے گولی مار دو"۔۔ بارکر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ جوانا اور جوزف دونوں بیک وقت حرکت میں آئے اور دوسرے لمحے ان کی سائیڈوں میں کھڑے مشین گن بردار بری طرح چیختے ہوئے بارکر اور میتھوئس پر جا گرے۔۔ دونوں نے اپنی اپنی سائیڈوں میں کھڑے ایک ایک مشین گن بردار کی گنوں پر بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ ڈال کر بارکر اور میتھوئس پر پھینکا۔ تو وہ دونوں سامنے کھڑے بارکر اور میتھوئس پر جا گرے۔۔ البتہ مشین گنیں جوزف اور جوانا کے ہاتھ نہ چڑھ سکیں۔

کیونکہ فولادی نالیں بے حد پھسلواں تھیں۔ بار کر اور میتھوئس جوانا اور جوزف کے حرکت میں آتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹے تھے۔ انہوں نے جیبوں سے ریوالور نکالنے کی کوشش کی۔ لیکن جوزف اور جوانا دونوں اڑتے ہوئے ان سے جا ٹکرائے اور انہیں ساتھ گھسیٹتے ہوئے دیوار سے کا لگے۔ اُسی لمحے مشین گن بردار تیزی سے اٹھنے لگے۔ لیکن جوزف نے میتھوئس کو گھما کر ان دونوں پر بیک وقت پھینک دیا۔ اور وہ تینوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر ایک بار پھر چیختے ہوئے نیچے گرے تھے۔ لیکن بار کر جوانا کے ساتھ گھسیٹتا ہوا جیسے دیوار سے ٹکرایا وہ چکنی مچھلی کی طرح نیچے فرش پر لیٹا اور جوانا کی ٹانگوں میں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔ جوانا اس کے نکلتے ہی بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔ لیکن اُسی لمحے بار کر نے اچھل کر پوری قوت سے سر کی ٹکر مڑتے ہوئے جوانا کی ناف کے نیچے ماری اور جوانا جو تیزی سے

مڑ رہا تھا پوری قوت سے ماری گئی ٹکر سے توازن قائم نہ رکھ سکا اور لڑ کھڑا کر پشتے کے بل زمین پر گرا۔ اس کے نیچے گرتے ہی بارکر نے اچھل کر جوانا کے سینے پر دونوں پیر مارنے چاہے۔ لیکن جوانا کی لات تیزی سے گھوم کر اس کی پشت پر لگی اور وہ چیختا ہوا قلابازی کھا کر پچھلی دیوار سے ٹکرایا۔

میتھوئس اور مشین گن برداروں کے نیچے گرتے ہی جوزف نے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے ایک مشین گن اس کے ہاتھ میں آ گئی۔ اور پھر وہ کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی میتھوئس اور اس کے دونوں ساتھیوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔۔ جوزف ان تینوں کا خاتمہ کر کے تیزی سے بارکر کی طرف گھوما۔

”ٹھہرو جوزف۔۔ یہ میرا شکار ہے“۔۔ جوانا نے جو اس وقت بارکر دیوار سے مار کر اٹھ رہا تھا چیخ کر کہا۔ اور جوزف نے ہاتھ روک دیا۔

اُسی لمحے عمارت کے باہر فائرنگ کا جیسے طوفان سا آ گیا، انسانی چیخوں اور مشین گنوں کی فائرنگ سے یوں لگ رہا تھا جیسے دو فوجیں آپس میں ٹکرا گئی ہوں۔۔ جوزف یہ آوازیں سنتے ہی تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ لیکن اُسی لمحے بارکر دیوار سے ٹکرا کر کسی گیند کی طرح واپس ہوا۔ اور اس بار دروازے کی طرف لپکتے ہوئے جوزف سے ٹکراتے ہوئے جب فرش پر گرا تو حیرت انگیز طور پر جوزف کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اس کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھی۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ گن سیدھی کر کے ٹریگر دباتا جوزف کی لات تیزی سے گھومی اور مشین گن بارکر کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری۔ اور اُسی لمحے جوانا اچھل کر بارکر سے جا ٹکرایا۔۔ اور وہ بارکر کو ساتھ لئے فرش پر گرا۔ اس بار بارکر نیچے اور جوانا اوپر تھا۔ بارکر نے نیچے گرتے ہی دونوں گھٹنے تیزی سے اکٹھے کئے اور جوانا جیسا لحیم

شیم آدمی دونوں گھٹنوں کی ضرب کھا کر سائیڈ میں گر گیا۔۔اور پھر وہ دونوں ہی بیک وقت اٹھ کھڑے ہوئے۔لیکن پھر بار کر کی شامت ہی آ گئی۔۔جوزف کا لیفٹ ہک پوری قوت سے اس کی کنپٹی سے ٹکرایا اور وہ اچھل کر جونا کی طرف جھکا ہی تھا کہ جوانا نے لٹوں کی طرح گھوم کر پوری قوت سے لات اس کے پہلو میں ماری اور بار کر چیختا ہوا سائیڈ کی دیوار سے پوری قوت سے جا ٹکرایا۔۔اس بار وہ اپنے ہاتھ آگے کر کے اپنے آپ کو نہ روک سکا تھا۔اس لئے اس کا سر دیوار سے ٹکرایا اور وہ ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح فرش پر لڑھک گیا۔وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔اُسی لمحے باہر ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔۔اور دھماکے کی بازگشت ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ مشین گن چلنے کی آواز ابھری۔اس بار ایک ہی مشین گن چل رہی تھی۔۔اور پھر باہر خاموشی طاری ہو گئی۔

جوزف ایک بار پھر تیزی سے کمرے میں موجود دوسری مشین گن کی

طرف جھپٹا۔ اور مشین گن اٹھا کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

ادھر جوانا بار کر کے نیچے گرتے ہی تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

عمران جیسے ہی برآمدے کے ستون کی آڑ میں پہنچا اس نے راہداری میں جوزف کی جھلک دیکھی اور اُسے دیکھتے ہی عمران کے حلق سے اطمینان کی سانس نکل گئی۔

''جوزف'' عمران نے زور سے کہا۔ تاکہ جوزف اُسے دیکھتے ہی کہیں گولی نہ چلا دے۔ کیونکہ وہ اس کے ہاتھ میں مشین گن دیکھ چکا تھا۔

''باس آپ''۔۔ دوسری طرف سے جوزف نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور عمران ستون کی آڑ سے نکل کر برآمدے میں آ گیا۔

''جوانا کہاں ہے''۔۔ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''وہ اندر ایک حملہ آور کی ہڈیاں توڑ رہا ہے۔ تین افراد تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ ایک جوان کا باس ہے وہ ابھی زندہ ہے''۔۔ جوزف نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔ جیسے اس نے انسانوں کی بجائے مکھیاں ماری ہوں۔ اور جوانا کسی انسان کی بجائے کسی ذبح شدہ بکرے کی ہڈیاں

توڑ رہا ہو۔ اور عمران تیزی سے اس کمرے کی طرف لپکا۔ جہاں جوانا موجود تھا۔

"جوانا"۔۔ عمران نے دروازے کے قریب پہنچتے ہی اونچی آواز میں کہا۔ اور پھر اچھل کر کمرے میں داخل ہو گیا۔

"اوہ ماسٹر۔۔ یہ چوہے کا بچہ بے ہوش ہو گیا ہے۔ ورنہ میں اس کی ایک ایک ہڈی توڑ دیتا"۔۔ جوانا نے اس طرح رو دینے والے لہجے میں جواب دیا جیسے اُسے بار کر کے بے ہوش جانے پر شدید دکھ پہنچا ہو۔

"توڑ دینی تھی۔ اس نے بھی تو ہمیں مارنے میں کمی نہیں کی تھی"

جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں ماسٹر کا پڑھایا ہوا سبق نہیں بھول سکتا جوزف۔ کہ بے ہوش افراد پر ہاتھ اٹھانا بزدلی ہے۔ ورنہ ماسٹر سے ملنے سے پہلے بے ہوش افراد تو ایک طرف دشمنوں کے مر جانے کے باوجود میرا انتقام پورا نہ ہوتا تھا جب تک میں اس کی لاش کو اپنے قدموں سے نہ روند دوں''۔۔۔ جوانا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''شاباش۔۔۔ اچھے بچے اسی طرح سبق یاد رکھتے ہیں۔ اگر تم اسی طرح سبق یاد کرتے رہے تو جلد ہی مڈل پاس کر جاؤ گے'' عمران نے آگے بڑھ کر دیوار کی طرف منہ کیے فرش پر پڑے بارکر کو پلٹتے ہوئے کہا۔

''اور بھی ویری گڈ۔۔۔ یہ اصل آدمی ہے اس کا زندہ رہنا ضروری تھا''۔۔۔ عمران نے بارکر کو پلٹتے ہوئے کہا۔

گو بار کرنے یہاں آنے سے پہلے ریڈی میڈ میک اپ کر لیا تھا۔ لیکن اس لڑائی میں اس کی نقلی مونچھیں۔ داڑھی اور ناک میں لگے ہوئے سپرنگ سب اڑ اڑا گئے تھے اور اب وہ اصل شکل میں پڑا تھا۔

''باس پولیس گاڑیوں کے سائرنوں کی آوازیں آرہی ہیں'' اچانک جوزف نے کہا۔

''اوہ اچھا۔۔۔ اب پہنچی ہے پولیس تاکہ اطمینان سے لاشیں گن سکے۔ جوانا تم اس آدمی کو اٹھا کر نیچے آپریشن روم میں لے جاؤ۔ اسے بینچ پر اچھی طرح باندھ دینا۔ میں ذرا اس پولیس سے نمٹ لوں'' عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''باس یہ جو کمرے میں لاشیں پڑی ہیں''۔۔۔ جوزف نے میتھوئس اور اس کے دو ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ان کو اٹھا کر باہر ان کے ساتھیوں کے پاس پہنچا دو۔ اکھٹے ہی دفن

ہو جائیں گے۔ تا کہ منکر نکیر کو تھوک میں حساب کتاب دے سکیں‘‘

عمران نے کہا اور تیزی سے باہر کی طرف لپک گیا۔ پولیس گاڑیوں کے سائرن اب رانا ہاؤس کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے۔

جوانا بار کر کو کندھے پر لادے تہہ خانوں میں بنے ہوئے ایک بڑے سے کمرے میں لے آیا۔ اسے عمران آپریشن روم کہا کرتا تھا۔ کیونکہ یہاں سرجری کا بھی سامان موجود تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ دیواروں کے ساتھ ایسے خوفناک آلات بھی لٹکے ہوئے تھے۔ جو کسی کو اذیت دینے کے کام آتے تھے__ ان خوفناک آلات کی وجہ سے یہ کمرہ کسی ظالم رومن شہنشاہ کا مخصوص اذیت خانہ دکھائی دیتا تھا۔

کمرے کے درمیان میں ایک سٹریچر پڑا ہوا تھا۔ جس کے ساتھ چمڑے کی مضبوط بیلٹس منسلک تھیں۔۔۔ جوانا نے بار کر کو اس سٹریچر پر لٹا کر بیلٹس کو مضبوطی سے کس دیا۔ اب بار کر ہوش میں آنے کے

باجود حرکت تک نہ کر سکتا تھا۔ بیلٹس کے جوڑ چونکہ سٹریچر کے نیچے تھے اس لئے انہیں باکر کسی طرح بھی نہ بھول سکتا تھا۔ جوانا نے سٹریچر کے سرہانے کی طرف لگے ہوئے ایک ہینڈل کو گھمایا تو بارکر کے سرہانے کی طرف سے آدھا سٹریچر اونچا اٹھنے لگا۔۔۔ جب بارکر کا آدھا دھڑ اس کے نچلے دھڑ کی نسبت کچھ اونچا ہو گیا تو جوانا نے ہاتھ روک لیا۔ اور اطمینان سے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب اُسے عمران کا انتظار تھا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی کیونکہ عمران کسی کو اس وقت آپریشن روم لے جانے کا حکم دیتا ہے جب اس نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہوتی ہے۔۔۔ اور جوانا کو اس طرح پوچھ گچھ کے بہانے خاص سرجری کرنے کا بہانہ ہاتھ آجاتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد جوزف اندر داخل ہوا۔

”ماسٹر ابھی نہیں آیا۔ میرے ہاتھوں میں کھجلی ہو رہی ہے“ جوانا نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''باس پولیس سے نمٹ رہے ہیں۔ ان سے لاشیں اٹھوا کر رانا ہاؤس سے باہر بھجوا رہے ہیں۔ لیکن تمہارے ہاتھوں میں کھجلی کیوں شروع ہو گئی''۔۔۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر اس سے پوچھ گچھ کرے گا تو دو چار ہاتھ جھاڑنے کا مزید موقع مل جائے گا۔ اس کم بخت نے بے ہوش ہو کر سارا مزہ ہی کرکرا کر دیا ہے'' جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوزف سر ہلا کر رہ گیا۔

اور پھر جونہی عمران کمرے میں داخل ہوا تو اُسی لمحے سٹریچر پر بندھے بارکر کو بھی ہوش آ گیا۔ اور اس نے حرکت کرنے کی کوشش کی۔

''لیٹے رہئیے۔ اطمینان سے لیٹے رہو بارکر''۔۔۔ عمران نے اس کے قریب جا کر بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اور بارکر نے عمران کی آواز سنتے ہی چونک کر آنکھیں کھولیں اور پھر جھٹکے سے اٹھنے کی

کوشش کی۔لیکن ظاہر ہے اس کے جسم نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔

"جوزف تم باہر جا کر ذرا خیال رکھو۔ہو سکتا ہے بارکر صاحب نے ابھی کوئی اور گروپ بھی پال رکھا ہو"۔۔۔عمران نے جوزف سے کہ اور جوزف سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"مم۔۔۔مم۔۔۔میرے ساتھی"۔۔۔بارکر نے بے اختیار کسمسانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارے تمام ساتھی جہنم واصل ہو چکے ہیں۔سولہ آدمی عمارت کے باہر لان اور سائیڈوں میں تھے اور تین تمہارے ساتھ اندر تھے۔تم تو مجھ پر پوری فوج چڑھا کر لے آئے تھے"۔۔۔عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"لل۔۔۔لیکن وہ سب کیسے مر گئے۔وہ تو مسلح تھے اور تم اکیلے" بارکر

کو شاید یقین نہ آ رہا تھا۔ کیونکہ جوزف اور جوانا تو اس کے ساتھ اندر تھے اگر باہر تھا بھی تو صرف عمران اور اکیلا آدمی اور سولہ آدمیوں کی ہلاکت جب کہ عمران کو خراش تک نہ آئی تھی۔ بات تو واقعی ناقابل یقین سی تھی لیکن بار کر نہ جانتا تھا کہ ان سولہ آدمیوں کے مقابلے میں عمران تھا۔ علی عمران۔ اور جب علی عمران مقابلے میں ہو تو کوئی بات ناقابل یقین نہیں رہ جاتی۔

"انہوں نے کوشش تو بہت کی۔ مشین گنوں کے علاوہ بم بھی مارے لیکن بہر حال پہلے تو یہ بتاؤ کہ تم نے فیاض کو کہاں سے پکڑا تھا۔ اور اس پر کیا دباؤ ڈالا تھا کہ وہ مجھے اس انداز میں فون کرنے پر مجبور ہو گیا" عمران نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا۔

"کک۔۔۔ کک۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ کیا تمہیں معلوم ہو گیا تھا کہ فیاض میرے دباؤ کی وجہ سے فون کر رہا ہے۔ اور تبھی تم عمارت سے

غائب ہو کر کسی جگہ چھپے ہوئے تھے"۔۔۔ بارکر نے کہا۔

"اگر مجھے معلوم ہو جاتا تو شاید تم میں سے ایک بھی ہلاک نہ ہوتا۔ اور سب اس وقت یہاں قطار میں بندھے پڑے ہوتے۔ لیکن مجھے اس وقت معلوم ہوا جب تم سب عمارت میں داخل ہو چکے تھے۔ بہر حال تم نے واقعی ذہانت سے کام لیا۔۔۔ اس جگہ کا پتہ صرف فیاض کو ہی ہو سکتا تھا۔ تم نے اس کا کیا کیا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ میرے آدمیوں کے قبضے میں ہے۔ اگر میں صبح تک واپس نہ گیا تو وہ اس کی بوٹیاں اڑا دیں گے"۔۔۔ بارکر نے فوراً اپنی زندگی بچانے کے لئے عمران کی کمزوری کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔

"اچھا ہے اڑا دیں بوٹیاں۔۔۔ بہر سا گوشت فالتو چڑھ گیا تھا۔ اور اگر بالکل ہی ختم کر دیا تو پھر اور بھی اچھا ہے۔ کم از کم فلیٹ کی ملکیت کا دعویدار تو ختم ہو جائے گا"۔۔۔ عمران نے بڑی بے نیازی سے

جواب دیا۔اور بار کر کے چہرے پر مایوسی کی لہر دوڑ گئی اور عمران مسکرا دیا۔وہ بھلا بار کر کے ایسے نفسیاتی دباؤ میں کہاں آنے والا تھا۔فیاض کے متعلق پوچھنے پر بار کر کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک سے ہی اس نے اس کا ذہن پڑھ لیا تھا۔۔۔اور پھر عمران نے جواب سے اس کے چہرے پر چھانے والی مایوسی نے تو ساری کہانی ہی ظاہر کر دی تھی۔

''ماسٹر صرف باتیں ہی کرتے رہو گے'' جوانا سے نہ رہا گیا تو آخر کار بول پڑا۔

''یار دو چار منٹ اسے بول لینے دو۔پھر تو قیامت تک اس نے خاموش ہی رہنا ہے۔اتنی بھی کیا جلدی ہے۔اطمینان سے بھیجیں گے اسے عالم بالا کی طرف۔۔۔وہاں کہ اس کی نیکیوں کی وجہ سے فرشتے اس کا انتظار کر رہے ہوں گے''۔۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سنو عمران۔۔۔یہ ٹھیک ہے کہ میرا کھیل ختم ہو گیا ہے۔میرا ایک نہیں دو گروپ ختم ہو گئے ہیں۔اور میں یہاں بے بس پڑا ہوں جب کہ تم زندہ سلامت کھڑے ہو۔اگر تم میں انسانیت کی کوئی رمق ہے تو میری آخری خواہش پوری کر دو''۔۔۔بار کر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''سوری۔۔۔مجھ میں رمق نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔اس لئے تمہیں زندگی کی معافی نہیں مل سکتی۔ہاں البتہ تم میرے ساتھ سودا کر لو۔جو کچھ میں پوچھوں اس کا صحیح جواب دے دو۔پھر میں سوچوں گا کہ تمہیں زندہ رکھا جائے یا نہیں''۔۔۔عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

''تم غلط سمجھے ہو۔میں زندگی کی بھیک نہیں مانگ رہا۔اور نہ میں نے کبھی کسی سے ایسی بھیک مانگی ہے۔میں ہزاروں نہیں کروڑوں بار موت کے منہ سے نکلا ہوں۔میں نے لاکھوں بار موت کا مزا چکھ کر

اُسے تھوک دیا ہے۔۔۔میں ویسٹرن کارمن سیکرٹ ایجنسی کا سپیشل سپر ایجنٹ تھا۔موت تو مجھ سے منہ چھپا کر نکل جاتی تھی۔اس لئے میں اب بھی موت سے نہیں ڈرتا۔اس نے بہر حال آنا ہے۔میں صرف اتنا چاہتا تھا کہ میری موت بزدلی جیسی نہ ہو۔میں بہادروں کی طرح لڑتا ہوا مر جاؤں۔۔۔پھر مجھے اپنی موت پر ہرگز کوئی افسوس نہیں ہوگا۔اور سنو اگر تم میری یہ شرط منظور کر لیتے ہو تو میرا یہ جنٹیل مین پرامس ہے کہ تم جو مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو میں سچ سچ بتا دوں گا۔ ورنہ تم جانتے ہو۔سیکرٹ ایجنٹ پر تشدد۔نفسیاتی داؤ پیچ۔کوئی حربہ کارگر نہیں ہوتا۔اسکی زبان بند ہی رہتی ہے"۔۔۔بارکر نے بڑے دلیرانہ لہجے میں کہا۔

"بطور سیکرٹ ایجنٹ تمہارا کیا نام تھا"۔۔۔عمران نے پوچھا۔اس بار اس کا لہجہ نرم تھا۔

''میرا نمبر وَن تھا۔اور نام کٹ ڈائمنڈ تھا''۔۔۔بار کر نے جواب دیا۔

اوہ تو کٹ ڈائمنڈ تم تھے جو اچانک غائب ہو گئے تھے''عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''تم کیسے جانتے ہو۔کیا تم بھی سیکرٹ ایجنٹ ہو''۔۔۔بارکر نے چونک کر پوچھا۔

''ارے نہیں۔۔۔بس میری معلومات ذرا انسائیکلو پیڈیا ٹائپ کی ہیں۔بہر حال اگر تم کٹ ڈائمنڈ ہو۔تو پھر تم یقیناً بوڑھے ہو چکے ہو ورنہ جوزف اور جوانا تم پر اتنی جلدی قابو نہ پا لیتے۔ویسے ذہانت کے لحاظ سے تم کٹ ڈائمنڈ لگتے ہو''۔۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے سیکرٹ ایجنسی چھوڑے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔اس کے ساتھ

ساتھ یہ بھی کہ قسمت تمہارے آدمیوں کے ساتھ تھی۔ بہر حال تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا“۔۔۔ بار کر نے کہا۔

”تم کس سے لڑنا چاہتے ہو۔ مجھ سے جوانا سے یا جوزف سے۔ اور سنو۔ تمہاری گردن تو میرے ایک آدمی نے وہاں فن لینڈ میں توڑ دی تھی۔ لیکن تم پھر زندہ ہو کر آ گئے۔ اب بھی اگر مرنے کے بعد تم زندہ ہو گئے تو پھر......“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”وہاں میں اچانک حملے کی وجہ سے مار کھا گیا تھا۔ کاش مجھے موقع مل جاتا تو میں لازماً تمہارے اس آدمی سے اپنا انتقام لیتا۔ اور میں تم تینوں سے بیک وقت لڑنے کو تیار ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ زندگی میں آخری بار کم از کم تم تینوں کو تو یہ بتا دوں کہ کٹ ڈائمنڈ کیا تھا“ بارمر نے کہا۔

”باس۔۔۔ اس کی ہڈیوں کی مرمت صحیح نہیں ہوئی۔ اگر یہ بے ہوش

نہ ہو جاتا تو شاید یہ اس طرح زبان چلانے کے بھی قابل نہ رہتا۔ بہر حال آپ اسے چھوڑ دیں کہ ڈائمنڈ صاحب کتنے سیکنڈوں میں کٹ کر ریزوں میں تبدیل ہوتے ہیں۔ ماسٹر جوانا کے لئے اس کی لاف زبان نا قابل برداشت ہے۔ ماسٹر کلر کا ماسٹر جوانا اسے بتا دے گا کہ لڑائی کسے کہتے ہیں''۔۔۔۔ جوانا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے لپکنے لگے تھے۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری شرط منظور ہے۔ تمہیں لڑ کر مرنے کا پورا پورا موقع دیا جائے گا۔ یہ میرا علی عمران کا وعدہ ہے'' عمران نے باوقار لہجے میں کہا۔

''شکریہ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ پوچھو تم کیا پوچھنا چاہتے ہو'' بارکر نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

''تمہارا پاور لینڈ میں کیا عہدہ ہے''۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

''میں پاور لینڈ میں چیئر مین لیڈی ایشلے کا نمبر ٹو ہوں''۔۔۔ بارکر نے فخریہ لہجے میں کہا۔

''گڈ۔۔۔ پھر پاور لینڈ ہیڈ کوارٹر کا اندرونی نقشہ تفصیل سے بتا دو'' عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم کیا کرو گے پوچھ کر۔۔۔ ہیڈ کوارٹر میں کسی آدمی کا داخلہ ناممکن ہے''۔۔۔ بارکر نے کہا۔

''یہ بات ہماری شرط میں شامل نہیں تھی۔ میرے سوال کا جواب دو''۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور جواب میں بارکر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ہیڈ کوارٹر کا اندرونی نقشہ تفصیل سے بتا دیا۔ ساتھ ہی حفاظتی انتظامات بھی۔

''یہ سپیشل لیبارٹری کیا ہیڈ کوارٹر کے اندر ہے۔ جس میں پاکیشیائی سائنسدانوں کو اغوا کر کے لے جایا گیا ہے''۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔۔۔ سپیشل لیبارٹری باس ہنری کے چارج میں ہے"۔۔۔ بارکر نے جواب دیا۔

"گڈ۔۔۔ تم نے واقعی مجھ پر اعتماد کیا ہے۔ لیکن یہ بتاؤ کہ تمہاری پنڈلی میں آٹومیٹک ٹرانسمٹ فیوز موجود نہیں ہے۔ اگر تم کامیاب ہو جاتے تو میرا سر لے کر ہیڈ کراٹر میں کیسے داخل ہوتے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ تو تم اس کے متعلق جانتے ہو۔ اس کے لئے فن لینڈ میں مخصوص پوائنٹ ہیں جہاں دینے پر مجھے ہیڈ کوارٹر ٹرانسمٹ کر لیا جاتا"۔۔۔ بارکر نے جواب دیا۔

"اگر میں تمہیں یہاں سے تمہارے ہیڈ کوارٹر ٹرانسمٹ کر دوں تو کیسا رہے گا"۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایسا ناممکن ہے"۔۔۔ بارکر نے کہا۔

''ناممکن اس دنیا میں کوئی چیز نہیں ہوتی بار کر عرف کٹ ڈائمنڈ صاحب۔ یہ لفظ میری لغت میں موجود نہیں ہے۔ اور اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تمہیں جان سے نہیں مارا جائے گا بلکہ تمہیں بطور تحفہ لیڈی ایشلے کو ٹرانسمٹ کر دیا جائے گا''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''یہ تو وقت بتائے گا کہ لیڈی ایشلے کے پاس میں بطور تحفہ پہنچتا ہوں یا تمہارا سر''۔۔۔ بار کر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

''او کے۔۔۔ جوانا اس کی بیلٹس کھول دو۔ اور اسے رانا ہاؤس سے باہر چھوڑ آؤ۔ تاکہ یہ لڑنے کے لئے کچھ کھا پی لے۔ کچھ جان بنا لے'' عمران نے کہا۔

اور جوانا نے آگے بڑھ کر اس کی بیلٹس کھولنی شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد بار کر اچھل کر سٹریچر سے نیچے اتر آیا۔ پہلے تو وہ اپنے جسم کو مختلف حرکتیں دے کر وام اپ کرتا رہا۔ پھر وہ طویل سانس لے کر

سیدھا ہو گیا۔

''ٹھیک ہے۔اب میں لڑنے کے لئے تیار ہوں''۔۔۔بارکر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یار چھوڑو لڑائی بھڑائی اچھی چیز نہیں ہوتی۔جاؤ جا کر عیش کرو۔جوانا اسے باہر چھوڑ آؤ۔اب یہ میرے لئے بے کار ہو چکا ہے''عمران نے مسکرا کر کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

لیکن دوسرے لمحے بارکر بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس نے مڑتے ہوئے عمران کی گردن کے گرد دونوں ہاتھ ڈالے اور اُسے گھسیٹ کر ایک دیوار کے ساتھ لے گیا۔

''خبردار میں اس کی گردن توڑ دوں گا''۔۔۔بارکر نے چیخ کر جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔جو خاموش کھڑے تھے۔

''ہاں بھئی۔۔۔بالکل خبردار۔۔۔یہ بارکر نہیں بلکہ گردن توڑ بخار

ہے“ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔ اس کے لہجے سے ذرا بھی محسوس نہ ہو رہا تھا کہ بارکر نے پوری قوت سے اس کی گردن دبائی ہوئی ہے۔ اور بارکر نے اپنی طرف سے پوری قوت سے گردن کو جھٹکا دیا۔

”ارے ارے کیا کر رہے ہو یار“۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اچھل کر بارکر پر لپکا اور اس کے ساتھ ہی گھسیٹتا ہوا آگے بڑھا۔ دوسرے ہی لمحے بارکر چیختا ہوا جوزف کے قدموں میں فرش پر گرا۔

”لو بھئی سنبھالو اسے۔ بس خیال رکھنا کہ یہ مرنے نہ پائے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ چوہے“۔۔۔ جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور بارکر بجلی کی سی تیزی سے اچھل کھڑا ہو گیا۔ عمران ایک

طرف بڑھ کر بڑے اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے کسی بچے کو بغیر ٹکٹ سینما ہال میں داخل ہونے کا موقع مل گیا ہو۔

بارکر اور جوانا ایک دوسرے کے سامنے کھڑے چند لمحے کینہ توز نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ پھر بارکر نے پہل کی۔اور تیزی سے پیچھے ہٹا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ فرش پر لگے۔اور پھر بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے اس کی دونوں ٹانگیں گھوم کر پوری قوت سے ساکت کھڑے جوانے کے سینے پر پڑیں۔۔۔لیکن جوانا اس قدر زوردار ضرب کھا کر بھی اپنی جگہ پہاڑ کی طرح جما کھڑا رہا۔ اور بارکر اچھل کر سیدھا کھڑا ہوا۔اور دوسرے لمحے بارکر نے نجانے کس جگہ سے ایک پتلی دھار کا خنجر کھینچا اور بڑے ماہرانہ انداز میں اس نے جوانا کے پہلو میں اُسے مارنا چاہا۔۔اس بار جوانا تیزی سے

گھوما۔ اور دوسرے لمحے بارکر چیختا ہوا پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ خنجر اس کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔

''ویل ڈن جوانا''۔۔۔ عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ واقعی جوانا نے انتہائی مہارت سے بارکر کا یہ خوفناک داؤ توڑا تھا۔

اور اب بارکر کی حقیقی طور پر شامت آگئی۔ بارکر کے نیچے گرتے ہی جوانا عقاب کی طرح اس پر جھپٹا۔ اور دوسرے لمحے اس نے ایک ہاتھ سے بارکر کی گردن کو پکڑ کر اُسے فضا میں اٹھایا۔ اور دوسرے ہاتھ کی پوری قوت سے اس نے بارکر کے پہلو میں زوردار پنچ مارا۔ بارکر کے حلق سے چیخ تو نکلی لیکن اس نے یک لخت دونوں ٹانگیں سکیڑ کر جوانا کے پیٹ میں ماریں۔۔۔ اور اس کے ہاتھ سے اپنی گردن چھڑا کر قلابازی کھا کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ جوانا نے یک لخت آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے اس کی کلائیاں پکڑیں اور اپنے دونوں بازوؤں کو

ایک جھٹکے سے نیچے کیا۔ اور ساتھ ہی اس نے لات اوپر کو اٹھا دی۔۔۔ اور بار کر کے جسم نے الٹی قلا بازی کھائی اور اس کے ساتھ ہی بار کر کے حلق سے ایسی چیخ نکلی جیسے روح اس کے جسم سے نکل رہی ہو۔ اس کے ساتھ ہی جوانا نے اس کی کلائیاں چھوڑ دیں۔ اور بار کر مُردہ چھپکلی کی طرح منہ کے بل زمین پر گرا۔ اس کے دونوں کندھے کے جوڑ اکھڑ چکے تھے۔ بار کر کے نیچے گرتے ہی جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی پشت پر اپنے دونوں پیر رکھے اور جھک کر بار کر کی تڑپتی ہوئی دونوں ٹانگیں پکڑیں اور اس کے ساتھ ہی وہ خود پشت کے بل فرش پر گر گیا۔ اس بار بار کر کے حلق سے نکلنے والی چیخیں اس قدر زوردار تھیں کہ کمرہ گونج اٹھا۔

"واہ۔۔۔ بہت خوب جوانا۔۔۔ اچھے داؤ سیکھ گئے ہو"۔۔۔ عمران نے اکھاڑے کے خلفیہ کی طرح شاگرد کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

اب بارکر فرش پر بے حس حرکت پڑا ہوا تھا۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی کا جوڑ ٹوٹ چکا تھا۔ اور اب وہ حقیر کیچوے کی طرح پڑا ہوا تھا۔ لیکن جوانا کی وحشت ابھی عروج پر تھی۔۔۔ اس نے اُسے ایک ہاتھ سے پلٹا۔ اور دوسرے لمحے اس نے اس کی کلائی ایک ہاتھ میں پکڑی۔ اور دوسرے ہاتھ کی سائیڈ پوری قوت سے اکے بازو کی ہڈی پر ماری کٹاک کی آواز سے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ یہی عمل جوانا نے دوسرے بازو پر کیا۔ اور پھر بارکر کی ٹانگوں کی باری آ گئی۔

”پنڈلی نہ توڑنا۔ ران توڑ دو“۔۔۔ عمران نے اس بار کہا۔ اور چند ہی لمحوں میں بارکر کی دونوں رانوں کی ہڈیاں ٹوٹ چکی تھیں۔ جوانا دو قدم پیچھے ہٹا۔ وہ اب دونوں پیروں سمیت بارکر کے سینے پر کودنا چاہتا تھا۔

”بس۔ بس۔ ورنہ مر جائے گا“۔۔۔ عمران نے یکدم اٹھ کر جوانا کا

بازو پکڑ کر جھٹکا دیا۔ اور جوانا یوں لڑکھڑاتا ہوا پیچھے دیوار سے جا ٹکرایا۔ جیسے جوانا نہ ہو خرگوز کا بچہ ہو۔

''مم۔۔۔مم۔۔۔ ماسٹر......''۔۔۔ جوانا نے غضب آلود لہجے میں کہا۔

''بس اپنی وحشت کو کنٹرول کرو۔ ورنہ ایک ہاتھ سے ساری تیسی باہر نکال دوں گا۔ میں نے کہا ہے کہ اسے زندہ رہنا ہے'' عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور جوانا جھرجھری لے کر سیدھا ہو گیا۔ اس کا غیض وغضب سے بگڑا ہوا چہرہ نارمل ہو گیا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ عمران جو کہہ رہا ہے وہ کر بھی سکتا ہے۔ اگر عمران ایک ہی جھٹکے سے اس جیسے پہاڑ کا چھال کر دیوار سے ٹکرا سکتا ہے۔ جب کہ بار بار باوجود پُوری کوشش کے اسے ایک انچ بھی نہ ہلا سکا تھا۔ تو واقعی عمران ایک ہی تھپڑ سے اس کی تیسی بھی باہر نکال سکتا تھا۔ اس لئے مجبوراً اُسے

اپنے آپ کو کنٹرول کرنا پڑا۔

''وہ خنجر اٹھالاؤ''۔۔۔عمران نے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے بارکر کی دائیں پنڈلی کو ننگا کرتے ہوئے جوانا سے کہا۔اور جوانا تیزی سے اس کونے کی طرف لپکا۔جہاں وہ خنجر پڑا تھا جو بارکر نے جوانا کو مارنے کی کوشش میں نکالا تھا۔عمران نے اس کی پنڈلی میں موجود ٹرانسمٹ فیوز خنجر کی نوک سے باہر نکال لیا۔اس سرجری کی وجہ سے بارکر ہوش میں آگیا۔اور پھر اس کی کراہیں گونج اٹھیں۔اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں اور چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔

''مجھے مار ڈالو۔۔۔مجھے مار ڈالو۔۔۔مجھے قتل کر دو''۔۔۔بارکر نے بُری طرح فرش پر سر پٹختے ہوئے کہا۔

''اسے مرنے مت دینا۔میں ابھی آرہا ہوں''۔۔۔عمران نے جوانا سے کہا۔اور خون آلود ٹرانسمٹ ہاتھ میں پکڑے وہ دروازے کی طرف

بڑھ گیا۔

''کاش ماسٹر مجھے نہ روک لیتا تو تمہاری یہ خواہش بھی پوری ہو جاتی''۔۔۔جوانا نے عمران کے جانے کے بعد دانت پیستے ہوئے کہا۔

''پلیز مجھے مار ڈالو۔مجھ سے یہ اذیت برداشت نہیں ہوتی فارگاڈ سیک مجھے ماردو''۔۔۔بارکر نے اُسی طرح سر پٹختے ہوئے کہا۔

''سوری۔۔۔موت ماسٹر کے حکم کی پابند ہے''۔۔۔جوانا نے سرد لہجے میں کہا۔اور خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

بارکر اُسی طرح کراہتا ہوا ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا۔تھوڑی دیر بعد عمران جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ مین وہی ٹرانسمٹ فیوز تھا۔لیکن دوسرے ہاتھ سے اس نے ایک بیگ اٹھایا ہوا تھا۔عمران نے بیگ

فرش پر رکھا اور پھر جھک کر ٹرانسمٹ فیوز کو دوبارہ بارکر کی پنڈلی کے زخم میں فٹ کرنے لگا۔۔۔ٹرانسمٹ فیوز کو فٹ کر کے عمران نے بیگ کھولا اور اس میں سے دو شیشیاں نکال کر ایک شیشی کو کھول کر اس میں موجود سیاہی مائل محلول کے چند قطرے اس کے زخم پر ٹپکائے اور اس محلول کے پڑتے ہی بارکر کی چیخیں مدھم ہوگئیں۔عمران نے دونوں شیشیاں بند کر کے واپس بیگ میں ڈالیں۔اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''اب تم اپنی چیئرمین لیڈی ایشلے کے پاس جانے کے لئے تیار ہو گئے ہو۔میں نے تمہارے ٹرانسمٹ فیوز کو آٹومیٹک بنا دیا ہے۔لیکن تمہیں میرا ایک رقعہ ساتھ لے جانا ہوگا''۔۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں نہیں۔مجھے یہیں مار دو۔میں اس حالت میں مادام کے سامنے نہیں جانا چاہتا''۔۔۔بارکر نے ایک بار پھر سر پٹختے ہوئے کہا۔

عمران نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے بیگ میں سے سادہ کاغذ کا ایک پیڈ نکالا۔ اور ایک طرف رکھی ہوئی چھوٹی میز کے ساتھ کرسی پر بیٹھ کر اس نے جلدی سے کاغذ پر لکھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے قلم بند کر کے جیب میں ڈالا اور کاغذ اٹھائے بارکر کے پاس پہنچ گیا۔

''تم بھی سن لو۔ کہ میں تمہاری ایشلے کو کیا پیغام بھیج رہا ہوں'' عمران نے مسکراتے ہوئے بارکر سے کہا۔ اور پھر کاغز پر لکھے ہوئے الفاظ پڑھنے لگا۔

''ڈیئر مادام لیڈی ایشلے چیئر مین پاور لینڈ۔۔۔ میرا سر لے آنے کے لئے تمہارا بھیجا ہوا ایجنٹ شکریے کے ساتھ واپس بھیج رہا ہوں۔ یہ اور بات ہے کہ یہ بے چارہ میرے سر کی بجائے میرا رقعہ لے کر آ رہا ہے۔ کیونکہ یہ کام اس کی حیثیت سے اونچا تھا۔۔۔ اگر تمہیں میرا سر

ہی چاہئیے تھا تو مجھ سے درخواست کرتیں۔سر تو ایک طرف جان بھی حاضر کر دیتا۔خوب صورت عورتوں کو ایجنٹ بھیجنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔اور میں تم جیسی خوب صورت خاتون کی فرمائش ٹال ہی نہیں سکتا۔البتہ اس ایجنٹ کے ذریعے تمہاری فرمائش مجھ تک پہنچ گئی ہے۔۔۔میں جلد ہی خود تمہاری خدمت میں حاضری دوں گا۔وعدہ رہا۔اس ایجنٹ کے باس ہنری کو میرا اسلام دے دینا۔اور ساتھ ہی شکریہ بھی ادا کر دینا۔کیونکہ تمہارے ایجنٹ نے بتایا ہے کہ ہنری نے میری بہت تعریف کی ہے۔اس کے باقی ساتھیوں کی فکر نہ کرنا۔۔۔وہ سب اجتماعی قبر میں پڑے اپنا حساب کتاب دے رہے ہوں گے۔باقی باتیں ملاقات پر ہوں گی۔علی عمران‘‘

میرے خیال میں اتنا ہی کافی ہے‘‘۔۔۔عمران نے رقعہ پڑھ کے مسکراتے ہوئے کہا۔اور پھر اس نے جھک کر وہ رقعہ بارکر کی بیلٹ

میں اس طرح گھسیڑ دیا کہ فوراً نظر آ جائے۔

''مجھے مار دو پلیز مجھے یہیں مار دو''۔۔۔ بار کر نے اپنی ہی رٹ لگاتے ہوئے کہا۔

''یار میں نے عزرائیل کے ساتھ ٹھیکہ تو نہیں کر رکھا۔ کچھ کام اُسے خود بھی کر لینے دو''۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر بار کر کی پنڈلی میں موجود ٹرانسمٹ فیوز کے ایک کنارے کو انگوٹھے کی مدد سے دبایا۔ دوسرے لمحے فرش خالی پڑا ہوا تھا۔ بار کر غائب ہو چکا تھا۔ عمران ہاتھ جھاڑتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ ناچ رہی تھی۔

''باس آپ واقعی پاور لینڈ جا رہے ہیں''۔۔۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو اس میں شک کی کون سی بات ہے۔ ایک خوب صورت خاتون

فرمائش کرے اور مجھ جیسا ازلی عاشق اس کی تعمیل نہ کرے یہ کیسے ممکن ہے۔ارے ہاں رقعے کے متعلق جولیا کو نہ بتانا۔ورنہ مجھے اپنی روح پاور لینڈ ٹرانسمٹ کرنی پڑے گی۔۔۔اور ابھی ایسا کوئی ٹرانسمٹ فیوز ایجاد نہیں ہوا جس کے ساتھ روح کو پاور لینڈ ٹرانسمٹ کیا جا سکے۔ اس میں تو عالم بالا جانے کا قدرتی ٹرانسمٹ فیوز نصب ہے“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔